﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿......اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد 17

جمعۃ المبارک 10 ستمبر 2010ء

30 رمضان 1431 ہجری قمری ۞ 10 تبوک 1389 ہجری شمسی

شمارہ 37

مالی قربانی کرنے والوں کے لئے دعا

حضرت عبداللہ بن اوفیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی قوم صدقات لے کر آتی تو آپ دعا دیتے، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی آلِ فُلَان کہ اے اللہ فلاں کی آل پر بھی فضل فرما۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب صلوٰۃ الامام و دعائہ حدیث نمبر 1402)

اس وقت تک دنیا کے 198 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ 1984ء کے بعد سے 107 نئے ممالک میں جماعت قائم ہوئی۔ اس سال تین نئے ممالک ترکمانستان، ڈامینیکا اور فیرو آئی لینڈ میں جماعت کا نفوذ ہوا۔

امسال دنیا کے مختلف ممالک میں 516 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ 742 مقامات پر پہلی دفعہ احمدیت کا پودا لگا۔

دنیا کے مختلف ممالک میں مساجد کی تعمیر و توسیع کا سلسلہ جاری ہے۔ امسال 115 مساجد نئی تعمیر ہوئیں جبکہ 179 مساجد بنی بنائی نمازیوں سمیت عطا ہوئیں۔

دوران سال تبلیغی مراکز اور مشن ہاؤسز کی تعداد میں 87 کا اضافہ ہوا۔ اب تک 102 ممالک کے تبلیغی مراکز کی تعداد 2204 ہو چکی ہے۔

پاکستان سمیت دنیا کے 11 ممالک میں جماعت کے پرنٹنگ پریس قائم ہیں

(حدیقۃ المہدی کے وسیع اور خوبصورت مرکز میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے 44 ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کے آخری اجلاس میں حضور انور ایدہ اللہ کے خطاب کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ: نسیم احمد باجوہ ۔ ناظم رپورٹنگ جلسہ سالانہ UK)

(پانچویں قسط)

دوسرے روز کے آخری اجلاس کا باقاعدہ آغاز

معزز مہمانوں کی تقاریر کے بعد باقاعدہ اجلاس کا آغاز ہوا۔ مکرم ہانی طاہر صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ آپ نے سورۃ المومنون کی آیات 52 تا 57 کی تلاوت کی۔ مکرم نصیر احمد صاحب قمر، ایڈیٹر الفضل انٹرنیشنل نے اردو ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم ندیم زاہد صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا بابرکت منظوم کلام خوش الحانی سے پیش کیا جس کا آغاز اس شعر سے تھا ۔ اے میرے یار یگانہ اے میری جاں کی پناہ۔ کر وہ دن اپنے کرم سے دیں کے پھیلانے کے دن

تلاوت و نظم کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

جونہی حضور انور خطاب کے لئے کھڑے ہوئے حاضرین جلسہ نے اپنے پیارے امام کا پُر جوش اسلامی نعروں سے استقبال کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا بابرکت تحفہ پیش کیا اور پھر تشہد و تعوذ کے بعد سورۃ الفاتحہ کی تلاوت فرمائی۔ پھر فرمایا کہ آج کے دن اللہ تعالیٰ کے جماعت احمدیہ پر ہونے والے افضال کا ذکر ہوتا ہے جو بارش کی طرح جماعت احمدیہ پر ہو رہے ہیں۔ جن میں سے چند ایک کا ذکر کروں گا۔

نئے ممالک میں تبلیغ اور جماعت کا نفوذ

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک دنیا کے 198 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ 1984ء کے آرڈیننس کے بعد 26 سالوں میں جب کہ مخالفین نے جماعت احمدیہ کو نابود کرنے کے لئے پورا زور لگایا اور اب تک لگاتے چلے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے 107 نئے ممالک جماعت احمدیہ کو عطا فرمائے ہیں۔ دوران سال تین نئے ممالک ترکمانستان، ڈامینکا اور فیرو آئی لینڈز میں نفوذ ہوا ہے۔

ترکمانستان اسلامی ملک ہے جس میں آٹھویں صدی میں اسلام کا پیغام صحابہؓ کے ذریعہ پہنچا اور ان میں سے بہت سے قبائل ہیں جو اپنے آپ کو حضورؐ کی نسل میں سے سمجھتے ہیں۔

یہاں تبلیغ کی پہلی کوشش 1925ء میں حضرت مولوی ظہور حسین صاحب نے کی مگر ترکمانستان کی پہلی پوسٹ پر ہی روسی فوج نے پکڑ لیا۔ لیکن اب ہمارے ایک ڈاکٹر عبدالعلیم صاحب جو وہاں کام کرتے ہیں ان کے ذریعہ پیغام پہنچا ہے۔ اب وہاں کی جماعت کی تعداد 10 ہے۔

اسی طرح Dominica جو ویسٹ افریقہ کا ایک ملک ہے اس میں ہمارے مشنری انچارج اور امیر جماعت ٹرینیڈاڈ ابراہیم بن یعقوب صاحب نے دورہ کیا مع نیشنل سیکرٹری کے اور لٹریچر تقسیم کیا جس کے نتیجہ میں ایک خاندان احمدی ہو گیا۔

Faroe Island یورپ کا ایک ملک ہے۔ ناروے اور آئس لینڈ کے درمیان جو سمندر ہے اس میں واقع ہے۔ چھوٹا سا ملک ہے اور اس سال جرمنی کے جلسہ پر اس ملک کے نمائندے آئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں بھی ایک دوست محمد یاسین صاحب اپنی اہلیہ اور دو بچوں سمیت بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔

حضور نے فرمایا کہ اس سال 42 ممالک میں وفود بھیج کر احمدیت میں نئے شامل ہونے والوں سے رابطے قائم کئے گئے۔ ان میں سے Peru، French Guiana، St. Martin الجزائر، تیونس وغیرہ مختلف ممالک شامل ہیں۔ پیرو (Peru) میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے رابطہ بھی بحال ہوا ہے اور دو نئی بیعتیں بھی ہوئی ہیں۔

نئی جماعتوں کا قیام

حضور نے فرمایا کہ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے پاکستان کے علاوہ جو نئی جماعتیں قائم ہوئیں ان کی تعداد 516 ہے۔ اور 516 کے علاوہ 742 مقامات پر پہلی دفعہ احمدیت کا پودا لگا ہے۔

نئی جماعتیں قائم کرنے میں سرفہرست سیرالیون ہے۔ یہاں امسال 125 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔

دوسرے نمبر پر نائیجیریا 43۔ پھر بورکینا فاسو 42۔ کونگو 38۔ مالی 35۔ بینن 29۔ آئیوری کوسٹ 28۔ نائجر 27۔ گھانا اور انڈیا میں 14۔ کینیا اور یوگنڈا 12۔ سینیگال 11۔ گیمبیا 9 اور مدغاسکر 7۔

نئی جماعتوں کے قائم ہونے کے چند واقعات اسی طرح مختلف ممالک میں نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ ایک گاؤں Goiun کے امام الصلوٰۃ جن کا نام یمبادی (Yambadi) ہے۔ جب ہمارے مبلغ مکرم درا ابوالحسن صاحب اس گاؤں پہنچے اور امام الصلوٰۃ سے تبلیغ کی اجازت چاہی تو انہوں نے کہا کہ مَیں بہت خوش ہوں کہ آپ آئے ہیں پہلے میں جماعت کا سخت مخالف تھا۔ اگر کوئی احمدی ملتا تو مَیں راستہ تبدیل کر لیتا اور لاحول پڑھتا۔ مگر جب آپ کے امام مہدی کی ایک کتاب پڑھی جس میں لکھا تھا کہ یہ مقام انہیں درود پڑھنے سے حاصل ہوا ہے اور اس کی وجہ سے حضورؐ کا دیدار ہوتا ہے اور آپؐ سے ہی تمام برکتیں حاصل کی ہیں تو اس کتاب نے میری نفرت کو محبت میں تبدیل کر دیا کہ جو شخص حضورؐ کی محبت کو ساری برکتوں کا موجب ٹھہراتا ہے وہ کیونکر جھوٹا ہو سکتا ہے۔ اس وقت سے کسی احمدی شخص کی تلاش میں تھا کہ کوئی ملے اور اس کے گلے ملوں اور مَیں تو اسی دن سے احمدیت میں داخل تھا۔ پس آپ کو تبلیغ کی کھلی چھٹی ہے اور بطور چندہ 5000 فرانک بھی دئے۔

امیر صاحب کانگو (Congo) بیان کرتے ہیں ککوت شہر سے 12 کلومیٹر دور گاؤں Lamba اور Kakoyi

سے 2 سُنی مسلمان احمدیہ مشن ہاؤس جماعت کا تعارف حاصل کرنے آئے۔Kakoyi سے جو دوست آئے ان کا نام Amisi Fomo ہےاور یہ گاؤں کے 30 سُنّی مسلمانوں کے امام تھے۔ جماعت کے معلم انس موسوصاحب سے گفتگو کے دوران انہوں نے پوچھا کہ کیا یہ درست ہے کہ جماعت ایک نبی کو مانتی ہے اور جو مسیح موعودؑ بھی ہے اور پھر آپؑ کے بعد خلافت بھی جاری ہے۔ معلم صاحب نے انہیں سورۃ نور کی آیت استخلاف مع ترجمہ سنائی تو اس امام نے کہا کہ جب قرآن کریم میں اس قدر واضح نظام خلافت کا ذکر ہے۔تو میں احمدی ہوتا ہوں۔

پھر ایک گاؤں Comoe Ngoua میں وہاں کے ایک سکول ٹیچر آمانی ابراہیم ہیں جنہوں نے فلاسفی کی تعلیم حاصل کی ہےاور علم فلاسفی پر بہت فخر تھا کہ مجھے دلائل میں کوئی شکست نہیں دے سکتا۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ احمدی مشنری سکول میں آیا اور تبلیغ شروع کردی اور بہت دلائل سے تبلیغ کی۔مَیں نے لوگوں سے کہا کہ یہ میرا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ جب گفتگو ہوئی تو مَیں سمجھ گیا کہ میں اس کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا اور مَیں دھیما پڑ گیا اور بالآخر بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوگیا۔حضور نے فرمایا کہ جو سعید فطرت لوگ ہیں اللہ تعالیٰ اس طرح بھی ان کی رہنمائی فرماتا ہے۔

تعمیر مساجد

حضور نے مختلف ممالک میں مساجد کی تعمیر کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ناروے(Norway) میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ’’مسجد بیت النصر‘‘ کی تعمیر تقریباً مکمل ہوچکی ہے۔ آئرلینڈ میں پہلی مسجد کی تعمیر کے لئے زمین کا قطعہ خرید لیا گیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی اس کی بنیاد رکھی جائے گی۔ پرتگال میں بھی مسجد کے لئے زمین کی کوشش ہو رہی ہے۔ امید ہے اس سال کامیابی ہوجائے گی۔ ایکوٹوریل گنی(Ecotourial Guinea) میں پہلی مسجد کی تعمیر کا کام جاری ہے۔کوموروز آئی لینڈ (Comoros Island) میں زمین خرید لی گئی ہے۔اسی طرح روانڈا(Rwanda) وغیرہ میں بھی قطعات لے لئے گئے ہیں۔ امسال جماعت کو اللہ تعالیٰ کے حضور جو مساجد پیش کرنے کی توفیق ملی ہے ان کی کل تعداد 294 ہے۔ان میں سے 115 مساجد نئی تعمیر ہوئی ہیں اور 179 بنی بنائی ملی ہیں۔ امریکہ میں لاس اینجلس میں مسجد ’’بیت الحمید‘‘ کی نئے سرے سے تعمیر ہوئی ہے۔ کینیڈا میں جلسہ گاہ حدیقہ احمد میں موجود عمارت کو مسجد میں تبدیل کرنے کے لئے قانونی اجازت مل چکی ہے۔ جرمنی میں بھی مساجد تعمیر ہو رہی ہیں۔ ہندوستان میں دوران سال 13 مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ نیپال میں بھی ایک مسجد کی تعمیر ہوئی ہے۔ بنگلہ دیش میں چار مساجد کی تعمیر ہوئی ہے۔ انڈونیشیا میں تین مساجد کی تعمیر ہوئی ہے۔ غانا میں 14 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ غانا میں مساجد کی تعداد 418 ہو چکی ہے۔ نائیجیریا میں اس سال 9 مساجد کی تعمیر ہوئی ہے اور 30 مساجد بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ اس طرح یہاں جماعت کی مساجد کی کل تعداد 943 ہو گئی ہے۔سیرالیون میں 67 مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ 17 تعمیر کی گئی ہیں اور 50 بنی بنائی ملی ہیں۔لائبیریا(Liberia) میں ایک مسجد نئی تعمیر ہوئی ہے۔ گیمبیا میں 3 مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔گنی بساؤ(Guinea Bissau) میں چار مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ آئیوری کوسٹ میں تین مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ کینیا(Kenya) میں چھ مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔تنزانیہ(Tanzania) میں دو نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ یوگنڈا(Uganda) میں دوران سال چھ مساجد کی تعمیر ہوئی ہے۔ بورکینا فاسو میں امسال 27 مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ 9 تعمیر ہوئی ہیں اور 18 بنی بنائی ملی ہیں۔ کنشاسا میں تین مساجد کی تعمیر ہوئی ہے۔بینن(Benin) میں دس مساجد کی تعمیر ہوئی ہے۔ٹوگو(Tonga) میں ایک مسجد کا اضافہ ہوا ہے۔ نائیجر میں چار مساجد تعمیر ہوئی ہیں اور سات بنی بنائی ملی ہیں۔ کیمرون(Cameroon) میں جماعت کی دوسری مسجد تعمیر ہوئی ہے۔بلجیم(Belgium) میں قطعہ زمین لیا گیا ہے۔تعمیر جلد شروع ہوجائے گی۔ یہ بلجیم میں جماعت کی پہلی باقاعدہ مسجد ہوگی۔

حضور نے فرمایا کہ مساجد کی تعمیر میں مخالفت بھی ہوتی ہے یہ رکاوٹیں بھی پڑتی ہیں۔ راہنمائی کی تائید و نصرت کے واقعات بھی ہوتے ہیں۔

امیر صاحب سیرالیون لکھتے ہیں BO ریجن کے گاؤں Sahn (سان) میں جب احمدیت کا پودا لگا تو غیر احمدیوں نے شدید مخالفت کی چنانچہ اس مخالفت کے نتیجہ میں احمدیوں نے علیحدہ مسجد بنانے کا فیصلہ کیا اور اپنی مدد آپ کے تحت مسجد کی تعمیر شروع کی۔تعمیر کے دوران بھی غیر احمدیوں نے پورا زور لگایا کہ احمدی مسجد نہ بنائیں لیکن اللہ کے فضل اور پیراماؤنٹ چیف جو کہ اسی گاؤں کا ہے اور اس نے بھی بیعت کی ہوئی ہے کی مدد سے احمدی ایک چھوٹی سی مسجد بنانے میں کامیاب ہوگئے۔

مالی کے ریجن Dideni (جیجنی) کے لوکل معلم عبدالقادر کانتے صاحب لکھتے ہیں کہ 3 ماہ قبل جماعت کے ایک مخالف شخص نیامانی کولی بالی(Niamani Coulibaly) نے اعلان کیا کہ احمدی مسجد کی تعمیر شروع کریں گے تو مَیں کسی احمدی آدمی کو قتل کروں گا خواہ مجھے جیل جانا پڑے۔ خدا کے فضل سے ہم نے ماہ اپریل میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا اور وہ شخص جس نے احمدی کو قتل کرنے کا اعلان کیا تھا سنگ بنیاد سے 4 دن قبل پولیس نے اسے بنک میں کسی غلط کام کرنے کی وجہ سے گرفتار کرلیا۔جیل سے رہا ہو کر یہ شخص مشن ہاؤس میں آیا اور بہت نادم تھا اور جماعت سے اپنے کئے کی معافی مانگی اور کہا کہ آپ لوگ سچے ہیں۔

وسیم احمد ظفر مبلغ آبنگرو آئیوری کوسٹ بیان کرتے ہیں بندوکو (Bondoukou) شہر میں شہر کی اتھارٹیز نے جماعت کو 8040 مربع میٹر زمین دی تھی۔ حکومت کی طرف سے تمام پیپرز مکمل ہونے کے بعد تعمیر کا اجازت نامہ مل گیا۔ لیکن ایک روایتی چیف جو اِس شہر کا ہیڈ چیف ہے اس نے زمین کے موقع کے لحاظ سے مخالفت شروع کر دی اور کہا کہ زمین اس کی ہے۔ حالانکہ اس کے پاس کوئی کاغذ نہیں تھا جو ثابت کرے کہ زمین اس کی ہے۔ چیف کے ذہن میں تھا کہ یہ عرب آئے ہیں جو میری زمین پر قبضہ کر کے اپنی تعمیرات کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ہم نے پروگرام بنایا کہ ایک وفد خود جا کر چیف سے ملے اور بات کرے کیونکہ تمام اتھارٹیز بھی اس کے سامنے بے بس تھیں۔ چیف سے ملاقات کر کے جماعت کا تعارف، جماعت کی سوشل خدمات، ہیومینٹی فرسٹ کا تعارف کروایا گیا۔تو چیف بڑا حیران ہوا کہ مجھے تو اس کے برخلاف بتایا گیا تھا کہ یہ ہمارے شہر پر قبضہ کر کے اس میں فتنہ و فساد پیدا کرنا چاہتے ہیں، کوئی کاروبار کرنا چاہتے ہیں۔ جماعت کی خدمت کو دیکھتے ہوئے میں تو کہتا ہوں کہ اگر میرے گھر کی بھی آپ کو ضرورت ہے تو حاضر ہے۔ چنانچہ زمین ہمیں مل گئی۔

تبلیغی مراکز

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوران سال تبلیغی مراکز اور مشن ہاؤسز میں 87 کا اضافہ ہوا ہے۔اب تک 102 ممالک کے تبلیغی مراکز کی کل تعداد 2204 ہوچکی ہے۔ بورکینا فاسو میں 14، آئیوری کوسٹ میں 11، سیرالیون میں 10، گھانا میں 3 کا اضافہ ہوا، مڈغاسکر میں 6، کینیا اور کونگو برازویل میں 5,5، بنگلہ دیش میں 4، کرغیزستان اور نیپال بھوٹان میں 2,2، انڈونیشیا میں 6، امریکہ میں 3، برطانیہ میں تین مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔ایسٹ لندن ، نارتھ ایسٹ لندن اور وولورہیمپٹن (Wolverhempton) میں بھی ایک عمارت لی گئی ہے۔گواٹے مالا میں ایک نئے مشن ہاؤس کا قیام ہوا۔

وہ ممالک جن میں پہلی دفعہ مراکز قائم ہوئے ہیں۔ وہ تاجکستان(Tajkistan)، ایکواڈور(Ecuador)، کوسووو(Kosovo) اور ہیٹی(Haiti) ہیں۔

پرنٹنگ پریسز

حضورانور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو جو پرنٹنگ پریسز لگانے کی توفیق ملی ہے یہ بھی اشاعت اسلام کے لئے حضرت مسیح موعود کی بعثت کے مقاصد میں سے تھا۔ آج اللہ کے فضل سے پاکستان سمیت دنیا کے گیارہ ممالک میں جماعت کے پرنٹنگ پریس قائم ہیں۔ 8 افریقن ممالک میں ہیں اور ایک برطانیہ کی رقیم پریس ہے۔ گھانا کا پریس بھی ماشاء اللہ بہت ترقی کر گیا ہے۔ اب روزانہ اخبار شائع ہوتا ہے۔ آئیوری کوسٹ پریس، نائیجریا اور بھی کئی ممالک میں پریس کام کر رہے ہیں۔

(باقی آئندہ)

واقعہ لاہور کے شہیدوں کی نذر

سرنامہ

باطل کو ہے غرور بہت داروگیر پر
اپنی نگاہ غم رہی قدرت کے تیر پر
عبداللطیفؓ کی طرح احمد ولید تک
سچائی چل رہی ہے لہو کی لکیر پر

نظم

زندگی قتل ہوتی نہیں ہے کبھی
قاتلو! تم نے کی ہے ستارہ گری
تم نے چھینٹے اڑائے لہو کے مگر
خوں کی ہر بوند اک کہکشاں میں ڈھلی
روشنی بڑھ گئی زندگی کے لئے
تاب دار اور شمس و قمر ہو گئے
بابِ عشّاق میں سب اَمر ہو گئے
بے نشاں تم ، وہ تاریخ گر ہو گئے

دامنِ کوہ میں لالہ و گل کھلے
اور شہادت طلب عشق کے سلسلے
کُشتگانِ اُحد کی رِدا اوڑھ کر
ارضِ لاہور سے سُوئے ربوہ گئے
طرّہٗ یار کی اُن سے کلغی سجی
شاخ پر یوں کھلے خود شجر ہو گئے
بے نشاں تم ،وہ تاریخ گر ہو گئے

تُم نے مسجد کو مقتل بناتے ہوئے
یہ بھی سوچا نہیں دل دکھاتے ہوئے
جس کو نسبت محمدؐ سے ہو وہ کبھی
خوں بہاتا نہیں دندناتے ہوئے
ظلم تم نے بنامِ محمدؐ کیا
اور حسینوںؓ کے حق میں شمر ہوگئے
بے نشاں تم ،وہ تاریخ گر ہوگئے

اُن کی قربانیوں کے ملیں گے ثمر
تم پہ تاریخ تھُوکے گی ہر موڑ پر

اپنے آقاؐ و مولیٰ پہ جاں ہوفدا
کوئی اعزاز اس سے نہیں معتبر
چشمِ مولیٰ میں وہ معتبر ہو گئے
وا شہیدوں پہ جنت کے در ہو گئے
بے نشاں تم، وہ تاریخ گر ہو گئے

اس طرح جان دیتے ہیں اہل وفا
دل میں ذکر خدا ، لب پہ صلِّ علیٰ
تم تھے شیخِ حرم کے پیادے مگر
وہ غلامِ مسیحا ، نقیبِ ہدیٰ
وہ تھے حمزہؓ کی للکار ، ہنستے ہوئے
جوہر عشق و قلب و نظر ہو گئے
بے نشاں تم، وہ تاریخ گر ہو گئے

ہم خلافت کی زنجیر میں حلقہ زن
ہم پہ رحمت خدا کی ہے سایہ فگن
مر تو سکتے ہیں پر ٹوٹ سکتے نہیں
دل سراپا وفا ، رُوح باطل شکن
یہ فنا ہونے والا قبیلہ نہیں
جس کے آنسو بھی لعل و گہر ہو گئے
بے نشاں تم، وہ تاریخ گر ہو گئے

جابرو ، ظالمو ، فتنہ گر ، قاتلو
مقتلوں کو سجاؤ ، ستم سب کرو
رحمتِ دو جہاںؐ کے مگر نام پر
ظلم کرتے ہوئے کچھ خدا سے ڈرو
تم کسی کے نہیں اور رہِ وصل میں
ایسے قربان وہ یار پر ہو گئے
بے نشاں تم ، وہ تاریخ گر ہو گئے
لوحِ عالم پہ اک حرفِ زر ہو گئے
بابِ عشّاق میں بھی اَمر ہو گئے

(جمیل الرحمٰن)

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر109

مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب مرحوم

ایک قدیم مخلص اور ممتاز مصری عرب احمدی مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب مورخہ 5/اگست 2010ء کو لندن کے ایک ہسپتال میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔آپ عربوں میں تاریخ احمدیت کا ایک روشن باب تھے۔90 کی دہائی میں احمدیت قبول کرنے والے بعض مخلصین کے ذکر خیر کے بعد تاریخی اعتبار سے آگے بڑھنے سے قبل مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کے ذکر خیر پر مبنی یہ قسط قارئین کرام کی خدمت میں پیش ہے۔

ذکر خیر بزبانِ حبیب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 6/ اگست 2010ء میں آپ کا ذکر خیر فرماتے ہوئے فرمایا:

’’آج ایک افسوسناک خبر بھی ہے۔مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب جو ہمارے مصری احمدی تھے کل ان کا انتقال ہوگیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ان کی نمازِ جنازہ تو انشاء اللہ غالباً سوموار کے دن پڑھائی جائے گی۔لیکن ان کے بعض کوائف پیش کرتا ہوں۔ فروری 1936ء میں مصر میں ان کی پیدائش ہوئی۔اس لحاظ سے تقریباً 74 سال عمر بنتی ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ 1971ء سے کینیڈا میں تھے۔1955ء میں ان کی بیعت ہوئی تھی۔ ۔۔۔ایک خاص جوش اور ولولہ جماعتی خدمات کا یہ رکھتے تھے۔عربوں کے لئے آڈیو کیسیٹ تیار کرتے رہے۔ایم ٹی اے کے لئے بہت سارا مواد انہوں نے تیار کیا ہوا ہے۔ان کے پروگرام کئی آچکے ہیں۔ مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔انہوں نے اپنی بہت ساری بڑی بڑی رقمیں جماعت کے لئے پیش کیں۔ ان کے بارہ میں ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے یہ فرمایا تھا کہ مَیں نے ایک دفعہ حساب کیا، یہ اپنی آمد کا ستر (70) فیصد چندوں میں ادا کردیا کرتے تھے۔ بہت زیادہ مالی قربانی کرنے والے تھے۔ پرنٹنگ پریس لگانے کے لئے انہوں نے مرکز میں خرچ کیا اور مصر میں دارالتبلیغ میں بھی اور کئی کتب انہوں نے تصنیف کی ہیں ’’اجوبۃ عن الایمان،الاسلام الدین الحی،المعجزہ الفلکیۃ،السیرۃ المطھرہ،دلائل صدق الانبیاء‘‘ اور اسی طرح حضرت چوہدری سر ظفر اللہ خاں صاحبؓ کی ایک کتاب جو ہے حضرت خلیفہ الاوّلؓ نورالدین اس کا ترجمہ کیا ہے عربی میں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب "Revelation,Rationality, Knowledge & Truth" کا ترجمہ کیا۔ Five Volume کی کمنٹری کی پہلی جلد کا انہوں نے ترجمہ کیا۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ہجرت کی تو یہ بھی یہاں آگئے تھے تو انہوں نے اشاعت تصنیف کا کام بہت کیا۔ ......اب جب گزشتہ سات آٹھ مہینے سے زیادہ بیمار ہوئے تو مجھے لکھتے رہے کہ مَیں یہاں آنا چاہتا ہوں کہ جتنا وقت ہے وہ یہاں آپ کے قریب گزارنا چاہتا ہوں تو مَیں نے کہا آجائیں یہیں۔تو یہاں گیسٹ ہاؤس میں تشریف لے آئے۔جس دن آئے ہیں کافی بیمار تھے مجھے پتہ لگا تو مَیں نے کہا کہ جا کے مَیں پتہ کرتا ہوں لیکن ان کو کسی طرح پتہ چل گیا کہ مَیں آرہا ہوں تو بڑی تیزی سے یہ اپنے کمرے سے نکلے ہیں اور میرے دفتر پہنچ گئے۔مَیں نے ان سے پوچھا بھی کہ مَیں خود آرہا تھا۔ کہنے لگے کہ نہیں، یہ نہیں ہو سکتا۔مَیں آیا ہوں، مَیں نے خود ملنے آنا تھا۔چند دن پہلے زیادہ بیمار ہوئے ہیں تو ہسپتال داخل ہوئے ہیں اور بیماری پھر بڑھتی چلی گئی جان لیوا ثابت ہوئی۔ جو پروگرام تھے عربی کے ’’الحوار المباشر‘‘ اس میں ان کا بڑا کردار رہا ہے اور حقیقی حق ادا کیا ہے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلام ہونے کا، کسرِ صلیب کا۔ بائبل کا گہرا علم رکھتے تھے اس وجہ سے بڑے بڑے پادری بھی ان کا احترام کرتے تھے۔ کینسر کی بیماری تھی بڑے صبر سے انہوں نے بیماری گزاری ہے اور جب تک انتہا نہیں ہوگئی اس وقت تک خدمت کرتے رہے ہیں اور اپنے ساتھیوں پر بھی ظاہر نہیں ہونے دیا کہ بیماری کتنی شدید ہے۔اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔آمین‘‘۔

جنازہ اور تدفین

خطبہ جمعہ میں ہونے والے اعلان کے مطابق ہی حضور انور نے 9/اگست 2010ء بروز سوموار قبل از نماز ظہر وعصر تشریف لا کر ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد حضور نے تابوت کھلوا کر کچھ دیر کے لئے ان کی پیشانی پر اپنا دست مبارک اس طرح رکھا کہ حضور انور کے دست مبارک میں پہنی ہوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ والی انگوٹھی ان کی پیشانی کو مس کر رہی تھی۔یوں مصطفیٰ ثابت صاحب کی جبین پر سجنے والے تمغوں میں سے یہ سب سے زیادہ خوبصورت تمغہ تھا اور سب سے زیادہ معزز تاج تھا جو بوقت رخصت دربار خلافت سے ان کے سر پر سجایا گیا۔یقیناً خلیفہ وقت کی اپنے خادموں کے ساتھ یہ محبت،نوازش اور خاص شفقت بے نظیر ہے۔

نمازِ ظہر وعصر کے بعد تدفین کے لئے میت کو جماعت احمدیہ کے قبرستان واقع بروک ووڈ (ووکنگ) میں لایا گیا۔یہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ پیارے آقا اس خادم کے مزید اعزاز واکرام کے لئے بنفس نفیس تشریف لا رہے ہیں۔ جلسہ سالانہ برطانیہ کے فوراً بعد کے اس عرصہ میں حضور انور اپنی بے پناہ مصروفیت کے باوجود قبرستان تشریف لائے اور میت والی گاڑی سے قبر تک میت کو خود کندھا دیا۔پھر اپنے دست مبارک سے تابوت کو لحد میں اتارا۔قبر کی تیاری ہونے لگی تو حضور انور نے پہلے مکرم حلمی الشافعی صاحب کی قبر پر دعا کی، ازاں بعد بالترتیب مندرجہ ذیل خوش نصیبوں کی قبور پر فرداً فرداً تشریف لے جا کر دعا کی: مکرم شریف اشرف صاحب سابق ایڈیشنل وکیل المال صاحب، مکرم آفتاب احمد خانصاحب سابق امیر جماعت برطانیہ، مکرم بشیر آرچرڈ صاحب اور مکرم بشیر احمد حیات صاحب۔ علاوہ ازیں حضور انور نے بہشتی مقبرہ میں مدفون موصیان کی قبروں کے کتبوں کے بارہ میں بھی مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن اور مقبرۂ موصیان کا انتظام کرنے والے محترم خواجہ رشید الدین صاحب قمر کو بعض ہدایات دیں۔قبر تیار ہونے پر پیارے آقا نے اپنے دست مبارک سے کتبہ نصب فرمایا اور پھر اجتماعی دعا کروائی۔

کچھ یادیں اور سیرت کے بعض واقعات

9/اگست 2010ء کو جب ہم مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کو سپردِ خاک کر کے مسجد بیت الفتوح میں ان کی سیرت وسوانح پر ایک لائیو پروگرام کرنے کے لئے آرہے تھے تو مورڈن کے قریب پہنچ کر یاد آیا کہ ٹھیک ایک سال قبل تقریباً اسی وقت اگست 2009ء میں جب پروگرام الحوار المباشر میں شرکت کے لئے جارہے تھے تو مصطفیٰ ثابت صاحب ہمارے ساتھ تھے اور یہ انکا آخری پروگرام تھا۔

مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کی زندگی، ان کے کام، اور خلفائے کرام سے تعلق کے واقعات پر مشتمل ان کا انٹرویو الفضل انٹرنیشنل کے شمارہ 24/جولائی تا6/اگست 2009 سے لے کر چار قسطوں میں چھپ چکا ہے۔لیکن یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایم ٹی اے 3 العربیہ پر ان کی سیرت وسوانح کے بارہ میں پروگرام کے حوالے سے ان کی سیرت کے بعض واقعات درج کر دیئے جائیں۔

آپ کی تواضع

آپ کی عادت تھی کہ نمازوں یا پروگرام الحوار المباشر سے واپسی کے وقت گیسٹ ہاؤس کا دروازہ کھول کر کھڑے ہو جاتے تھے اور سب کے بعد خود داخل ہوتے۔ ہم نے بارہا کوشش کی کہ کبھی یہ خود بھی پہلے داخل ہو جائیں لیکن ان کا ایک ہی جواب ہوتا کہ آپ سب میرے دائیں طرف ہیں اس لئے دائیں طرف سے اندر جانا شروع کردیں اور یوں ان کی خواہش کے مطابق آخر پر ان کی باری آتی۔

ذکر الٰہی کی عادت

شرکائے پروگرام الحوار المباشر کی رہائش مسجد فضل کے پاس جماعت کے گیسٹ ہاؤس میں ہوا کرتی ہے اس لئے ہر روز پروگرام شروع ہونے سے قریباً ڈیڑھ دو گھنٹے قبل یہاں سے مسجد بیت الفتوح کیلئے روانگی ہوتی ہے۔چونکہ پروگرام الحوار المباشر کی تیاری عموماً پروگرام شروع ہونے تک ہی جاری رہتی ہے اس لئے مسجد فضل سے مسجد بیت الفتوح تک جاتے ہوئے بھی راستہ میں گفتگو کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔لیکن مرحوم مصطفیٰ ثابت صاحب کی عادت تھی پروگرام پر جاتے ہوئے بھی اور پروگرام کے بعد واپس آتے ہوئے بھی زیرلب دعاؤں اور ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے اور کبھی گفتگو میں شامل نہ ہوتے تھے۔

اَلْحِکْمَۃُ ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ

مکرم عبدالمؤمن طاہر صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

ایک دفعہ کبابیر میں مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب نے مجھ سے کہا کہ میرے لئے دعا کریں کہ کسی ایسے کام کی توفیق ملے جو میری مغفرت کا سبب بن جائے۔ مَیں نے عرض کیا کہ ایک دفعہ مَیں نے اپنے ایک بزرگ اور محترم جناب سید عبدالحی شاہ صاحب ناظر اشاعت ربوہ سے یہی عرض کی تھی کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے تفسیر کبیر کا عربی ترجمہ مکمل کرنے کی توفیق دے اور شاید یہی میری مغفرت کا ذریعہ بن جائے۔ اس پر انہوں نے فرمایا: اپنے کام کو اللہ کا شریک نہ بناؤ۔مغفرت اللہ کے فضل سے ہوگی نہ کہ تمہارے کاموں کی وجہ سے۔ آپ نے احادیث میں نہیں پڑھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ مَیں بھی جنت میں محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی جاؤں گا۔

یہ واقعہ سننا تھا کہ مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب اپنی کرسی سے اٹھے اور میرا ہاتھ پکڑ کر چومنا چاہا۔مَیں نے عرض کیا کہ آپ ہمارے استاد ہیں اور یہ بات مناسب نہیں لگتی کہ آپ اپنے شاگردوں کے ہاتھ چومیں۔ فرمانے لگے: آپ نے مجھے حکمت کا ایک بیش قدر ہیرا دیا ہے، کیا مَیں اس پر آپ کا شکریہ بھی ادا نہ کروں۔

شروط بیعت کی تطبیق کا خیال

ماہ جولائی 2010ء میں آپ یہاں لندن ہی شفٹ ہو چکے تھے۔اس ماہ کے الحوار المباشر کی تیاری کے دوران کبھی کبھی آپ ہمارے ساتھ آکر بیٹھ جاتے تھے۔ایک روز خاکسار نے پوچھا کہ کیسا محسوس کرتے ہیں؟ تو جواب دیا کہ جانا تو اب قریب ہے۔ ہاں درد بہت زیادہ ہے لیکن مَیں راضی بقضاء ہوں کیونکہ شرائط بیعت میں یہی وعدہ کیا ہے کہ: ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلاء میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کروں گا اور بہر حالت راضی بقضاء رہوں گا۔

آخری وقت کا احساس

آپ کو ڈاکٹری رپورٹس اور شاید کچھ خوابوں کی بنا پر یہ احساس ہوگیا تھا کہ اب آپ کے پاس وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ اس لئے آخری پروگرام میں شرکت سے کچھ عرصہ پہلے سے ہی آپ نے ہر پروگرام کے آخر پر ہاتھ ہلا کر خدا حافظ کہنا شروع کر دیا تھا۔لیکن پچھلے سال اگست کے الحوار المباشر میں جو کہ آپ کا آخری پروگرام تھا ایک ہاتھ کی بجائے دونوں ہاتھ ہلا کر دیکھنے والوں کو الوداعی سلام کیا۔

اپنے اسی آخری پروگرام کے بعد شرکائے پروگرام کو فرداً فرداً بڑے خاص طریق پر ملے، سب کو گلے ملے اور ہاتھوں کو پکڑ کر چومنے کی کوشش کی۔ خاکسار نے علیحدگی میں ان سے ایسا کرنے کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ شاید اب اس کے بعد مَیں الحوار کے

لئے نہ آسکوں۔ خاکسار نے پوچھا کہ: کیا ڈاکٹرز نے کچھ کہا ہے یا آپ کو کوئی خواب وغیرہ آئی ہے۔ فرمانے لگے کہ دونوں باتیں ہیں۔ میرے اندر جو کچھ ہو رہا ہے اس سے مجھے لگتا ہے کہ اب شاید آپ لوگوں سے یہ آخری ملاقات ہے۔

بہرحال اس کے بعد ان کی صحت مسلسل کمزوری کا شکار رہی اور الحوار المباشر میں شرکت بھی نہ کر سکے۔

خلافت سے محبت

ان کی خلافت سے والہانہ محبت کا اندازہ تو حضور انور کے بیان فرمودہ واقعہ سے ہی ہو جاتا ہے کہ باوجود نقاہت اور بیماری کے جب پتہ چلا کہ خلیفۂ وقت تشریف لانا چاہتے ہیں تو بھاگ کر خود دربار خلافت میں یہ کہتے ہوئے حاضر ہوگئے کہ جب تک خادم کے لئے ممکن ہے اسے خود اپنے آقا کے پاس آنا چاہئے۔

ان کی شدید خواہش تھی کہ خلافت کے در پر اور خلیفۂ وقت کے قدموں میں جان نکلے۔ اور حضور انور خود ان کا نماز جنازہ حاضر پڑھائیں۔ اس لئے جب حضور انور جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے تو یہ بہت پریشان تھے کہ کہیں حضور انور کی غیر موجودگی میں ان کی وفات نہ ہو جائے۔ چنانچہ حضور انور کے واپس تشریف لانے پر پُرسکون ہوگئے۔

ایک عجیب خواہش اور اس کی تکمیل

مکرم عکرمہ نجمی صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

1990ء کے جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقعہ تین بزرگ عرب احمدی مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب، مکرم حلمی الشافعی صاحب اور مکرم طہٰ قزق صاحب تشریف لائے ہوئے تھے۔ مجھے اس جلسہ میں ان تینوں بزرگوں کی صحبت سے فیضیاب ہونے کا موقعہ ملا۔ عجیب بات ہے کہ مکرم حلمی الشافعی صاحب نے باتوں باتوں میں اس خواہش کا اظہار کیا کہ کاش وہ مصطفیٰ ثابت صاحب جیسے احمدی بن سکیں۔ جب مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب سے کسی موضوع پر بات ہوئی تو انہوں نے بھی اسی خواہش کا اظہار کیا کہ کاش میں مکرم حلمی الشافعی صاحب جیسا احمدی بن سکوں۔

خاکسار (محمد طاہر ندیم) عرض کرتا ہے کہ شاید دونوں کی خواہش اور دعا کو اللہ تعالیٰ نے اس رنگ میں قبول فرما لیا کہ مکرم حلمی الشافعی صاحب بھی خلافت کے عاشق تھے اور ان کو بھی خلیفہ وقت کی نوازشیں اور عطائیں اور کرم نوازیاں نصیب ہوئیں حتی کہ ان کو وفات کے لئے بھی دہلیزِ خلافت جیسا بابرکت مقام نصیب ہوا۔ اور حضرت خلیفہ رابع رحمہ اللہ نے خود انکا جنازہ پڑھایا، انکی میت کو کندھا دیا، انکی پیشانی پر بوسہ دیا اور ان کے لئے دعائیں کیں۔

مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کی خواہش تھی کہ انہیں آخری ایام میں دربار خلافت کا قرب حاصل ہو۔ سو اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ خواہش بھی پوری فرما دی۔ ان کی وفات لندن میں ہوئی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خود ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد حضور نے تابوت کھلوا کر ان کی پیشانی پر اپنا دست مبارک رکھ کر دعا کی۔ پھر تدفین کے وقت بھی حضور انور بنفس نفیس تشریف لائے، میت کو کندھا دیا، اپنے دست مبارک سے تابوت کو لحد میں اتارا اور قبر تیار ہونے پر اپنے دست مبارک سے کتبہ نصب فرمایا اور پھر اجتماعی دعا کروائی۔

شاید اس طرح دونوں بزرگوں (مکرم حلمی الشافعی صاحب اور مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب) کی ایک دوسرے کی طرح احمدی بننے کی خواہش پوری ہوگئی کہ دونوں کو دربار خلافت سے خاص اعزاز و اکرام نصیب ہوا۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے، آمین۔

(باقی آئندہ)

جماعت احمدیہ فرانس کے 19ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ مرتبہ: مقصود الرحمن ۔ناظم پروگرام)

امسال جماعت احمدیہ فرانس کا جلسہ سالانہ 9، 10 اور 11/جولائی 2010 بروز جمعہ، ہفتہ اتوار منعقد ہوا۔

امسال جلسہ سالانہ فرانس کا مرکزی موضوع تھا ''خوں شہیدانِ امت کا اے کم نظر! رائیگاں کب گیا تھا کہ اب جائے گا''۔ سٹیج کا بینر اسی موضوع کا بنایا گیا اور اس کو مدّنظر رکھتے ہوئے تمام اجلاسات کی تلاوت کے لئے ایسی آیات اور نظموں کا انتخاب کیا گیا جن میں مومنوں کی وفاداریوں، قربانیوں اور شہادتوں کے ساتھ ان کے مخالفین کے انجام کا بھی ذکر تھا۔

امسال جلسہ کے چار اجلاسات اور دو مجالس سوال و جواب ہوئیں۔ ایک احمدی احباب کے لئے اور دوسری تبلیغی پروگرام کے تحت ہوئی۔ ہفتہ اور اتوار کو نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی اور نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم اور درس حدیث بھی ہوتا رہا۔ نئے اور پرانے احمدیوں کی باہمی اخوت و محبت بڑھانے سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ اغراض جلسہ میں سے ایک غرض کو پورا کرنے کے لئے امسال بطور خاص ہر اجلاس میں نومبائعین کو اپنا تعارف اور قبول احمدیت کے واقعات بیان کرنے کا موقع دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پروگرام انتہائی مفید رہا۔

بروز جمعۃ المبارک بتاریخ 9 جولائی لوکل جمعہ اور نماز عصر کی ادائیگی کے بعد تمام احباب نے حضور انور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ براہ راست سنا۔ اس کے بعد 16 بج کر 25 منٹ پر تقریبِ پرچم کشائی منعقد ہوئی۔ مکرم امیر صاحب فرانس نے فرانس کا اور مکرم مربی سلسلہ فرانس نے احمدیت کا جھنڈا لہرایا۔ پرچم کشائی کی تقریب دعا پر ختم ہوئی۔ اس کے فوراً بعد احباب مسجد کے ہال میں تشریف لے گئے۔

افتتاحی اجلاس

مکرم امیر صاحب فرانس کی صدارت میں تلاوتِ قرآن کریم سے افتتاحی اجلاس کا آغاز ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم امیر صاحب فرانس اشفاق ربانی صاحب نے ''حضرت شہزادہ عبد اللطیف صاحبؓ کی شہادت'' کے موضوع پر ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ اِس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم ابدال ربانی صاحب صدر مجلس انصار اللہ فرانس کی ''1953ء کے حالات اور احمدیوں پر مظالم'' کے موضوع پر تھی۔ انہوں نے تاریخی حوالہ جات کے ساتھ ان واقعات کا پس منظر اور جماعت احمدیہ پر گزرنے والے حالات و واقعات سامعین کے گوش گزار کئے۔ اس طرح یہ اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔

شام 9 بجے احمدی احباب کے لئے ایک مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ مکرم مربی صاحب نے حاضرین کے سوالات کے سیر حاصل جوابات دیئے۔ یہ محفل شام دس بجے تک جاری رہی۔ جس کے بعد پہلے دن کی کارروائی کا اختتام ہوا۔

دوسرا دن

10 جولائی بروز ہفتہ جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد کی ادائیگی سے ہوا۔ اور نماز فجر کی ادائیگی کے بعد درس قرآن کریم ہوا۔

پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ کے دوسرے اجلاس کا آغاز گیارہ بجے مکرم ابدال ربانی صاحب صدر مجلس انصار اللہ کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد اجلاس کی پہلی تقریر'' 1974 کے حالات اور احمدیوں پر مظالم'' کے موضوع پر تھی۔ خاکسار مقصود الرحمٰن نے حالات کے پس منظر، احمدیوں پر ہونے والے مظالم، مولویوں کے من گھڑت پراپیگنڈہ، پاکستان قومی اسمبلی کا پہلے سے سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت یکطرفہ فیصلہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی صبر کی تلقین پر روشنی ڈالی۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم منصور احمد مبشر صاحب نے'' ختم نبوت کی حقیقت'' کے موضوع پر کی۔ انہوں نے اسلاف اور بزرگان دین کی کتب سے حوالہ جات کے ساتھ بھرپور تقریر کرتے ہوئے سامعین کی علمی ترقی کا ذریعہ مہیا کیا۔

اس کے بعد نومبائعین نے اپنے قبول احمدیت کے واقعات سنا کر حاضرین کی روحانی تسکین کا سامان بہم پہنچایا۔

دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد شام 15:20 پر جلسہ کا تیسرا اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کی تمام کارروائی فرنچ زبان میں تھی جبکہ اردو بولنے والے احباب کو آلاتِ ترجمہ مہیا کئے گئے تھے۔ مکرم عثمان طورے صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ فرانس کی صدارت میں اجلاس کا آغاز ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد اِس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم محمد سلیم صاحب کی تھی۔ ان کا تعلق جزائر کوموروز سے ہے اور جماعت احمدیہ فرانس کے نیشنل سیکرٹری وقفِ نو ہیں۔ تقریر کا موضوع تھا'' حب الوطن من الایمان'' (حب الوطنی ایمان کا حصہ ہے)۔ مقرر نے احادیث اور سنت رسولِ مقبول ﷺ کے بیان سے اس موضوع پر خوب روشنی ڈالی۔

دوسرے مقرر مکرم عمر احمد صاحب کا تعلق بھی جزائر کوموروز سے ہے اور نیشنل سیکرٹری تبلیغ ہیں۔ ان کی تقریر کا موضوع تھا'' صحابہ کرامؓ کی جانثاریاں''۔ مکرم عمر احمد صاحب نے صحابہ کرامؓ کے عشق و وفا سے بھرپور واقعات انتہائی ایمان افروز انداز میں بیان کر کے حاضرین کے جذبۂ جانفشانی کو ایک نیا ولولہ عطا کیا۔

اجلاس کے تیسرے مقرر مکرم محمد اسلم دبوری صاحب نیشنل سیکرٹری جائیداد کا تعلق ماریشس سے ہے۔ انکی تقریر کا موضوع تھا'' 1984ء کے حالات اور احمدیوں پر مظالم''۔ انہوں نے دستاویزی اور تاریخی حوالہ جات کے ساتھ فوجی آمر کی آئینِ پاکستان میں غیر آئینی تحریفات پر روشنی ڈالی۔ نیز بتایا کہ ان ترامیم کے نتیجہ میں کس طرح خلیفۂ وقت کو اپنے وطن سے ہجرت کرنی پڑی اور احباب جماعت کو داغ جدائی برداشت کرنا پڑا۔ احمدیوں کو جھوٹے مقدمات میں ملوث کیا گیا اور انہیں بلا جواز قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑیں جبکہ یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔

اس اجلاس کے اختتام پر بھی کچھ نومبائعین کی تقاریر تھیں جو اپنے احمدی اعزہ اور مکرم مربی صاحب کی صحبت سے فائدہ حاصل کرتے ہوئے جماعت میں داخل ہوئے۔ محترم کانوتے دیمبا صاحب کی تقریر مالی میں بولی جانے والی زبان'' سونیکے'' میں تھی۔ اس کا فرنچ ترجمہ اجلاس کے صدر، محترم عثمان طورے صاحب نے کیا۔ اعلانات کے بعد اس اجلاس کا اختتام ہوا۔

پروگرام کے مطابق غیر احمدی احباب کے ساتھ ایک محفل سوال و جواب (تبلیغی نشست) کا بھی انتظام کیا گیا تھا جو شام پانچ بجے سے سات بجے تک جاری رہی۔

تیسرا دن

11 جولائی 2010 بروز اتوار جلسہ کا تیسرا دن تھا۔ دن کا آغاز نماز تہجد کی ادائیگی سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد مکرم مربی صاحب نے احادیث کے حوالہ سے'' جہاد اکبر'' کے موضوع پر درس دیا۔

اختتامی اجلاس

11 بجے مکرم امیر صاحب کی صدارت میں اختتامی اجلاس کا آغاز ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد نومبائعین نے اپنے قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات دلچسپ پیرایہ میں سامعین کی خدمت میں پیش کئے۔ موقع بہ موقع مسجد کا ہال احباب کے وجد آفریں نعروں سے گونج اٹھتا۔

اس اجلاس کے پہلے مقرر چودھری محمد ایوب صاحب نے'' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمنوں سے حسن سلوک'' کے موضوع پر اردو میں تقریر کرتے ہوئے بہت خوبصورت انداز میں روشنی ڈالی۔

اختتامی اجلاس کی آخری تقریر مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مبلغ سلسلہ فرانس کی تھی۔ موضوع تھا'' معاندین احمدیت کا انجام'' آپ نے والیءِ کابل اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے شروع کرتے ہوئے فوجی آمر ضیاء الحق تک ایک ایک معاندِ احمدیت کے عبرتناک انجام کو آسان فہم اور ایمان افروز اسلوب میں حاضرین کے سامنے پیش فرمایا۔ اس کے بعد مکرم قیصر ندیم صاحب نے کلام طاہرؒ سے'' دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو۔۔۔'' خوش الحانی سے سنائی۔

اس کے بعد مستورات کی جلسہ گاہ سے بچیوں نے کچھ ترانے پیش کئے۔ خواتین نے اس موقعہ کے لئے شب و روز کی محنت سے شہدائے لاہور کی تصاویر، خلفاء کی نظموں اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کے خوبصورت امتزاج سے سانحۂ لاہور پر ایک دستاویزی فلم تیار کی تھی۔ ان تصویری حقائق کو دیکھ کر ہر آنکھ اشکبار تھی۔ دلوں کے زخم تازہ تھے اور لبوں پر دعا تھی۔

اجلاس کے آخر پر مکرم امیر صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے اقتباسات پیش کرتے ہوئے ایک رقت آمیز اختتامی دعا کرائی، دوستوں کو الوداع کہا اور یوں نعروں کی گونج میں جماعت احمدیہ فرانس کا انیسواں جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ افریقی بھائیوں نے بھی اپنی مخصوص لحن میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا نغمہ پیش کیا۔

۞ فرنچ بولنے والے شاملینِ جلسہ کی سہولت کے لئے تمام اردو تقاریر اور نظموں کا رواں فرنچ ترجمہ مہیا کیا گیا۔

۞ امسال جلسہ کی حاضری 720 سے زائد رہی۔ جبکہ گزشتہ سال حاضری 539 تھی۔ خدا تعالیٰ سب شاملینِ جلسہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا بہترین وارث بنائے۔ آمین

خطبہ جمعہ

قرآن کریم کا پیغام ایک عالمگیر پیغام ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں کے لئے تا قیامت نبی ہیں۔

آج کل قرآن کریم اور اسلامی تعلیم کو بدنام کرنے کی ایک مذموم کوشش امریکہ کے ایک چرچ کی طرف سے ہو رہی ہے۔انہوں نے 11 ستمبر کو قرآن کریم کو جلانے کا بھی ایک پروگرام بنایا ہے۔

جماعت احمدیہ میڈیا کے ذریعہ اور مختلف طریقوں سے اس چرچ کو اس مذموم حرکت سے روکنے کی کوشش کر رہی ہے۔

امریکہ کی جماعت کو ہدایت کہ ایک مہم کی صورت میں اس پر کام کریں۔دنیا کی باقی جماعتوں کو بھی اس سلسلہ میں اقدام کی ہدایت۔

دنیا کو بتائیں کہ یہ دنیا میں فساد پیدا کرنے کا طریقہ ہے اس سے بجائے محبتوں کے کینوں اور بغضوں کی دیواریں کھڑی ہوں گی۔

(حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے قرآن کریم پر بعض اعتراضات کے جوابات اور قرآنی تعلیم کی فضیلت کا تذکرہ)

رمضان کے دنوں میں جب ہر ایک کو نمازوں کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے اور اللہ کے فضل سے مسجدیں بھری ہوئی ہیں تو شیطان کے ساتھ مقابلے میں پوری طاقت صرف کر دینی چاہئے۔

مکرم ڈاکٹر نجم الحسن صاحب شہید (کراچی) اور مکرم حبیب الرحمٰن صاحب شہید (سانگھڑ) اور مکرم موسیٰ رستمی صاحب (آف کوسووو) کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 20/اگست 2010ء بمطابق 20 ظہور 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ۔ فَمَنْ شَهِدَ مِنْکُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ۔ وَمَنْ کَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ۔یُرِیْدُ اللّٰهُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ ۔وَلِتُکْمِلُوْا الْعِدَّةَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۔

(سورۃ البقرہ آیت: 186)

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر اتارا گیا جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہو گا۔اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور وہ تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا۔اور چاہتا ہے کہ تم سہولت سے گنتی کو پورا کرو۔اور اس ہدایت کی بناء پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تا کہ تم شکر کرو۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں رمضان کے مہینے کی قرآن کریم سے خاص نسبت کا بیان فرمایا ہے۔یعنی یہ مہینہ وہ بابرکت مہینہ ہے جس میں قرآنِ کریم اتارا گیا۔قرآنِ کریم کے نازل ہونے کی ابتدا بھی اس مہینے میں ہوئی اور اس بابرکت مہینے میں جبرئیل علیہ السلام ہر سال اس وقت تک نازل شدہ قرآنِ کریم کی دہرائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کروایا کرتے تھے۔

(بخاری کتاب فضائل القرآن باب کان جبریل یعرض القرآن علی النبیؐ حدیث نمبر :4998)

پس یہ مہینہ اللہ تعالیٰ کے اس پاک کلام کو خاص طور پر پڑھنے اور سمجھنے کا مہینہ ہے۔گویا یہ اس لحاظ سے بھی بڑی اہمیت کا مہینہ ہے۔صرف روزے رکھنے اور اس فرض کو پورا کرنے کی حد تک نہیں جس کی کچھ تفصیل پہلی آیات میں بیان ہوئی ہے اور کچھ تفصیل اس آیت میں اور بعد کی آیت میں بیان ہوئی ہے۔بلکہ اس کی اہمیت اس لئے بھی بہت بڑھ جاتی ہے کہ اس مبارک مہینے میں قرآنِ کریم جیسی عظیم الشان کتاب خدا تعالیٰ نے نازل فرمائی جو کامل اور مکمل شریعت کی کتاب ہے جو انسانِ کامل پر نازل ہوئی، وہ نبی جو تمام انسانوں کے لئے مبعوث ہوا جیسا کہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا۔(الاعراف: 159) کہ اے نبی کہہ دے میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول بن کر آیا ہوں۔پھر اللہ تعالیٰ ایک دوسری جگہ فرماتا ہے کہ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ (سبا:29) اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام لوگوں کے لئے بشیر اور نذیر بنا کر مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔

بہر حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں قرآنِ کریم مختلف جگہوں پر مختلف انداز میں بیان فرماتا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے وہ پیارے رسول ہیں جو تمام انسانوں کے لئے مبعوث ہوئے ہیں اور اب تا قیامت کوئی اور شرعی کتاب والا نبی نہیں آ سکتا، شریعت لے کر نہیں آ سکتا۔پس قرآنِ کریم کا پیغام ایک عالمگیر پیغام ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں کے لئے تا قیامت نبی ہیں۔اپنے آخری ہونے اور تمام انسانیت کے لئے ہونے کا دعویٰ قرآنِ کریم نے کیا ہے۔یہ اعزاز قرآنِ کریم کو حاصل ہے۔اس لئے اس کی عظمت روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے اور بڑھ جاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

"ہم ایسے نبی کے وارث ہیں جو رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِیْن اور کَآفَّةً لِّلنَّاس کے لئے رسول ہو کر آیا۔جس کی کتاب کا خدا محافظ اور جس کے حقائق و معارف سب سے بڑھ کر ہیں"۔

(الحکم جلد6 نمبر36 مورخہ 10 اکتوبر 1902ء صفحہ 11)

قرآنِ کریم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِیْن بھی کہا گیا ہے، پس یہ وہ عظیم نبی ہے جس سے اب انسانیت کے لئے رحمت کے چشمے پھوٹتے ہیں اور پھوٹتے ہیں۔اور آپؐ پر اتری ہوئی کتاب ہی ہے جس کی تعلیم پر حقیقی عمل کرنے والے اپنے عظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلتے ہوئے دنیا کے لئے رحمت ہیں۔کاش کہ آج کے شدت پسند مُلّاؤں اور اپنے زعم میں عالم کہلانے والوں کو بھی یہ پتہ لگ جائے۔ان لوگوں کو بھی پتہ لگ جائے جو مذہبی جبہ پوش ہیں کہ قرآنِ کریم کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو دنیا میں رحمتوں کی تقسیم کے لئے آئے تھے، نہ کہ امن پسند شہریوں کے امن چھیننے کی تعلیم دینے کے لئے، نہ کہ معصوموں کی جانوں سے بے رحمانہ طور پر کھیلنے کے لئے۔بہر حال اس آیت کے اس

حصّہ میں جس میں قرآنِ کریم کے حوالے کے طور پر بات ہورہی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس قرآن میں تمام دنیا کے انسانوں کے لئے ہدایت ہے۔ اس میں کھلے کھلے نشانات بیان کئے گئے ہیں۔ اس میں حق و باطل میں فرق کرنے والے امور بیان کئے گئے ہیں۔ پس مومنین کا فرض ہے کہ اس روشن تعلیم اور ہدایت سے پُر جامع کتاب قرآن کو جوحق و باطل میں فرق کرتی ہے اس مہینے میں جو رمضان کا مہینہ کہلاتا ہے، جو روحانیت میں ترقی کا مہینہ کہلاتا ہے، جس میں روزے رکھ کر انسان خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جس میں ایک مومن اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے کی کوشش کرتا ہے اس میں قرآنِ کریم کو اپنے سامنے رکھو کہ یہ تمہارا رہنما ہے۔ اس مہینے میں اس پر غور کرو۔ اس کی تلاوت پر جہاں زور دو وہاں اس کے احکامات پر غور کرتے ہوئے اپنی ہدایت کے سامان پیدا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ کہ یہ متقیوں کے لئے ہدایت ہے۔ پہلے فرمایا تمام انسانیت کے لئے ہدایت ہے۔ ہدایتوں کے معیار مختلف ہیں۔ متقیوں کے لئے بھی اس میں ہدایت ہے۔ صرف ایک دفعہ ایمان لا کر یا تقویٰ پر قائم ہو کر ہدایت ختم نہیں ہو جاتی۔ بلکہ ہدایت کا یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ یعنی وہ لوگ جو متقی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی خشیت پر ہر قسم کے خوف، خشیت اور محبت کو حاوی سمجھتے ہیں۔ اگر ان دعویٰ کرنے والوں کا یہ دعویٰ سچا ہے تو پھر اس تعلیم کی تمام باریکیوں پر عمل کرنا بھی ضروری ہے ورنہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایسے لوگ جو غور نہیں کرتے، تقویٰ پر چلنے کی کوشش نہیں کرتے ایسے لوگوں کا رات کا جاگنا بھی صرف جاگنا ہے۔ اور ان لوگوں کے روزے بھی صرف بھوک اور پیاس ہیں۔

(سنن ابن ماجه کتاب الصيام باب ماجاء فی الغيبة و امر فث للصائم حديث نمبر 1690)

پس روزے کی اہمیت اس وقت ہے جب قرآن کی اہمیت ہو۔ اس کی تعلیم کی اہمیت ہو جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے۔ اس تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش ہو۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان دنوں میں تزکیہ نفس پر زور دینے کو اہمیت دی ہے جس کا پتہ بھی ہمیں قرآنِ کریم سے چلتا ہے۔ جب یہ حالت ایک مومن کی ہوگی تب وہ اس خوبصورت تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کر سکتا ہے۔ تب ہم دنیا کو بتا سکتے ہیں کہ جس طرف تم جا رہے ہو یہ بہت خطرناک راستہ ہے۔ یہ تباہی کا راستہ ہے۔ یہ تمہاری دنیا و آخرت کی بربادی کا راستہ ہے۔ اگر تم دنیا و آخرت کی بقا چاہتے ہو تو آؤ ہم تمہیں ہدایت کے راستے بتاتے ہیں۔ قرآنِ کریم کا صرف دعویٰ نہیں ہے کہ هُدًى لِّلنَّاس۔ بلکہ اگر تم اس تعلیم پر عمل کرو تو اس دنیا میں ہدایت کے اثرات نظر آتے ہیں۔ یعنی جیسا کہ مَیں نے کہا، سب سے پہلے تو ایک مسلمان کے عمل ہمارے سامنے ہونے چاہئیں، دنیا کے سامنے ہونے چاہئیں، جسے دنیا دیکھ سکے۔ یہ بڑی بدقسمتی ہے کہ آج مسلمانوں کے عمل ہی ہیں جو مخالفینِ اسلام کو یہ موقع دے رہے ہیں کہ وہ قرآنِ کریم پر اعتراض کریں، اس کی تعلیم پر اعتراض کریں۔

آج کل قرآنِ کریم اور اسلامی تعلیم کو بدنام کرنے کی ایک مذموم کوشش امریکہ کے ایک چرچ کی طرف سے ہو رہی ہے۔ انہوں نے اپنا جو پروگرام بنایا ہے اس میں ایک ظالمانہ کام 11 ستمبر کو قرآنِ کریم کو جلانے کا بھی ہے جسے میڈیا نے ہر جگہ بیان کیا ہے۔ اس چرچ نے جو اعتراضات کئے ہیں وہ دس اعتراضات ہیں جو انتہائی لغو اور بودے اعتراضات ہیں۔ اعتراض کرنے ہوں تو ہم بائبل پر بہت سارے اعتراض کر سکتے ہیں لیکن ہمارا یہ کام نہیں ہے کہ فساد پیدا کریں۔ ہاں علمی بحث ہے اور اعتراض کا حق ہر ایک کو حاصل ہے۔ علمی بحث ہم کرتے ہیں۔ لیکن کسی مسلمان کا یہ حق نہیں کہ ان باتوں کی وجہ سے کہ بائبل بعض باتیں کرتی ہے، بلکہ بعض جگہ توحید کی منکر ہے، تو اس بائبل کو جلانا شروع کر دیں؟ قرآنِ کریم تو شروع سے آخر تک توحید کی تعلیم دیتا ہے اور یہی کام ہم نے کرنا ہے۔ اور تمام انبیاء اسی مقصد کے لئے آئے ہیں۔ سب سے بڑھ کر قرآنِ کریم ہی ہے جس نے توحید کی تعلیم دی ہے اور یہ حقیقت ہے کہ توحید ہی ہے جس کے بغیر کسی مذہب کی بنیاد ہی نہیں ہو سکتی۔ اور اس زمانہ میں جس جری اللہ کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے اس نے اس تعلیم کو اس عظمت سے ظاہر فرمایا کہ جو بندے کو خدا بنانے والے تھے، انہوں نے یہ اعلان کر دیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے ماننے والوں سے مذہبی بحث نہ کرو۔ آج کل کی عیسائیت کی تو بنیاد ہی تثلیث پر ہے۔ توحید سے تو اس کی بنیادیں ہی ہل جاتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو بائبل سے ہی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے اقوال سے ثابت فرمایا کہ وہ خدا کے بیٹے نہیں ہیں اور کوئی خدا کا بیٹا نہیں بن سکتا۔ اس چرچ کو جو قرآن کے خلاف مہم چلا رہا ہے سب سے بڑا اعتراض ہی یہی ہے۔ پہلا اعتراض ہی انہوں نے یہ لکھا ہوا ہے اور دوسرے میں اسی اعتراض کو پھر آگے پھیلایا کہ قرآنِ کریم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا نہیں مانتا۔ اور اس وجہ سے کہتا ہے کہ نجات انسان کے عمل سے ہے نہ کہ کسی کے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب پر چڑھنے کی وجہ سے۔ ان عقل کے اندھوں کو یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ اس بات پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود بھی یقین کرتے تھے لیکن ان کے نام پر ان کی تعلیم کو بعد میں بگاڑ دیا گیا اور اللہ تعالیٰ کے مقابل پر ایک عاجز انسان کو لا کر کھڑا کر دیا گیا۔ پس جب انسان شکست خوردہ ہو جائے، اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہو تو اس کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہوتا کہ شدت پسندی پہ اتر آئے۔ اور یہ چرچ جس کا نام Dove world outreach centre church ہے، یہی کر رہا ہے۔ بائبل میں تو ایک جگہ بلکہ ایک جگہ کیا کئی جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مرقس میں جسے انگریزی میں Mark کہتے ہیں، ایک جگہ فرماتے ہیں، اس کا باب 12 آیت 29-30 ہے کہ: ’’اول یہ کہ اے اسرائیل سن۔ خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے۔ اور تُو خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے محبت رکھ‘‘۔

(مرقس باب 12 آیت 29,30)

اس کے علاوہ اور بہت سی جگہوں پر مسیح کی الوہیت کی تردید بائبل میں موجود ہے۔ خود بائبل تردید کرتی ہے۔

دلائل سے پُر اس بحث اور قرآنِ کریم کی حقیقت بیانی اور برتری کو تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ثابت فرمایا اور عیسائیوں کی ہر دلیل کو ردّ کیا تھا اور آج تک جماعتِ احمدیہ کرتی چلی آ رہی ہے۔ قرآنِ کریم کی تو یہ خوبصورت تعلیم ہے کہ حق کی تبلیغ کرو۔ دنیا کو بتا دو کہ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ (بقرہ: 257) کہ یقیناً ہدایت اور گمراہی کا فرق ظاہر ہو چکا۔ لیکن یہ فرق بیان کرنے اور منوانے کے لئے کسی جبر کی ضرورت نہیں ہے۔ جس کی مرضی ہے مانے، جس کی مرضی ہے نہ مانے۔ فرمایا: اے نبی! تیرا کام صرف اس کلام کو، اس پیغام کو جو قرآنِ کریم کی صورت میں تجھ پر اترا ہے لوگوں تک پہنچا دینا ہے، ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ پس اس خوبصورت تعلیم کو یہ مذموم کوشش کر کے جلانا چاہتے ہیں۔ اس تعلیم کی روشنی میں شدت پسندی اور بدامنی کی تعلیم یہ چرچ دے رہا ہے یا مسلمان؟

یہ چرچ تو اپنی تعلیم پر بھی عمل نہیں کر رہا، جو بائبل میں ان کی اپنی تعلیم ہے۔ بائبل تو کہتی ہے کہ اگر تمہارے ایک گال پر کوئی طمانچہ مارے تو دوسرا بھی آگے کر دو۔ (متی باب 5 آیت 39)

یہ تو بائبل نے نہیں کہا کہ تم مذہبی نفرتوں کو ہوا دو۔ بہت سے عیسائی چرچوں نے بھی اس چرچ کی اس ظالمانہ سوچ اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کی مذمت کی ہے اور سختی سے تردید کی ہے کہ ہم اس میں شامل نہیں ہوں گے۔ اور ہر عقلمند اور امن پسند انسان کا یہی ردّ عمل ہونا چاہئے۔ جماعت احمدیہ بھی میڈیا کے ذریعے اور مختلف طریقوں سے اس Dove Church کو اپنی اس مذموم حرکت سے روکنے کی کوشش کر رہی ہے۔ (Dove عیسائیت میں روح القدس کا نشان بھی ہے کہ یہی کہا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ پر فاختہ کی صورت میں روح القدس اتری)۔ بہرحال امریکہ کی جماعت کو بھی مَیں نے کہا تھا کہ ایک مہم کی صورت میں اس پر کام کریں اور دنیا کی باقی جماعتوں کو بھی اسی طرح کرنا چاہئے کہ یہ جو طریقہ اپنا رہے ہیں یہ دنیا میں فساد پیدا کرنے کا طریقہ ہے۔ اس سے بجائے محبتوں کے کینوں اور بغضوں کی دیواریں کھڑی ہوں گی۔ قرآنِ کریم میں حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام جو ظاہر کیا ہے وہ ان لوگوں کو نظر نہیں آتا۔ قرآنِ کریم تو ہر نبی کی عزت کرتا ہے۔ بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا ان کی یہ حرکت نفرتوں کی دیواریں کھڑی کرے گی۔ وہ مسلمان جو بدقسمتی سے اس زمانہ کے امام کو نہ مان کر بے لگام ہیں، یا ان کی لگام بدقسمتی سے ان لوگوں کے ہاتھوں میں آ گئی ہیں جو اپنے مفاد حاصل کرنا چاہتے ہیں، ان مسلمانوں سے غلط ردِّ عمل بھی ہو سکتا ہے۔ دنیا کو آج امن کی ضرورت ہے، محبت کی ضرورت ہے، بھائی چارہ کی ضرورت ہے، جنگوں کی تباہی سے بچنے کی ضرورت ہے، خدا تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے کی ضرورت ہے تا کہ تباہ ہونے سے بچ سکیں۔ اس کے حصول کے لئے عیسائیوں کو بھی اپنے قبلہ کو درست کرنے کی ضرورت ہے۔ اور مسلمانوں کو بھی صحیح ردّ عمل دکھانے کی ضرورت ہے۔ دلائل کی بحثیں کریں، علمی بحثیں کریں۔ لیکن ایک دوسرے کے مذہبی جذبات کا خیال رکھنا چاہئے۔ آج مسلمان بھی اگر حقیقت میں حُبّ پیغمبری اور حُبّ قرآن کا دعویٰ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے حکم کو سمجھتے ہوئے اپنی رہنمائی کے لئے اس رہنما کو تلاش کریں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ارشاد کے تابع اور پیشگوئیوں کے مطابق مبعوث ہوا۔ یہ رمضان کا مہینہ جس میں خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ قرآنِ کریم نازل ہوا جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت ہے تو ہدایت کے وہ راستے متعین کریں جو قرآنِ کریم نے متعین کئے ہیں۔ ہدایت کے معیار وہ بنائیں جو قرآنِ کریم نے بنائے ہیں۔ ہدایت دینے والے کو پانے کے لئے بھی خالص ہو کر دعا کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی دعا سکھائی ہے۔ اگر خالص ہو کر یہ دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ضرور رہنمائی فرماتا ہے۔ اس دعا کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ غیر مسلموں کی بھی رہنمائی فرما دیتا ہے، مسلمانوں کی تو ضرور کرے گا۔ کاش کہ ہمارے مسلمان بھائی ہمارے اس دردمندانہ پیغام اور جذبات کو سن کر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اور اپنی دنیا و آخرت سنوار لیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’یاد رکھو قرآنِ شریف حقیقی برکات کا سرچشمہ اور نجات کا سچا ذریعہ ہے۔ یہ ان لوگوں کی اپنی غلطی ہے جو قرآنِ شریف پر عمل نہیں کرتے۔ عمل نہ کرنے والوں میں سے ایک گروہ تو وہ ہے جس کو اس پر اعتقاد ہی نہیں اور وہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام ہی نہیں سمجھتے۔ یہ لوگ تو بہت دور پڑے ہوئے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور نجات کا شفا بخش نسخہ ہے اگر وہ اس پر عمل نہ کریں تو کس قدر تعجب اور افسوس کی بات ہے۔ ان میں سے بہت سے تو ایسے ہیں جنہوں نے ساری عمر میں کبھی اسے پڑھا ہی نہیں۔ پس ایسے آدمی جو خدا تعالیٰ کی کلام سے ایسے غافل اور لاپرواہ ہیں اُن کی ایسی مثال ہے کہ ایک شخص کو معلوم ہے کہ فلاں چشمہ نہایت ہی مصفّٰی اور شیریں اور خنک ہے‘‘۔ (صاف اور میٹھا اور ٹھنڈا پانی ہے) ’’اور اس کا پانی بہت سی امراض کے واسطے اکسیر اور شفا ہے۔ یہ علم اس کو یقینی ہے لیکن باوجود اس علم

کے اور باوجود پیاسا ہونے اور بہت سی امراض میں مبتلا ہونے کے وہ اس کے پاس نہیں جاتا تو یہ اس کی کیسی بدقسمتی اور جہالت ہے۔ اسے تو چاہئے تھا کہ وہ اس چشمے پر منہ رکھ دیتا اور سیراب ہو کر اُس کے لطف اور شفا بخش پانی سے حظ اٹھاتا مگر وہ باوجود علم کے اس سے ویسا ہی دور ہے جیسا کہ ایک بے خبر۔ اور اس وقت تک اس سے دُور رہتا ہے جو موت آ کر خاتمہ کر دیتی ہے۔ اس شخص کی حالت بہت ہی عبرت بخش اور نصیحت خیز ہے۔ مسلمانوں کی حالت اس وقت ایسی ہی ہو رہی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ساری ترقیوں اور کامیابیوں کی کلید یہی قرآنِ شریف ہے جس پر ہم کو عمل کرنا چاہئے۔ مگر نہیں، اس کی پرواہ بھی نہیں کی جاتی۔ ایک شخص'' (یعنی اپنے آپ کے بارہ میں کہہ رہے ہیں کہ) ''ایک شخص جو نہایت ہمدردی اور خیر خواہی کے ساتھ اور پھر نری ہمدردی ہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے حکم اور ایماء سے اس طرف بلاوے تو اُسے کذّاب اور دجّال کہا جاتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اَور کیا قابلِ رحم حالت اس قوم کی ہوگی''۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 140 جدید ایڈیشن ربوہ)

آج بھی یہی حقیقت ہے کہ قرآنِ کریم پر غور کرنا تو ایک طرف اکثریت قرآنِ کریم پڑھنے کی طرف بھی توجہ نہیں دیتی۔ اور نام نہاد علماء کے اس بات پر ورغلانے سے ان کے پیچھے چل پڑے ہیں کہ قرآنِ کریم کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ کاش کہ یہ غور کریں اور ہم سے پوچھیں کہ کیا دعویٰ ہے؟ حق کو پہچاننے کی جستجو کریں۔ ان کے پاس دلیل نہیں ہے اس لئے علماء نے جماعت پر پاکستان میں خاص طور پر اور باقی مسلم ملکوں میں بھی ہر جگہ پابندی لگائی ہے۔ مسلمانوں کو یہ کہا جاتا ہے کہ ان کی بات سننا بھی کفر ہے بلکہ یہاں تک کہتے ہیں کہ ان سے سلام کرنا بھی کفر ہے۔ وہی شدت پسندی اگر عیسائی دکھا رہے ہیں تو یہاں احمدیوں کے بارہ میں مسلمان بھی دکھا رہے ہیں۔ بلکہ عمومی طور پر ایک بہت بڑا گروہ، ایک طبقہ ایسا ہے جو شدت پسندی کا اظہار کر رہا ہے تو عیسائیوں کو بھی جرأت پیدا ہوئی ہے۔ پس یہ تو ان لوگوں کی حالت ہے۔ مسلمانوں کو اپنے آپ پہ اتنا بھی یقین نہیں ہے کہ اگر احمدی غلط ہیں تو ان کی بات کو ردّ کر دیں۔ کیا یہ اتنے خوفزدہ ہیں، اپنے ایمانوں کو اتنا کمزور دیکھتے ہیں کہ احمدی سے بات کریں گے تو ان کے ایمان کمزور ہو جائیں گے اور اسلام چھوڑ دیں گے۔ بہرحال یہ تو ان کے علماء کی باتیں ہیں جن کے پیچھے چل کر عامۃ المسلمین جو ہیں وہ بھی اپنی دنیا و عاقبت خراب کر رہے ہیں۔ اسی طرح ہم جو احمدی ہیں ہمارا بھی فرض ہے کہ اپنا حق ادا کریں۔ ہمارا بھی فرض ہے کہ ان ہدایات کے راستوں کا عملی نمونہ بنیں جو قرآنِ کریم میں بیان کی گئی ہیں۔

پس رمضان کا یہ مہینہ جو اللہ تعالیٰ نے ہماری روحانی حالتوں کی بہتری اور قرآنِ کریم پر عمل اور غور کرنے کے لئے ہمیں پھر میسر فرمایا ہے اس سے ہمیں بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے اور پوری کوشش کرنی چاہئے۔ اور بھرپور فائدہ تبھی اٹھایا جا سکتا ہے جب ہم اس کی روزانہ باقاعدگی سے تلاوت بھی کرنے والے ہوں۔ اس کے احکامات پر غور کرنے والے ہوں۔ ان پر عمل کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں۔ اس کے لئے کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ نے بعض حکم دیئے ہیں کہ ان کو بجالاؤ، بعض نیکیاں ہیں ان کو کرنے کا حکم دیا ہے جن سے ہدایت کے راستے ملتے ہیں۔ بعض برائیاں ہیں ان سے کہا ہے کہ بچو تو ان راستوں پر چل سکو گے جو منزلِ مقصود تک لے جانے والے راستے ہیں۔ اور ایک مومن کی منزلِ مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا کے علاوہ اور کیا ہو سکتی ہے؟

ہدایت کے راستوں کو پانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلا قدم جو رکھا ہے وہ ایمان بالغیب ہے، اور یہ کوئی معمولی چیز نہیں ہے۔ یہ ایمان بالغیب ہی ہے جو ایمان میں ترقی کا باعث بنتا ہے۔ اور یہ ایمان میں ترقی ہدایت کے ان راستوں کی طرف لے جاتی ہے جو خدا تعالیٰ کے پانے کے راستے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی تعلیم کو سمجھنے کے راستے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق میں بڑھنے کے راستے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ اس کی وضاحت اس طرح فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''متقی کی حالت میں چونکہ رؤیتِ باری تعالیٰ اور مکالمات و مکاشفات کے مراتب حاصل نہیں ہوتے اس لئے اس کو اوّل ایمان بالغیب ہی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور وہ تکلف کے طور پر ایمانی درجہ ہوتا ہے کیونکہ قرائن قویہ کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لاتا ہے جو بین الشک والیقین ہوتا ہے'' (کہ شک اور یقین کے درمیان یہ چیزیں ہوتی ہیں)۔

فرمایا کہ '' ...... متقی اللہ تعالیٰ کو مان لیتا ہے اور اس پر ایمان لاتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ''۔ فرمایا کہ ''یہ مت سمجھو کہ یہ ادنیٰ درجہ ہے یا اس کا مرتبہ کم ہے''۔ پھر فرماتے ہیں ''یہ ایمان بالغیب متقی کے پہلے درجہ کی حالت اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑی وقعت رکھتی ہے۔ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے پوچھا کہ جانتے ہو کہ سب سے بڑھ کر ایمان کس کا ہے؟ صحابہ نے عرض کی کہ حضور آپ کا ہی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ میرا کس طرح ہو سکتا ہے، مَیں تو ہر روز جبریل کو دیکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے نشانات کو ہر وقت دیکھتا ہوں۔ پھر صحابہ نے عرض کی کہ کیا ہمارا ایمان؟ پھر آپؐ نے فرمایا کہ تمہارا ایمان کس طرح؟ تم بھی تو نشانات دیکھتے ہو۔ آخر خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ صدہا سال کے میرے بعد آئیں گے ان کا ایمان عجیب ہے کیونکہ وہ کوئی بھی ایسا نشان نہیں دیکھتے جیسے تم دیکھتے ہو مگر پھر بھی اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں۔ غرض خدا تعالیٰ متقی کو اگر وہ اسی ابتدائی درجہ میں مر جاوے، تو اسی زمرہ میں داخل کر لیتا ہے''۔ فرماتے ہیں کہ ''اس لذت اور نعمت سے ابھی اس نے کچھ بھی نہیں پایا''۔ (جو نشانات دیکھ کر ملتی ہے)۔ ''لیکن پھر بھی وہ ایسی قوت دکھاتا ہے کہ نہ صرف اللہ تعالیٰ پر ایمان ہی رکھتا ہے بلکہ اس ایمان کو اپنے عمل سے بھی ثابت کرتا ہے۔ یعنی یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ۔'' عمل یہ ہے کہ نمازوں پر قائم ہو جاتے ہیں۔ فرمایا کہ ''تقویٰ کی اس حالت میں نمازوں میں بھی وسوسے ہوتے ہیں اور قسم قسم کے وہم اور شکوک پیدا ہو کر خیالات کو پراگندہ کرتے ہیں۔ باوجود اس کے بھی وہ نماز نہیں چھوڑتے اور نہیں تھکتے اور ہارتے۔ بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ چند روز نماز پڑھی اور ظنونِ فاسدہ اور خیالات پراگندہ دل میں گزرنے لگے''۔ بدظنیاں پیدا ہونے لگ گئیں۔ گندے خیالات آنے لگ گئے۔ ''نماز چھوڑ دی اور ہار کر بیٹھ رہے۔ مگر متقی اپنی ہمت نہیں ہارتا۔ وہ نماز کو کھڑی کرتا، نماز گری پڑتی ہے، وہ بار بار اسے کھڑی کرتا ہے۔ تقویٰ کی حالت میں دو زمانے متقی پر آتے ہیں۔ ایک ابتلا کا زمانہ دوسرا اصطفا کا زمانہ۔ ابتلا کا زمانہ اس لئے آتا ہے کہ تا تمہیں اپنی قدر و منزلت اور قابلیت کا پتہ مل جائے اور یہ ظاہر ہو جائے کہ کون ہے جو اللہ تعالیٰ پر راستبازوں کی طرح ایمان لاتا ہے۔ اس لئے کبھی اس کو وہم اور شکوک آ کر پریشان دل کرتے ہیں۔ کبھی کبھی خدا تعالیٰ ہی کی ذات پر اعتراض اور وہم پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ صادق مومن کو اس مقام پر ڈرنا اور گھبرانا نہ چاہئیے بلکہ آگے ہی قدم رکھے''۔ فرمایا کہ ''شیطان پلید کا کام ہے کہ وہ راضی نہیں ہوتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے منکر نہ کرا لے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت سے روگرداں نہ کر لے۔ وہ وساوس پر وساوس ڈالتا رہتا ہے۔ لاکھوں کروڑوں انسان انہیں وسوسوں میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ اب کر لیں پھر دیکھا جائے گا۔ باوجود اس کے کہ انسان کو اس بات کا علم نہیں کہ ایک سانس کے بعد دوسرا سانس آئے گا بھی یا نہیں؟'' (مطلب یہ کہ دل میں جو وسوسہ پیدا ہوا ہے یا غلط خیال پیدا ہوا ہے وہ کر لو دیکھا جائے گا۔ پھر بعد میں اصلاح ہو جائے گی)۔ فرمایا کہ ''لیکن شیطان ایسا دلیر کرتا ہے کہ وہ بڑی بڑی جھوٹی امیدیں دیتا اور سبز باغ دکھاتا ہے۔ شیطان کا یہ پہلا سبق ہوتا ہے، مگر متقی بہادر ہوتا ہے اس کو ایک جرأت دی جاتی ہے کہ وہ ہر وسوسہ کا مقابلہ کرتا ہے۔ اس لئے یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ فرمایا، یعنی اس درجہ میں وہ ہارتے اور تھکتے نہیں اور ابتدا میں اُنس اور ذوق اور شوق کا نہ ہونا ان کو بے دل نہیں کرتا۔ وہ اسی بے ذوقی اور بے لطفی میں بھی نماز پڑھتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ سب وساوس اور اوہام دور ہو جاتے ہیں۔ شیطان کو شکست ملتی اور مومن کامیاب ہو جاتا ہے۔ غرض متقی کا یہ زمانہ سستی کا زمانہ نہیں ہوتا بلکہ میدان میں کھڑے رہنے کا زمانہ ہوتا ہے۔ وساوس کا پوری مردانگی سے مقابلہ کرے''۔

(الحکم جلد 5 نمبر 6 مورخہ 17/ فروری 1901ء صفحہ 201)

پس ان دنوں میں جب ہر ایک کو نمازوں کی طرف بھی توجہ پیدا ہوئی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجدیں بھی بھری ہوئی ہیں۔ شیطان کے ساتھ مقابلے میں پوری طاقت صرف کر دینی چاہئے۔ جب یہ صورت پیدا ہوگی کہ شیطان کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ سے مدد چاہ رہے ہوں گے۔ خدا تعالیٰ سے مضبوط تعلق پیدا کرنے کی طرف قدم بھی اٹھ رہے ہوں گے۔ جب خدا تعالیٰ سے مضبوط تعلق بھی بڑھیں گے۔ جب یہ کوشش ہوگی تب ان ہدایت کے راستوں کی طرف بھی رہنمائی ملے گی جو خدا تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں بیان فرمائے ہیں۔ ہدایت کے وہ راستے نظر آئیں گے جو اپنے ساتھ روشن نشان رکھتے ہیں۔ یہاں یہ بات بھی یاد رہے کہ ایمان بالغیب کا تقاضا ہے کہ ان تمام پیشگوئیوں پر بھی یقین رکھا جائے جو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں بیان فرمائی ہیں۔ اور جب نمازوں میں توجہ ہوگی۔ ایمان بالغیب کے ساتھ عملی صورت کا اظہار ہوگا جس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذکر فرمایا ہے۔ یعنی نمازوں کا قیام اور اس میں شیطان کے حملوں سے بچنے کی دعائیں، تو پھر یہ دعا بھی ہو رہی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان بالغیب کی حالت کو نشانات کے ساتھ مزید مضبوط بھی کر دے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان یہ تقاضا کرتا ہے اور ایک مومن اس کے لئے دعا کرتا ہے کہ جس طرح تیرے فرستادے پہلے زمانے کی اصلاح اور ہدایت کے لئے تیری طرف سے مبعوث ہوتے تھے اب بھی ہوں۔ کیونکہ زمانے کی حالت یہ تقاضا کر رہی ہے کہ کسی فرستادے کی ضرورت ہے۔ قرآنِ کریم نے ہی یہ پیشگوئی بھی فرمائی تھی کہ وَآخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ (الجمعۃ:4)۔ اور ایک دوسری قوم میں سے بھی وہ اسے بھیجے گا جو ابھی ان سے نہیں ملے۔ پس یہاں یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو نشانات نہیں دیکھیں گے ان کے ایمان قابلِ تعریف ہیں بلکہ یہ اس عرصے کی طرف اشارہ ہے جو آپ کی پیشگوئی کے مطابق ہی اندھیرے زمانے کا عرصہ تھا جب مسلمانوں میں وسیع پیمانے پر روحانیت کو آگے بڑھانے کے لئے، مسلمانوں کی تربیت کے لئے کوئی بڑا وسیع نظام نہیں تھا۔ ہاں چھوٹی چھوٹی جگہوں پر مجددین تھے جو اپنے کام کر رہے تھے یا وہ لوگ ہیں جن تک بعد میں بھی اللہ تعالیٰ کے آئے ہوئے فرستادے کا پیغام نہیں پہنچا۔ ان کی اگر ایمانی حالت پھر بھی قائم رہتی ہے تو یہ لوگ وہ ہیں جنہوں نے ایمان بالغیب کی صحیح حفاظت کی ہے۔ اور جو ایمان بالغیب کی صحیح حفاظت کرنے والے ہیں وہ پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے ہوئے کو اس کی نشانیاں دیکھ کر پہچانتے بھی ہیں اور قبول بھی کرتے ہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو ایمان لائے تھے انہوں نے کوئی نشانات نہیں مانگے تھے۔ بہت سارے ایسے تھے جو ایمان بالغیب پر ہی یقین رکھتے تھے''۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 2 صفحہ 644)

صرف آپ کی ظاہری حالت دیکھ کر ان کو یقین تھا کہ جو کچھ آپ نے کہا ہے وہ سچ ہے۔ اور پھر مسیح و

مہدی کے آنے کے ساتھ یہ نشانات کا دور شروع ہو گیا۔ یہ بھی پیشگوئی تھی کہ نشانات کا دور شروع ہو گا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ یہ نشانات دیکھ رہی ہے۔ اور ایمان بالغیب کی وجہ سے اس یقین پر بھی قائم ہے کہ جو وعدے اور پیشگوئیاں ہیں جواب تک ہمیں نظر نہیں آ رہیں وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ پوری ہوں گی۔ ہم شیطان کے حملوں اور وسوسوں کو اپنی نمازوں کی خوبصورتی سے ادائیگی اور دوام اختیار کرتے ہوئے دور کرتے چلے جائیں گے۔ اور شیطان کے وسوسے کبھی ہمارے پائے ثبات کو ہلا نہیں سکتے۔ شیطان کے چیلوں کا تمام زور اس زمانے میں احمدیوں کو اپنے ایمان میں کمزور کرنے پر صَرف ہو رہا ہے۔ لیکن ہم تو اب اس حالت میں آ چکے ہیں کہ جب نشانات بھی سامنے نظر آ رہے ہیں اور اگر کوئی ابتلاؤں کا دور ہے تو یہ بھی پہلے سے ہی قرآنِ کریم کی پیشگوئیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں بیان فرمایا ہوا ہے۔ الٰہی جماعتوں کے لئے یہ ابتلاء آتے ہیں اور زمانے کے امام نے ہمیں اس کے لئے تیار کیا ہوا ہے۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ رمضان کی برکتوں سے فیض اٹھائیں۔ اس میں دعاؤں کے ذریعہ سے، اپنی نمازوں کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کا قرب پانے اور اپنے ایمانوں میں مضبوطی کی دعائیں بھی کرنی چاہئیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے اس کے وعدے پورے ہونے کے لئے دعاؤں سے مدد مانگنی چاہئے۔ یہ مہینہ جو دعاؤں کی قبولیت کا مہینہ بھی ہے اس میں جب ہم خدا تعالیٰ سے قرآنِ کریم کی حکومت اور اس کی عظمت اور تمام دنیا میں اس کی حکومت کے قیام کی دعا مانگ رہے ہوں گے تو یقیناً خدا تعالیٰ اپنے زور آور حملوں سے نشانات کا ایک نیا سلسلہ اور دور شروع فرمائے گا۔ اور قرآنِ کریم کی تعلیم اپنی تمام تر عظمتوں کے ساتھ حق کے قیام اور باطل کے فرار کے نظارے ہمیں دکھائے گی۔ لوگ زمانے کے امام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق اور خدا تعالیٰ کے فرستادے کی آواز سننے کی طرف توجہ دیں گے۔ جو عین قرآنی تعلیم کے مطابق دنیا کو ہدایت اور حق کی طرف دعوت دے رہا ہے۔ آج اگر کوئی حفاظتِ قرآن کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑا ہے تو وہ یہی مسیح موعود ہے۔ اور آج اگر کوئی جماعت یہ کام احسن رنگ میں سرانجام دے سکتی ہے اور دے رہی ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہے۔ جس کے لئے ہمیں پہلے سے بڑھ کر کمربستہ ہونے کی ضرورت ہے۔ جس کے لئے ہمیں اپنی دعاؤں میں شدت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ ورنہ ہم اپنے فرائض سے کوتاہی کر رہے ہوں گے یا کوتاہی کرنے والے بن رہے ہوں گے۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ قرآنِ کریم کی تعلیم کی عملی تصویر بننے کے لئے اپنی استعدادوں کے لحاظ سے بھی بھرپور کوشش کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’قرآن شریف میں یہ وعدہ تھا کہ خدا تعالیٰ فتنوں اور خطرات کے وقت میں دینِ اسلام کی حفاظت کرے گا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر:10)۔ سو خدا تعالیٰ نے بموجب اس وعدہ کے چار قسم کی حفاظت اپنے کلام کی کی۔

اوّل: حافظوں کے ذریعہ سے اس کے الفاظ اور ترتیب کو محفوظ رکھا اور ہر ایک صدی میں لاکھوں ایسے انسان پیدا کئے جو اس کی پاک کلام کو اپنے سینوں میں حفظ رکھتے ہیں۔ ایسا حفظ کہ اگر ایک لفظ پوچھا جائے تو اس کا اگلا پچھلا سب بتا سکتے ہیں اور اس طرح پر قرآن کو تحریفِ لفظی سے ہر ایک زمانہ میں بچایا۔

دوسرے: ایسے ائمہ اور اکابر کے ذریعہ سے جن کو ہر ایک صدی میں فہمِ قرآن عطا ہوا ہے۔ جنہوں نے قرآنِ شریف کے اجمالی مقامات کی احادیثِ نبویہ کی مدد سے تفسیر کر کے خدا کی پاک کلام اور پاک تعلیم کو ہر ایک زمانہ میں تحریفِ معنوی سے محفوظ رکھا۔

تیسرے: متکلمین کے ذریعہ سے جنہوں نے قرآنی تعلیمات کو عقل کے ساتھ تطبیق دے کر (عقل کے مطابق کر کے یا عقلی دلیلوں کے ساتھ) خدا کی پاک کلام کو کوتہ اندیش فلسفیوں کے استخفاف سے بچایا ہے۔

چوتھے: روحانی انعام پانے والوں کے ذریعہ سے جنہوں نے خدا کی پاک کلام کو ہر ایک زمانہ میں معجزات اور معارف کے منکروں کے حملہ سے بچایا ہے‘‘۔

فرماتے ہیں کہ’’ سو یہ پیشگوئی کسی نہ کسی پہلو کی وجہ سے ہر ایک زمانہ میں پوری ہوتی رہی ہے‘‘ (قرآنِ کریم کی پیشگوئی کہ مَیں نے یہ کتاب اتاری اور مَیں اس کی حفاظت کروں گا۔) فرمایا’’ اور جس زمانہ میں کسی پہلو پر مخالفوں کی طرف سے زیادہ زور دیا گیا تھا اسی کے مطابق خدا تعالیٰ کی غیرت اور حمایت نے مدافعت کرنے والا پیدا کیا ہے لیکن یہ زمانہ جس میں ہم ہیں یہ ایک ایسا زمانہ تھا جس میں مخالفوں نے ہر چہار پہلو کے رو سے حملہ کیا تھا اور یہ ایک سخت طوفان کے دن تھے کہ جب سے قرآنِ شریف کی دنیا میں اشاعت ہوئی ایسے خطرناک دن اسلام نے کبھی نہیں دیکھے۔ بدبخت اندھوں نے قرآنِ شریف کی لفظی صحت پر بھی حملہ کیا اور غلط ترجمے اور تفسیریں شائع کیں۔ بہتیرے عیسائیوں اور بعض نیچریوں اور کم فہم مسلمانوں نے تفسیروں اور ترجموں کے بہانے سے تحریفِ معنوی کا ارادہ کیا اور بہتوں نے اس بات پر زور دیا کہ قرآن اکثر جگہ میں علوم عقلیہ اور مسائل مسلّمہ مثبتہ طبعی اور ہیئت کے مخالف ہے‘‘۔ (بعض ایسے ثابت شدہ مسائل جو طبیعات اور ہیئت دانوں کے ہیں اس کے مخالف ہیں)۔ فرمایا’’ اور نیز یہ کہ بہت سے دعاوی اس کے عقلی تحقیقاتوں کے برعکس ہیں اور نیز یہ کہ اس کی تعلیم جبر اور ظلم اور بے اعتدالی اور ناانصافی کے طریقوں کو سکھاتی ہے۔ اور نیز یہ کہ بہت سی باتیں اس کی صفاتِ الٰہیہ کے مخالف اور قانونِ قدرت اور صحیفۂ فطرت کے منافی ہیں اور بہتوں نے پادریوں اور آریوں میں سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور قرآنِ کریم کے نشانوں اور پیش گوئیوں سے نہایت درجہ کے اصرار سے انکار کیا اور خدا تعالیٰ کی پاک کلام اور دینِ اسلام اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایسی صورت کھینچ کر دکھلائی اور اس قدر افتراء سے کام لیا جس سے ہر ایک حق کا طالب خواہ نخواہ نفرت کرے۔ لہٰذا اب یہ زمانہ ایسا زمانہ تھا کہ جو طبعاً چاہتا تھا کہ جیسا کہ مخالفوں کے فتنہ کا سیلاب بڑے زور سے چاروں پہلوؤں پر حملہ کرنے کے لئے اٹھا ہے ایسا ہی مدافعت بھی چاروں پہلوؤں کے لحاظ سے ہو اور اس عرصہ میں چودھویں صدی کا آغاز بھی ہو گیا۔ اس لئے خدا نے چودھویں صدی کے سر پر اپنے وعدہ کے موافق جو اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ ہے اس فتنہ کی اصلاح کے لئے ایک مجدد بھیجا۔ مگر چونکہ ہر ایک مجدد کا خدا تعالیٰ کے نزدیک ایک خاص نام ہے اور جیسا کہ ایک شخص جب ایک کتاب تالیف کرتا ہے تو اس کے مضامین کے مناسبِ حال اس کتاب کا نام رکھ دیتا ہے۔ ایسا ہی خدا تعالیٰ نے اس مجدد کا نام خدماتِ مفوضہ کے مناسبِ حال مسیح رکھا کیونکہ یہ بات مقرر ہو چکی تھی کہ آخرالزمان کے صلیبی فتنوں کی مسیح اصلاح کرے گا۔ پس جس شخص کو یہ اصلاح سپرد ہوئی ضرور تھا کہ اس کا نام مسیح موعود رکھا جائے۔ پس سوچو کہ یَکْسِرُ الصَّلِیْبَ کی خدمت کس کو سپرد ہے۔ اور کیا اب یہ وہی زمانہ ہے یا کوئی اَور ہے؟ سو چو خدا تمہیں تھام لے‘‘۔

(ایام الصلح ۔روحانی خزائن جلد 14صفحہ 288۔ 290)

جیسا کہ مَیں نے پہلے بیان کیا تھا آج چرچ نے جو اعتراض کئے ہیں یہ پرانے اعتراض ہیں جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے اس اقتباس میں سو سال پہلے ہی بیان کر دیا تھا۔ وہ اعتراض تقریباً اس سے ملتے جلتے ہیں جو اس چرچ نے کئے ہیں۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مقابل پر کوئی نہیں ٹھہر سکا۔ افسوس کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اس عظیم کام کو دیکھتے ہوئے جس کی بعض مسلمان لیڈروں نے تعریفیں بھی کی ہیں، بجائے اس کے کہ مسلمان آپ کے گرد جمع ہوتے، جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ حکم فرمایا تھا کہ مسیح موعود کے آنے پر میرا سلام اسے پہنچانا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 3صفحہ 182مسند أبی ہریرۃ حدیث نمبر5957مطبوعہ بیروت ایڈیشن 1998)

اکثریت آپ کی مخالفت میں لگ گئی۔ یہ سب بھی ایمان بالغیب کی نفی ہے۔ اور یہ مخالفت شدت پسندوں اور ناانصاف حکومتوں کی وجہ سے اپنی شدت کا رنگ اختیار کرتی چلی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بھی عقل دے اور وہ اس عاشقِ رسول اور عاشقِ قرآن اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآنِ کریم کی حفاظت پر مامور کے پیغام کو سن کر اس کے مددگار بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم بھی اپنی تمام استعدادوں کے ساتھ اس جری اللہ کے سلطانِ نصیر بنیں اور قرآنِ کریم کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کا باعث بنیں۔

مَیں نے دشمنوں کا ذکر کیا ہے تو آج پھر ان ظالموں کے ظلموں کی دو افسوس ناک خبریں ہیں۔ اس ہفتہ میں صوبہ سندھ میں دو شہادتیں ہوئی ہیں۔ ایک کراچی میں اور دوسری سانگھڑ میں۔ یہ لوگ نہیں دیکھ رہے کہ ظلموں کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی تقدیر کیا دکھلا رہی ہے۔ خود تسلیم کر رہے ہیں اور اخباروں میں لکھ رہے ہیں، کالم آ رہے ہیں کہ ہماری غلطیوں کی وجہ سے خدا تعالیٰ کا عذاب ہم پر آ رہا ہے۔ لیکن ان غلطیوں کی نشاندہی غلط طریقوں پر کر رہے ہیں۔ ان کی آنکھوں پر اس قدر پردے پڑ گئے ہیں کہ مجھے کسی نے بتایا کہ ایک جگہ کچھ بدفطرت مُلّاں یہ وعظ کر رہے تھے کہ ہم نے قادیانیوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لئے پوری طرح کوشش نہیں کی اس لئے یہ عذاب ہم پر آیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ احمدی تو انشاء اللہ تعالیٰ اس امتحان سے گزر جائیں گے لیکن اے بدفطرت مُلّاؤ! تم جو ظلموں کی تعلیم خدا اور رسول کے نام پر دے رہے ہو، تم جو قرآنِ کریم کی تعلیم کا مذاق اڑا رہے ہو تو تم ضرور خدا تعالیٰ کی پکڑ میں آؤ گے۔

بعض لوگ مجھے یہ بھی لکھ دیتے ہیں اور کہتے بھی ہیں کہ میری باتیں جب میں بعض دفعہ مُلّاؤں کو مخاطب کر کے کہتا ہوں تو وہ ان کو اور بھڑکاتی ہیں اور مجھے نہیں کرنی چاہئیں۔ ہمارے بعض معصوموں کی یہ غلط فہمی ہے۔ اس لئے مَیں تو اپنوں کو بھی سمجھانا چاہتا ہوں کہ جو منصوبے انہوں نے بنائے ہوئے ہیں ان کا میرے کہنے یا نہ کہنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ان کے خوفناک منصوبے ہیں کہ احمدیوں کے خلاف پاکستان میں کیا کچھ کرنا ہے اور باہر بھی کوششیں کرتے ہیں، کر رہے ہیں۔ مَیں تو اس لئے بھی کہتا ہوں کہ شاید میری باتیں کسی شریف النفس کو شَرّ النّاس سے قوم کو ہوشیار کرنے کے کام آ جائیں۔ بہرحال ہمارا کام تو صبر، استقامت اور دعا سے اپنی منزل کی طرف سے رواں دواں رہنا ہے اور یہ ہم انشاء اللہ کرتے چلے جائیں گے۔ اور ان دنوں میں احمدی خاص طور پر خدا تعالیٰ کے آستانے پر اس طرح جھکیں کہ بس اسی کے ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ دشمنوں کے ہر شر ان پر الٹائے اور ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث بنتے چلے جائیں۔

جن دو شہادتوں کا مَیں نے ذکر کیا ہے ان میں ایک کراچی کے ڈاکٹر نجم الحسن صاحب شہید ہیں۔ آپ 16 ؍اگست کو رات تقریباً ساڑھے گیارہ بجے اپنے کلینک واقعہ اورنگی ٹاؤن سے واپس جانے کے لئے جب گاڑی میں بیٹھ رہے تھے تو کسی نامعلوم شخص نے فائرنگ کر دی۔ آپ کو قریبی ہسپتال میں لے جایا گیا لیکن زخموں کی تاب نہ لا کر شہادت پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ سنا ہے کہ ان کے سینے پر تیرہ

گولیاں لگی تھیں۔

ڈاکٹر نجم الحسن شہید کا آبائی تعلق بہار کے ایک شہر بھاگلپور سے تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے دور میں بھاگلپور سے مکرم محمود عالم صاحب قادیان تشریف لے گئے اور وہاں بیعت کا شرف حاصل کیا۔ انہی کے ذریعے بھاگلپور میں احمدیت کا نفوذ ہوا۔ ڈاکٹر صاحب کے دادا مخدوم الحسن صاحب اور مکرم مولوی عبدالماجد صاحب بھاگل پوری خلافتِ ثانیہ کے دور میں احمدیت میں داخل ہوئے۔ 1956ء میں ان کا خاندان بھاگلپور سے ہجرت کر کے ڈھاکہ آ گیا۔ 1971ء میں جب بنگلہ دیش بنا تو ڈاکٹر صاحب شہید کے والدین ہجرت کر کے چند سال انڈیا اور نیپال میں رہے۔ پھر 1975ء میں کراچی منتقل ہو گئے۔ ڈاکٹر نجم الحسن صاحب کی پیدائش 1971ء میں ڈھاکہ میں ہوئی تھی۔ آپ سات بھائی اور ایک بہن ہیں۔ اپنے بہن بھائیوں میں ڈاکٹر صاحب دوسرے نمبر پر تھے۔ اپنی تمام تعلیم پرائمری سے لے کر چائلڈ سپیشلسٹ بننے تک کراچی میں ہی حاصل کی۔ سندھ میڈیکل کالج سے M.B.B.S کیا۔ F.C.P.S کیا۔ اپنی پریکٹس بھی کر رہے تھے اور ڈاؤ یونیورسٹی میں بچوں کے شعبے کے ہیلتھ سائنسز کے اسسٹنٹ پروفیسر بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ روزمرہ کے معمول کے مطابق ہی یہ اپنی کلینک سے باہر نکلے ہیں اور گاڑی سٹارٹ کی ہے تو نامعلوم افراد نے آ کر ان پر فائرنگ کر دی۔ قریب ہی ان کے بھائی کی میڈیکل سٹور کی دکان تھی، وہ جب باہر آئے ہیں تو دیکھا کہ ڈاکٹر صاحب خون میں لت پت تھے۔ ڈاکٹر صاحب کی عمر ساڑھے انتالیس سال تھی۔ ایک نڈر اور بے خوف شخصیت کے مالک تھے۔ کئی دفعہ آپ کے خسر نے انہیں کہا بھی کہ یہاں سے کلینک تبدیل کر لیں۔ لیکن ڈاکٹر صاحب نے ہمیشہ یہی جواب دیا کہ اسی علاقہ میں پلا بڑھا ہوں۔ اس علاقے کے لوگوں کا مجھ پر حق ہے۔ اس لئے مَیں ان کی خدمت کے لئے یہیں پریکٹس کروں گا۔ خدام الاحمدیہ کے کیمپس میں بھی وقت دیا کرتے تھے۔ لیکن لوگ حق ادا کرنا نہیں چاہتے ہیں۔ جو نافع الناس لوگ ہوتے ہیں ان کو بھی ظالمانہ طریق پر ختم کر دینے سے یہ نہیں چوکتے۔ آپ نے کبھی کہیں اپنی احمدیت کو نہیں چھپایا۔ موصی تو مَیں نے بتایا کہ تھے ہی لیکن نمازیں بڑے خشوع وخضوع سے پڑھنے والے تھے۔ چندوں میں بڑے باقاعدہ اور بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ ہیں اور بیٹی شافیہ حسن عمر پانچ سال اور بیٹا محمد حسن عمر دو سال اور ایک بیٹی ملیحہ حسن اڑھائی ماہ۔ اور تینوں بچے اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقفِ نو کی تحریک میں شامل ہیں۔

دوسری شہادت مکرم حبیب الرحمٰن صاحب سانگھڑ کی ہے۔ حبیب الرحمان صاحب کا آبائی تعلق ضلع گجرات سے ہے۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے دادا کے بھائی حضرت ڈاکٹر رحمت علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ سے ہوا۔ ان کے بعد آپ کے دادا حضرت پیر برکت علی صاحب بھی بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گئے۔ آپ کے دادا کے بھائی پہلے احمدی ہوئے تھے پھر آپ کے دادا احمدی ہوئے۔ بعد ازاں انہی کے دو بھائی حضرت پیر افتخار علی صاحب اور حضرت حافظ روشن علی صاحب بھی بیعت کر کے 1901ء میں احمدیت میں داخل ہو گئے۔ 1912ء میں آپ کے خاندان کے بڑوں نے کچھ زمین سندھ میں خریدی جس کی وجہ سے سندھ میں شفٹ ہو گئے۔

حبیب الرحمٰن صاحب کی پیدائش 1950ء میں سانگھڑ میں ہوئی۔ اور تعلیم انہوں نے ربوہ میں حاصل کی۔ ربوہ میں جب یہ تعلیم حاصل کر رہے تھے تو میرے ساتھ ہی پڑھتے تھے۔ بڑے ہنس مکھ اور خوش مزاج تھے اور اچھی لیکن پاکیزہ مجلس لگانے والے۔

حبیب الرحمٰن صاحب شہید 19/اگست 2010ء کو صبح ساڑھے دس بجے گھر سے اپنی زرعی زمینوں کی طرف جا رہے تھے کہ راستے میں ایک موڑ پر جب کار کی رفتار آہستہ ہوئی تو دو نامعلوم نقاب پوش موٹر سائیکل سواروں نے موقع پا کر آپ پر فائرنگ کر دی۔ جس سے گولی آپ کی کنپٹی پر لگی اور موقع پر جامِ شہادت نوش فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا آپ کی پیدائش 1950ء کی تھی۔ ساٹھ سال آپ کی عمر تھی۔ 1990ء میں بچوں سمیت امریکہ شفٹ ہو گئے تھے۔ امریکہ جانے سے پہلے آپ قائد مجلس خدام الاحمدیہ سانگھڑ اور قائد ضلع سانگھڑ کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ جماعتی طور پر سیکرٹری مال کے طور پر بھی خدمت کی توفیق ملی۔ امریکہ میں آپ کو alislam.org جو جماعت کی ویب سائٹ ہے، اس میں بڑی نمایاں خدمت کی توفیق ملی ہے۔ اور ابتدائی کارکنان میں سے تھے اور بڑے اچھے ورکر تھے۔ اور اسی طرح ورکر اور کام کرنے والے تلاش کرنے میں بھی آپ نے بڑا کام کیا ہے۔ 2006ء میں آپ کے بھائی ڈاکٹر مجیب الرحمٰن صاحب کو شہید کر دیا گیا تھا تو آپ بوڑھے والد کی خدمت کرنے کے لئے امریکہ سے سانگھڑ شفٹ ہو گئے تھے۔ اور یہاں شفٹ ہونے کے کچھ عرصے بعد جب ان کو تحریک کی گئی تو پھر اپنے شہید بھائی کی جو بیوہ تھی ان سے ان کی شادی ہو گئی۔ کیونکہ ان کی بیوی پہلے فوت ہو چکی تھی۔ نمازوں کے پابند، چندہ جات کی ادائیگی کے بڑے پابند، خلافت سے بڑا تعلق رکھنے والے۔ غریبوں کا دکھ بانٹنے والے مخلص وجود تھے۔ ان کے والد مکرم پیر فضل الرحمٰن صاحب زندہ ہیں، حیات ہیں۔ ان کی عمر 91 سال ہے۔ چار بہنیں اور دو بھائی ہیں۔ اور پہلی بیوی تو مَیں نے بتایا فوت ہو گئی تھیں۔ اولاد میں سے انیس الرحمٰن ہیں 32 سال ان کی عمر ہے۔ حمیرا صاحبہ 23 سال، عائشہ صاحبہ 28 سال۔ سب بچے امریکہ میں ہیں اور دوسری اہلیہ جو ان کے بھائی مجیب الرحمٰن صاحب شہید کی بیوہ ہیں۔ ان کے اپنے بچے اعزاز الرحمٰن 13 سال، معاذ الرحمٰن 11 سال، اور مشعل عمر 7 سال، یہ پسماندگان میں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر اور حوصلہ دے۔

ایک اور مخلص دوست کا مَیں ذکر کرنا چاہتا ہوں جو موسیٰ رستمی صاحب ہیں، ان کا جنازہ تو میرا خیال ہے مَیں نے مصطفیٰ ثابت صاحب کے جنازے کے ساتھ ہی پڑھ دیا تھا۔ لیکن ایک انتہائی مخلص دوست تھے۔ اس لئے مَیں چاہتا ہوں کہ ان کا ذکر بھی یہاں ہو جائے۔ 5/اگست 2010ء کو ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ کوسوو کے جلسے میں اس سال آپ کی تقریر تھی، اس میں انہوں نے بتایا کہ 1985ء میں ان کے بھائی UK آئے اور انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے ملاقات کی۔ جب ان کے بھائی واپس گئے اور اپنی یادوں کا ذکر کیا کہ حضورِ انور سے کیسے ملاقات ہوئی تو موسیٰ صاحب پر اس کا بہت اثر ہوا۔ اس کے علاوہ اپنے بھائی میں غیر معمولی انقلاب دیکھ کر بھی ان پر گہرا اثر ہوا۔ ہائی سکول اور ملٹری سروس مکمل کرنے کے بعد آپ سوئٹزرلینڈ چلے گئے۔ وہاں تقریباً چار سال رہے۔ انہوں نے خود بتایا کہ وہاں کے احمدیوں سے مل کر ہمیں بہت خوشی ہوئی۔ بعد ازاں آپ کچھ عرصہ ہالینڈ رہے، ہالینڈ جاتے ہوئے یہ فیصلہ کیا کہ وہ اپنی زندگی جماعت کی خدمت کے لئے وقف کریں گے۔ بیعت تو وہ اپنے بھائی کے اثر کو دیکھ کر پہلے ہی کر چکے تھے۔ ہالینڈ میں ہی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سے پہلی ملاقات ہوئی اور اس پہلی ملاقات میں انہوں نے اپنی زندگی وقف کرنے کا ذکر کیا تو حضور رحمہ اللہ نے انہیں البانیہ چلے جانے کا کہا۔ بہرحال چند وجوہات کی وجہ سے نہیں جا سکے۔ سن 2000ء میں امیر صاحب جرمنی ہالینڈ تشریف لائے اور انہوں نے کہا کہ کسی کو تلاش کریں جو کوسوو جا سکے تو انہوں نے جواب دیا کہ میرا خیال ہے کہ کوئی بھی وہاں نہیں جانا چاہے گا لیکن مَیں اس کے لئے تیار ہوں۔ چنانچہ مئی 2000ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی اجازت سے وہ کوسووو چلے گئے۔ کوسووو میں سب سے پہلے جولان (Gjilan) میں اپنے بھائی کے گھر ٹھہرے جہاں ان کی بہن بھی اپنی فیملی کے ساتھ رہتی تھیں۔ بعد میں ان کی بہن بھی احمدی ہو گئیں۔ اس طرح پہلا جمعہ ان کے گھر میں ہی ادا کیا گیا۔ اس کے بعد پرشتنا (Prishtna) چلے گئے۔ دس سال تک جماعت کوسوو کے صدر رہے۔ جماعت کی ترقی اور اس کے مفاد کے لئے ہمیشہ کوشاں رہے۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ کسی نہ کسی رنگ میں پیغامِ حق پہنچاتے رہتے تھے۔ بڑی دلجمعی سے جماعت کے کام کرتے تھے۔ جماعتی رقوم کو بڑی احتیاط سے خرچ کیا کرتے تھے۔ پہلے مشن ہاؤس کی تکمیل کے ہر مرحلے پر اخراجات کا خود جائزہ لیتے رہے۔ بہت سا حصہ وقارِ عمل کے ذریعہ مکمل کروایا۔ ایک دفعہ انہیں پتہ چلا کہ ان کی تنخواہ مبلغ سے کچھ زیادہ ہے تو پوچھے اور بتائے بغیر ہی اپنی تنخواہ کو کم کر لیا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میری تنخواہ ایک مبلغ سے زیادہ ہو۔ ان کے پاس کار نہیں ہوتی تھی، بائیسکل پر ہی سارے کام کیا کرتے تھے۔ کوسووو میں جماعت کو صحیح بنیادوں پر قائم کرنے اور نومبائعین کی تربیت کی ہر لمحے فکر رہتی تھی۔ اور ایک فیملی کی طرح انہوں نے نومبائعین کو سنبھالا ہے اور ان کی تربیت کی ہے۔ ان کی تربیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوسووو جماعت کی اکثریت موصی ہے اور انتہائی پڑھے لکھے افراد پر مشتمل ہے۔ بڑے خوش مزاج، نیک، نمازوں میں باقاعدہ اور بڑے خشوع وخضوع سے نمازیں ادا کرنے والے، خلافت سے بڑا وفا کا تعلق رکھنے والے تھے۔ ان کی آنکھوں سے بڑا عشق ٹپکتا تھا۔ ہر دفعہ جرمنی کے جلسے میں مجھے ملا کرتے تھے۔ انہوں نے پچھلے سال ایک دفعہ مجھے کہا کہ ہمارے بارہ میں کوسوو کے جو مسلمان علماء ہیں، انہوں نے مسلمانوں کے دلوں میں یہ ڈال دیا ہے کہ احمدی جو ہیں یہ حج نہیں کرتے بلکہ یہ جلسے پر جاتے ہیں۔ تو اس وجہ سے بعض لوگ ہماری باتیں نہیں سنتے۔ تو ان کو مَیں نے کہا تھا کہ اس سال آپ حج کریں۔ اللہ کے فضل سے پچھلے سال انہوں نے حج بھی کیا تھا اور اس کے بعد اب ملے تو مَیں نے پوچھا کہ یہ شکوہ تو اب دور ہو گیا ہوگا۔ تو بڑے خوش تھے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حج کی توفیق دی اور حاجی کہلاتے تھے۔ بہرحال عمر اتنی زیادہ نہیں تھی لیکن کسی اچانک بیماری کی وجہ سے ان کی وفات ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ اور ان کے پسماندگان کو بھی صبر دے۔ اور احمدیت پر قائم رکھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے بہتر اور ان جیسے کام کرنے والے کوسووو جماعت میں مزید افراد عطا فرمائے بلکہ ہر ملک میں جماعت کو ایسے افراد عطا فرمائے جو اخلاص اور وفا میں بڑھے ہوئے اور بے نفس ہو کر جماعت کی خدمت کرنے والے ہوں۔

(نماز جمعہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ہر دو شہداء کی نماز جنازہ غائب پڑھائی)

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

رمضان اور روزہ کے بارہ میں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات

(چوہدری رشیدالدین۔ کینیڈا)

(دوسری اور آخری قسط)

مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے

اللہ تعالیٰ نے مریض اور مسافر کو رخصت دی ہے کہ وہ مرض اور سفر کے دوران روزہ نہ رکھیں اور یہ گنتی دوسرے ایام میں پوری کرلیں۔ لوگ اس بحث میں پڑ جاتے ہیں کہ مرض کی کیا تعریف ہے اور سفر کی کیا حد ہے۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''وَمَنْ کَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَر۔ یعنی اگر تم مریض ہو یا کسی سفر قلیل یا کثیر پر ہو تو اسی قدر روزے اور دنوں میں رکھ لو۔ سو اللہ تعالیٰ نے سفر میں کوئی حد مقرر نہیں کی اور نہ احادیث نبوی میں حد پائی جاتی ہے بلکہ محاورہ عام میں جس قدر مسافت کا نام سفر رکھتے ہیں وہی سفر ہے۔ ایک منزل (سے) جو کم حرکت ہو اس کو سفر نہیں کہا جاسکتا۔''

(مکتوبات۔ جلد 5، صفحہ 81، مکتوب 30/2 بنام حضرت صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحبؓ۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام، سورۃ البقرہ، صفحہ 261)

اسی طرح فرمایا:

''یعنی مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ اس میں امر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ جس کا اختیار ہو رکھ لے، جس کا اختیار ہو نہ رکھے۔ میرے خیال میں مسافر کو روزہ نہیں رکھنا چاہئے اور چونکہ عام طور پر اکثر لوگ رکھ لیتے ہیں اس لئے اگر کوئی تعامل سمجھ کر رکھ لے تو کوئی حرج نہیں مگر عِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَر کا پھر بھی لحاظ رکھنا چاہئے۔ سفر میں تکالیف اٹھا کر جو انسان روزہ رکھتا ہے تو گویا اپنے زور بازو سے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے۔ اس کو اطاعت امر سے خوش نہیں کرنا چاہتا۔ یہ غلطی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت امر اور نہی میں سچا ایمان ہے۔''

(الحکم۔ جلد3، صفحہ4 مؤرخہ 31 جنوری 1899ء، صفحہ7)

اسی طرح فرمایا:

''میرا مذہب یہ ہے کہ انسان بہت دقّتیں اپنے اوپر نہ ڈال لے۔ عرف میں جس کو سفر کہتے ہیں خواہ وہ دو تین کوس ہی ہو اس میں قصر و سفر کے مسائل پر عمل کرے۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات۔ بعض دفعہ ہم دو دو تین تین میل اپنے دوستوں کے ساتھ سیر کرتے چلے جاتے ہیں مگر کسی کے دل میں یہ خیال نہیں آتا کہ ہم سفر میں ہیں۔ لیکن جب انسان اپنی گٹھڑی اٹھا کر سفر کی نیت سے چل پڑتا ہے تو مسافر ہوتا ہے۔ شریعت کی بنا دقّت پر نہیں ہے۔ جس کو تم عرف میں سفر سمجھو وہی سفر ہے اور جیسا کہ خدا کے فرائض پر عمل کیا جاتا ہے ویسا ہی اس کی رخصتوں پر عمل کرنا چاہئے۔ فرض بھی خدا کی طرف سے ہیں اور رخصت بھی خدا کی طرف سے۔''

(الحکم۔ جلد5، صفحہ6 مؤرخہ 17 فروری 1901ء، صفحہ13۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام، سورۃ البقرۃ، صفحہ 261)

رخصتوں پر عمل کرنا بھی تقویٰ ہے

بعض لوگ سفر اور مرض میں بھی روزہ ترک نہیں کرتے اور اسے ایک خوبی اور نیکی تصور کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنا موقف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اصل بات یہ ہے کہ قرآن شریف کی رخصتوں پر عمل کرنا بھی تقویٰ ہے۔ خدا تعالیٰ نے مسافر اور بیمار کو دوسرے وقت رکھنے کی اجازت اور رخصت دی ہے اس لئے اس حکم پر بھی تو عمل رکھنا چاہیئے۔ میں نے پڑھا ہے کہ اکثر اکابر اس طرف گئے ہیں کہ اگر کوئی حالت سفر یا بیماری میں روزہ رکھتا ہے تو یہ معصیت ہے کیونکہ غرض تو اللہ تعالیٰ کی رضا ہے، نہ اپنی مرضی۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا فرماں برداری میں ہے۔ جو حکم وہ دے اس کی اطاعت کی جاوے اور اپنی طرف سے اس پر حاشیہ نہ چڑھایا جاوے۔ اس نے تو یہی حکم دیا ہے وَمَنْ کَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَر۔ اس میں کوئی قید اَور نہیں لگائی کہ ایسا سفر ہو یا ایسی بیماری ہو۔ میں سفر کی حالت میں روزہ نہیں رکھتا اور ایسا ہی بیماری کی حالت میں چنانچہ آج بھی میری طبیعت اچھی نہیں اور مَیں نے روزہ نہیں رکھا۔''

(الحکم۔ جلد 11، صفحہ4 مؤرخہ 31 جنوری 1907ء، صفحہ14۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام، سورۃ البقرہ، صفحہ 261)

نیز فرمایا: ''جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہئے کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کرسکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا ہو بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا۔''

(البدر۔ جلد6، صفحہ42 مؤرخہ 17 اکتوبر 1907ء، صفحہ7۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام، سورۃ البقرہ، صفحہ 261)

اس بارہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے ایک روایت بھی بیان کی ہے۔ فرمایا:

''بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوریؓ نے کہ اوائل زمانہ کی بات ہے کہ ایک دفعہ رمضان کے مہینہ میں کوئی مہمان یہاں حضرت صاحب کے پاس آیا۔ اسے اس وقت روزہ تھا اور دن کا زیادہ حصہ گزر چکا تھا بلکہ شاید عصر کے بعد کا وقت تھا۔ حضرت صاحب نے اسے فرمایا آپ روزہ کھول دیں۔ اس نے عرض کیا کہ اب تھوڑا سا دن رہ گیا ہے اب کیا کھولنا ہے۔ حضور نے فرمایا آپ سینہ زوری سے خدا کو راضی کرنا چاہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سینہ زوری سے نہیں بلکہ فرمانبرداری سے راضی ہوتا ہے۔ جب اس نے فرما دیا ہے کہ مسافر روزہ نہ رکھے تو نہیں رکھنا چاہئے۔ اس پر اس نے روزہ کھول دیا۔''

(سیرت المہدی حصہ اول، روایت نمبر117)

رمضان کے روزوں کا فدیہ

جو لوگ پیر فرتوت یا دائم المریض ہونے یا کسی خاص مجبوری کی وجہ سے سارا سال کسی وقت بھی روزہ نہ رکھ سکتے ہوں ان کے لئے حکم ہے کہ وہ حسب مقدرت رمضان کے روزوں کے بدلہ میں ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کریں۔ اس حکم کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے شریعت کی بنا آسانی پر رکھی ہے۔ جو مسافر اور مریض صاحب مقدرت ہوں ان کو چاہیئے کہ روزہ کی بجائے فدیہ دیدیں۔ فدیہ یہ ہے کہ ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔''

(البدر۔ جلد6، صفحہ42 مؤرخہ 17 اکتوبر 1907ء، صفحہ7)

حضور کے اس ارشاد کی وضاحت کرتے ہوئے ایڈیٹر صاحب 'بدر' اخبار کے اگلے شمارہ میں لکھتے ہیں:

گزشتہ پرچہ اخبار نمبر 42 مؤرخہ 17 اکتوبر 1907ء کے صفحہ 7 کالم اول میں یہ لکھا گیا تھا کہ:

''جو مریض اور مسافر صاحب مقدرت ہوں ان کو چاہئے کہ روزہ کی بجائے فدیہ دیں۔''

اس جگہ مریض اور مسافر سے مراد وہ لوگ ہیں جن کو کبھی کوئی امید نہیں کہ پھر روزہ رکھنے کا موقع مل سکے۔ مثلاً ایک نہایت بوڑھا ضعیف انسان یا ایک کمزور حاملہ عورت جو دیکھتی ہے کہ بعد وضع حمل بسبب بچے کو دودھ پلانے کے وہ پھر معذور ہو جائے گی اور سال بھر اسی طرح گزر جائے گا۔ ایسے اشخاص کے واسطے جائز ہو سکتا ہے کہ وہ روزہ نہ رکھیں کیونکہ وہ روزہ رکھ ہی نہیں سکتے اور فدیہ دیں۔ باقی اور کسی کے واسطے جائز نہیں کہ فدیہ دے کر روزے کے رکھنے سے معذور سمجھا جاسکے۔

چونکہ اخبار 'بدر' کی مذکورہ بالا عبارت صاف نہ تھی اس واسطے یہ مسئلہ دوبارہ حضرت اقدس کی خدمت میں پیش ہوا۔ آپ نے فرمایا:

''صرف فدیہ تو شیخ فانی یا اس جیسوں کے واسطے ہو سکتا ہے جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے۔ ورنہ عوام کے واسطے جو صحت پا کر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھول دینا ہے۔ جس دین میں مجاہدات نہ ہوں وہ دین ہمارے لئے کچھ نہیں۔ اس طرح سے خدا تعالیٰ کے بوجھوں کو سر پر سے ٹالنا سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ میری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ان کو ہی ہدایت دی جاوے گی۔

فرمایا: خدا تعالیٰ نے دین اسلام میں پانچ مجاہدات مقرر فرمائے ہیں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ صدقات، حج، اسلامی دشمن کا ذب اور دفع خواہ سیفی ہو خواہ قلمی۔ یہ پانچ مجاہدے قرآن شریف سے ثابت ہیں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ ان میں کوشش کریں اور ان کی پابندی کریں۔ یہ روزے تو سال میں ایک ماہ کے ہیں۔ بعض اہل اللہ تو نوافل کے طور پر اکثر روزے رکھتے رہتے ہیں اور ان میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ ہاں دائمی روزے رکھنا منع ہیں یعنی ایسا نہیں چاہئے کہ آدمی ہمیشہ روزے ہی رکھتا رہے بلکہ ایسا کرنا چاہئے کہ نفلی روزہ کبھی رکھے اور کبھی چھوڑ دے۔''

(البدر۔ جلد6، صفحہ43 مؤرخہ 24 اکتوبر 1907ء، صفحہ3۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام، سورۃ البقرہ، صفحہ 263)

''(وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ) ایک دفعہ میرے دل میں آیا کہ یہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے تاکہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ خدا ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شے خدا ہی سے طلب کرنی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کرسکتا ہے۔ تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جاوے اور یہ خدا کے فضل سے ہوتا ہے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ (انسان) دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ رہوں یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کرسکوں یا نہ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا طاقت بخش دے گا۔

اگر خدا چاہتا تو دوسری اُمّتوں کی طرح اس امت میں کوئی قید نہ رکھتا مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینے میں تو مجھے محروم نہ رکھ تو خدا اسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہو جاوے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے۔ مومن کو چاہئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کر دے۔ جو شخص کہ روزے سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو تو خدا تعالیٰ ہرگز اسے ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔ یہ ایک باریک امر ہے کہ اگر کسی شخص پر (اپنے نفس کی کسل کی وجہ سے) روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق حال ہوں گے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ایسا آدمی جو خدا کی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آ گیا اور اس کا منتظر میں تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے۔ اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جُو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جیسے اہل دنیا کو دھوکہ دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں۔ بہانہ جو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش کرتے ہیں اور تکلفات شامل کر کے ان وسائل کو صحیح گردانتے ہیں لیکن خدا کے نزدیک وہ صحیح نہیں ہے۔ تکلفات کا باب بہت وسیع ہے۔ اگر انسان چاہے تو اس کے رو سے ساری عمر بیٹھ کر نماز پڑھتا رہے اور رمضان کے روزے بالکل ہی نہ رکھے مگر خدا اس کی نیت اور ارادہ کو جانتا ہے جو صدق اور اخلاص سے رکھتا ہے۔ خدا جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اور خدا اسے ثواب سے زیادہ بھی دیتا ہے کیونکہ دردِ دل ایک قابل قدر شے ہے۔ حیلہ جُو انسان تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں لیکن خدا کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شے نہیں۔ جب مَیں نے چھ ماہ روزے رکھے تھے تو ایک دفعہ ایک طائفہ انبیاء کا مجھے ملا (کشف میں)

اور انہوں نے کہا تو نے کیوں اپنے نفس کو اس قدر مشقت میں ڈالا ہوا ہے، اس سے باہر نکل۔ اسی طرح جب انسان اپنے آپ کو خدا کے واسطے مشقت میں ڈالتا ہے تو وہ خود ماں باپ کی طرح رحم کر کے اسے کہتا ہے کہ تو کیوں مشقت میں پڑا ہوا ہے"۔

(ملفوظات۔جلد4 ،صفحہ257-260 ،ایڈیشن اول)

روزہ کے چند مسائل

روزہ کے بارہ میں کچھ باتیں حضور سے دریافت بھی کی گئیں جن کے حضور نے فیصلہ کن جوابات دیئے۔ وہ درج ذیل ہیں:

۞......ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت میں پیش ہوا کہ روزہ دار کو آئینہ دیکھنا جائز ہے یا نہیں۔

فرمایا: جائز ہے۔

۞......اسی طرح ایک اور سوال پیش ہوا کہ حالت روزہ میں سر کو یا ڈاڑھی کو تیل لگانا جائز ہے یا نہیں۔

فرمایا: جائز ہے۔

۞......سوال پیش ہوا کہ روزہ دار کو خوشبو لگانا جائز ہے کہ نہیں۔

فرمایا: جائز ہے۔

۞......سوال پیش ہوا کہ روزہ دار آنکھوں میں سرمہ ڈالے یا نہ ڈالے۔

فرمایا: مکروہ ہے اور ایسی ضرورت کیا ہے کہ دن کے وقت سرمہ لگائے۔ رات کو سرمہ لگا سکتا ہے۔

(البدر۔جلد6 ،صفحہ6 مؤرخہ7 فروری1907ء،صفحہ4)

۞......فرمایا: کہ بے خبری میں کھایا پیا تو اس پر اس روزہ کے بدلے میں دوسرا روزہ لازم نہیں آتا۔

(الحکم۔جلد11 ،صفحہ7 ،11 ،مؤرخہ24 فروری1907ء)

۞......ایک شخص کا حضرت صاحب کی خدمت میں سوال پیش ہوا کہ آنحضرت ﷺ کے وصال کے دن روزہ رکھنا ضروری ہے کہ نہیں۔

فرمایا: ضروری نہیں ہے۔

۞......اسی طرح سوال پیش ہوا کہ محرم کے پہلے دس دن کا روزہ رکھنا ضروری ہے کہ نہیں؟

فرمایا: ضروری نہیں ہے۔

(البدر۔جلد6 ،صفحہ11 مؤرخہ14 مارچ1907ء،صفحہ5)

۞......ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ مَیں مکان کے اندر بیٹھا ہوا تھا اور میرا یقین تھا کہ ہنوز روزہ رکھنے کا وقت ہے اور مَیں نے کچھ کھا پی کر روزہ کی نیت کی۔ مگر بعد میں ایک دوسرے شخص سے معلوم ہوا کہ اس وقت سفیدی ظاہر ہو گئی تھی۔ اب مَیں کیا کروں۔ حضرت نے فرمایا کہ ایسی حالت میں اس کا روزہ ہو گیا۔ دوبارہ رکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اپنی طرف سے اس نے احتیاط کی اور نیت میں فرق نہیں صرف غلطی لگ گئی اور چند منٹوں کا فرق پڑ گیا۔

(البدر۔جلد6 ،صفحہ7 مؤرخہ14 فروری1907ء،صفحہ8)

۞......ایک شخص نے سوال کیا کہ مَیں نے آج سے پہلے روزہ نہیں رکھا اس کا کیا فدیہ ادا کروں۔

فرمایا: خدا ہر شخص کو اس کی وسعت سے باہر دکھ نہیں دیتا۔ وسعت کے موافق گزشتہ کا فدیہ دیدو اور آئندہ عہد کرو کہ سب روزے ضرور رکھوں گا۔

(البدر۔جلد1،صفحہ12 ،مؤرخہ16 جنوری1903ء، صفحہ91/98)

وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَه کی نسبت فرمایا کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ جو طاقت نہیں رکھتے۔

(البدر۔جلد6 ،صفحہ39 مؤرخہ26ستمبر1907 صفحہ7)

۞......فدیہ رمضان کے متعلق فرمایا:

خواہ اپنے شہر میں کسی مسکین کو کھلائے یا یتیم اور مسکین فنڈ میں بھیج دے۔

(البدر۔جلد6 ،صفحہ6 مؤرخہ7 فروری1907ء،صفحہ4)

سوال پیش ہوا کہ بعض اوقات رمضان ایسے موسم میں آتا ہے کہ کاشت کاروں سے جب کہ کام کی کثرت مثل تخم ریزی و درودگی ہوتی ہے ایسے ہی مزدوروں سے جن کا گزارہ مزدوری پر ہے روزہ نہیں رکھا جاتا۔ ان کی نسبت کیا ارشاد ہے۔

فرمایا: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ یہ لوگ اپنی حالتوں کو مخفی رکھتے ہیں۔ ہر شخص تقویٰ و طہارت سے اپنی حالت سوچ لے اگر کوئی اپنی جگہ مزدوری پر رکھ سکتا ہے تو ایسا کرے ورنہ مریض کے حکم میں ہے پھر جب یسر ہو رکھ لے۔

(البدر۔جلد6،صفحہ39 مؤرخہ26ستمبر1907ء،صفحہ7)

۞......اس سوال کے جواب میں کہ جہاں چھ ماہ تک سورج نہیں چڑھتا روزہ کیونکر رکھیں۔ فرمایا:

"اگر ہم نے لوگوں کی طاقتوں پر ان کی طاقتوں کو قیاس کرنا ہے تو انسانی قویٰ کی جڑھ جو حمل کا زمانہ ہے مطابق کر کے دکھلانا چاہیئے۔ پس ہمارے حساب کی اگر پابندی لازم ہے تو ان بلاد میں صرف ڈیڑھ دن میں حمل ہونا چاہیئے اور اگر ان کے حساب کی تو دو سو چھیاسٹھ برس تک بچہ پیٹ میں رہنا چاہیئے اور یہ ثبوت آپ کے ذمہ ہے حمل صرف ڈیڑھ دن تک رہتا ہے لیکن دو سو چھیاسٹھ برس کی حالت میں یہ تو ماننا کچھ بعید از قیاس نہیں کہ وہ چھ ماہ تک روزہ بھی رکھ سکتے ہیں کیونکہ ان کے دن کا یہی مقدار ہے اور اسی کے مطابق ان کے قویٰ بھی ہیں۔

(جنگ مقدس۔روحانی خزائن۔جلد6 ،صفحہ277)

لیلۃ القدر کی علامات

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے تحریر فرماتے ہیں کہ:

"ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ رمضان کی لیلۃ القدر کی بابت حضرت صاحب فرمایا کرتے تھے کہ اس کی پہچان یہ ہے کہ اس رات کچھ بادل یا ترشح بھی ہوتا ہے اور کچھ آثار انوار و برکات سماویہ کے محسوس ہوتے ہیں۔"

(سیرت المہدی حصہ سوم،روایت نمبر594)

"بیان کیا مجھ سے میاں عبد اللہ صاحب سنوریؓ نے کہ..... میں نے حضرت صاحب سے سنا ہوا تھا کہ جب رمضان کی ستائیس (27) تاریخ اور جمعہ مل جاویں تو وہ رات یقیناً شب قدر ہوتی ہے۔"

(سیرت المہدی حصہ اول،روایت نمبر100)

اعتکاف

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے تحریر فرماتے ہیں:

"خاکسار عرض کرتا ہے کہ مولوی شیر علی صاحبؓ بیان کرتے تھے کہ ایک دفعہ حضرت صاحب کے زمانہ میں حکیم فضل الدین صاحب بھیرویؓ اعتکاف بیٹھے مگر اعتکاف کے دنوں میں ہی ان کو کسی مقدمہ میں پیشی کے واسطے باہر جانا پڑ گیا۔ چنانچہ وہ اعتکاف توڑ کر عصر کے قریب یہاں سے جانے لگے تو حضرت صاحب نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ اگر آپ کو مقدمہ میں جانا تھا تو اعتکاف بیٹھنے کی کیا ضرورت تھی۔"

(سیرت المہدی حصہ اول،روایت نمبر117)

نفلی روزے

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے تحریر فرماتے ہیں:

"بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہؓ نے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جوانی کا ذکر فرمایا کرتے تھے کہ اس زمانہ میں مجھے معلوم ہوا یا فرمایا اشارہ ہوا کہ اس راہ میں ترقی کرنے کے لئے روزے رکھنے بھی ضروری ہیں۔ فرماتے تھے پھر مَیں نے چھ ماہ لگاتار روزے رکھے اور گھر میں یا باہر کسی شخص کو معلوم نہ تھا کہ مَیں روزہ رکھتا ہوں۔ صبح کا کھانا جب گھر سے آتا تھا تو میں کسی حاجت مند کو دے دیتا تھا اور شام کا خود کھا لیتا تھا۔ میں نے حضرت والدہ صاحبہ سے پوچھا کہ آخر عمر میں بھی آپ نفلی روزے رکھتے تھے یا نہیں۔ والدہ صاحبہ نے کہا کہ آخر عمر میں بھی آپ روزے رکھا کرتے تھے۔ خصوصاً شوال کے چھ روزے التزام کے ساتھ رکھتے تھے۔ اور جب کبھی آپ کو کسی خاص کام کے متعلق دعا کرنا ہوتی تھی تو آپ روزہ رکھتے۔ ہاں مگر آخری دو تین سالوں میں بوجہ ضعف و کمزوری رمضان کے روزے بھی نہیں رکھ سکتے تھے۔ (خاکسار عرض کرتا ہے کہ کتاب البریہ میں حضرت صاحب نے روزوں کا زمانہ آٹھ نو ماہ بیان کیا ہے۔)"

(سیرت المہدی، حصہ اول،روایت نمبر18)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

رمضان اور شوق عبادت

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے تحریر فرماتے ہیں:

"بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دورے پڑنے شروع ہوئے تو آپ نے اس سال سارے رمضان کے روزے نہیں رکھے اور فدیہ ادا کر دیا۔ دوسرا رمضان آیا تو آپ نے روزے رکھنے شروع کئے مگر آٹھ نو روزہ رکھے تھے کہ پھر دورہ ہوا۔ اس لئے باقی چھوڑ دیئے اور فدیہ ادا کر دیا۔ اس کے بعد جو رمضان آیا تو اس میں آپ نے دس گیارہ روزے رکھے تھے کہ پھر دورہ کی وجہ سے روزے ترک کرنے پڑے اور آپ نے فدیہ ادا کر دیا۔ اس کے بعد جو رمضان آیا تو آپ کا تیرھواں روزہ تھا کہ مغرب کے قریب آپ کو دورہ پڑا اور آپ نے روزہ توڑ دیا اور باقی روزے نہیں رکھے اور فدیہ ادا کر دیا۔ اس کے بعد جتنے رمضان آئے آپ نے سب روزے رکھے۔ مگر پھر وفات سے دو تین سال قبل کمزوری کی وجہ سے روزے نہیں رکھ سکے اور فدیہ ادا فرماتے رہے۔ خاکسار نے دریافت کیا کہ جب آپ نے ابتداء دوروں کے زمانہ میں روزے چھوڑے تو کیا پھر بعد میں ان کو قضا کیا؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ نہیں صرف فدیہ ادا کر دیا تھا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ جب شروع شروع میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دوران سر اور برد اطراف کے دورے پڑنے شروع ہوئے تو اس زمانہ میں آپ بہت کمزور ہو گئے تھے اور صحت خراب رہتی تھی اس لئے جب آپ روزے چھوڑتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پھر دوسرے رمضان تک ان کے پورا کرنے کی طاقت نہ پاتے تھے۔ مگر جب اگلا رمضان آتا تو پھر شوق عبادت میں روزے رکھنے شروع فرما دیتے تھے لیکن پھر دورہ پڑتا تھا تو ترک کر دیتے تھے اور بقیہ کا فدیہ ادا کر دیتے تھے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَم۔"

(سیرت المہدی، حصہ اول،روایت نمبر81)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے روزہ کے بارہ میں تفصیل سے رہنمائی فرمائی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے مامور کے پاک ارشادات کو پورے طور پر مدّ نظر رکھ کر روزہ کی عبادت بجا لائیں تا کہ ہم روحانی ترقی اور رضاء الٰہی حاصل کر سکیں۔

۞۞۞۞۞۞۞

بقیہ: دورہ جرمنی از صفحہ نمبر 12

سید اقبال جاوید صاحب کے ساتھ۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور سب فریقین کو شرف مصافحہ بخشا۔ پہلے حضور انور نے ازراہ شفقت فرمایا کہ تمام وہ لڑکے آجائیں جن کے نکاحوں کا اعلان ہوا ہے۔ حضور انور نے انہیں مصافحہ کی سعادت عطا فرمائی۔ پھر فرمایا اب لڑکیوں کے والد صاحبان آجائیں۔ چنانچہ سب نے باری باری مصافحہ کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ (باقی آئندہ)

۞۞۞۞۞۞۞

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

بقیہ: رپورٹ دورہ جرمنی از صفحہ نمبر 16

چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی۔ جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم وستم کے دور کو ختم کردے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپ ﷺ خاموش ہوگئے۔

آنحضرت ﷺ نے اپنی ایک حدیث میں آنے والے مسیح کو نبی اللہ کا مقام دیا۔ یہ آنے والا آنحضرت ﷺ کا سچا متبع ہوگا اور آپ پر ایمان لانے والا ہوگا۔

حضورانور نے فرمایا کہ دوسرے مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آئیں گے تو وہ نبی ہوں گے۔ تو اگر عیسیٰ علیہ السلام کا نبی ہوکر آنا ختم نبوت کے خلاف نہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نبی ہوکر آنا کس طرح ختم نبوت کے خلاف ہوسکتا ہے؟

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ کی اُمّت میں آپ پر سچا ایمان لاکر، آپ کا سچا متبع ہوکر، نبی ہو سکتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جو خلافت کا سلسلہ جاری ہے۔ یہ خلافت صرف احمدیہ کمیونٹی کے لئے نہیں ہے بلکہ تمام مسلمانوں کے لئے ہے۔ مسلمانوں میں سے بھی لوگ جماعت احمدیہ میں داخل ہورہے ہیں۔ ہم صرف غیر مسلموں کو ہی تبلیغ نہیں کرتے بلکہ ہر مذہب اور ہر فرقہ کو خواہ وہ مسلمانوں کا ہو تبلیغ کرتے ہیں۔ پس خلافت احمدیہ پہلے مسلم اُمّہ کے لئے ہے اور پھر باقی دنیا کے لئے ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس صومالین دوست کو یہ بھی ہدایت فرمائی کہ احمدیت کا لٹریچر پڑھیں۔ اس دوست نے بڑی سعادت سے کہا کہ مجھے خلافت کی سمجھ آگئی ہے۔ مَیں دعا بھی کروں گا۔

رومانیہ کے وفد کی حضورانور سے ملاقات

✿......ملک رومانیہ (Romania) سے ایک دوست Alexandru Paul Cohut جلسہ جرمنی میں شرکت کے لئے آئے تھے اور آج کی اس مجلس میں موجود تھے۔ حضورانور کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ وہ عیسائی آرتھوڈوکس تھیالوگ (Theolog) ہونے کے ساتھ ساتھ جرنلسٹ ہیں اور پبلک ریلیشن میں ماسٹرز بھی کیا ہوا ہے۔ اور دوسری بار جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے ہیں۔ حضورانور نے فرمایا پھر تو آپ کو جماعت کا تعارف بھی نسبتاً زیادہ ہوگا۔ موصوف نے حضورانور کی خدمت میں شہدائے لاہور کے حوالہ سے افسوس اور تعزیت کا اظہار کیا۔ حضورانور نے اس کا شکریہ ادا کیا۔

مہمان نے بتایا کہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ ملاقات کے موقع پر مجھے ایک کتاب "Revelation, Rationality, Knowledge & Truth" دی تھی اور اسے پڑھنے کی تحریک فرمائی تھی۔ اس کتاب کا کچھ حصہ مَیں نے پڑھا ہے۔ یہ بہت ہی گہرے علم پر مبنی عمدہ کتاب ہے۔

موصوف نے بتایا کہ وہ جماعت احمدیہ کے لٹریچر کا رومانین زبان میں ترجمہ کرنے کے لئے مبلغ سلسلہ کی مدد کرتے ہیں۔ حضورانور نے فرمایا: میری دعا ہے کہ جماعت کا لٹریچر ترجمہ کرتے ہوئے اور اس پر غور کرتے ہوئے آپ احمدیت قبول کرنے والے بن جائیں۔ موصوف نے کہا کہ میرے لئے یہ ایک بہت بڑا فیصلہ ہوگا۔ حضورانور نے فرمایا مَیں اپنی دعا کا اظہار کررہا ہوں۔

موصوف حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ سے مل کر بہت خوش تھے۔ انہوں نے بعد میں بار بار خوشی کا اظہار کیا اور بڑی محبت سے کیا اور یہ بھی کہا کہ حضورانور ایدہ اللہ کے گرد ایک نور کا ہالہ سا بنا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ اس نے بتایا کہ اگر خدا کہیں مل سکتا ہے تو وہ یہ آپ کا جلسہ ہے اور یہاں بہرحال کہا جاسکتا ہے کہ خدا موجود ہے۔

اسٹونیا کے وفد کی حضورانور سے ملاقات

ملک اسٹونیا (Estonia) سے نو افراد پر مشتمل وفد نے جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کی توفیق پائی۔ اس وفد میں چھ عیسائی اور تین احمدی احباب شامل تھے۔ ان میں سے پانچ افراد نے پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ اس وفد میں انجینئر، اساتذہ اور وکیل اور دیگر احباب شامل تھے۔ ان میں سے چار افراد کار کے ذریعہ تقریباً دو دن کا سفر طے کر کے اس بابرکت جلسہ میں شرکت کے لئے حاضر ہوئے۔ جلسہ میں شمولیت پر تمام احباب بہت خوش تھے۔ ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی جب حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ سے انہیں شرف ملاقات حاصل ہوا۔

✿......ایک دوست نے بتایا کہ وہ وکیل ہیں اور پہلی دفعہ آئے ہیں اور جماعت کی رجسٹریشن کے سلسلہ میں مدد کررہے ہیں۔ انہوں نے جلسہ کے انتظامات کی بہت تعریف کی کہ بڑا پُرامن تھا۔ بہت زیادہ لوگ جمع تھے۔ لیکن کہیں کوئی بدانتظامی نہیں تھی۔ بہت حیران کن تھا۔ حضور انور نے فرمایا اب آپ نے خود ہر چیز دیکھ لی ہے اب آپ ہمارے رجسٹریشن کے کیس کو بہتر طور پر پیش کرسکیں گے۔

موصوف نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ اسٹونیا میں اس وقت تاتاری، اُزبک اور آزربائیجانی قوم کے لوگ رہ رہے ہیں۔ یہ سابقہ سوویت یونین کے زمانہ سے رہ رہے ہیں اور اب اسٹونین نیشنل ہیں۔

حضورانور نے فرمایا: ہماری کمیونٹی بہت مختلف ہے۔ ہم پُرامن طریق سے رہتے ہیں۔ اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں۔ ہمارا مذہب حقیقی اسلام ہے۔ ہم اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں۔

✿......اسٹونیا سے آنے والی ایک خاتون نے بتایا کہ دوسری دفعہ آئی ہوں۔ حضورانور کے دریافت فرمانے پر کہ کیا دونوں مرتبہ کوئی فرق دیکھا ہے۔ موصوفہ نے بتایا کہ مَیں نے جلسہ میں شامل ہوکر بہت لطف اٹھایا ہے۔ تقاریر سنی ہیں اور میرے علم میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ ہر انتظام ہی حیرت انگیز تھا۔

حضورانور نے فرمایا: دنیا کے حالات بدل رہے ہیں۔ اس لئے یہاں سیکورٹی سسٹم بھی بدلا ہے۔ یہ آپ لوگوں کی حفاظت کے لئے بدلا ہے۔

✿......ایک خاتون نے بتایا کہ مَیں کرسچین ہوں۔ پہلی مرتبہ جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ بہت زبردست تجربہ تھا۔ اتنی بڑی تعداد میں لوگ اکٹھے تھے لیکن سب پُرامن تھے اور ہر ایک دوسرے کا خیرخواہ اور دوسرے کا خیال رکھنے والا تھا۔

✿......اسٹونیا سے آنے والے ایک مہمان نے بتایا کہ مَیں پیشہ کے لحاظ سے انجینئر ہوں۔ یہاں آنے سے قبل مَیں نے اسلام کا مطالعہ کیا ہے۔ میرے مسلمانوں سے زیادہ تعلقات نہیں تھے اور میرا کوئی مذہب نہیں ہے۔ مَیں اپنے طریق پر خدا کا قائل ہوں۔ موصوف نے بتایا کہ مَیں نے جماعت احمدیہ کے بارہ میں میڈیا کے ذریعہ، انٹرنیٹ کے ذریعہ اور بعض دوسرے ذرائع سے معلومات حاصل کی تھیں۔ اب یہاں آکر مجھے احمدیت کے بارہ میں بہت زیادہ معلومات ملی ہیں اور مجھے جماعت احمدیہ کو گہرائی سے دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ مَیں نے جماعت کو اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل کرنے والا پایا ہے۔

✿......ہنگری سے آنے والی ایک لڑکی نے بتایا کہ مَیں کرسچین ہوں۔ اس پر حضورانور نے فرمایا لیکن آپ ایک احمدی کی طرح نظر آرہی ہیں۔ آپ سب کے یہاں آنے سے خوشی ہوئی ہے۔ یہاں مختلف قوموں کے لوگ آئے ہیں اور یہ سچی UNO ہے کہ مختلف قوموں کے نمائندے ہیں اور سب ایک دوسرے کے ساتھ محبت کی لڑی میں پروئے ہوئے ہیں۔ کوئی اختلاف اور کوئی ڈسٹربنس (Disturbance) نہیں ہے۔

✿......ملک افغانستان سے بھی آنے والے ایک احمدی دوست آج کی اس مجلس میں موجود تھے۔ انہوں نے حضورانور کی خدمت میں اپنی جماعت کا سلام پہنچایا اور بتایا کہ یہ میرا پہلا جلسہ سالانہ ہے جس میں مَیں شامل ہورہا ہوں۔ میرے جذبات ایسے ہیں کہ مَیں بیان نہیں کرسکتا۔

✿......ہنگری اور استونیا سے بعض پاکستانی احمدی نوجوان بھی آئے تھے جنہوں نے اپنا تعارف کروایا۔

✿......ملک اسٹونیا (Estonia) سے آنے والے ایک عیسائی دوست Mr.Vahur Vark جو کہ پہلی مرتبہ اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ منہ اندھیرے صبح تین بجے ہوٹل سے اکیلے ہی نماز تہجد کے لئے جلسہ گاہ پہنچ گئے اور پہلی صف میں کھڑے ہوکر مکمل نماز تہجد، نماز فجر ادا کی اور درس قرآن میں بھی شامل ہوئے۔ جب ان سے ہمارے مبلغ نے پوچھا کہ آپ کو کیسے خیال آیا کہ اس طرح نماز میں شامل ہوں تو کہنے لگے کہ مَیں دن کی ساری کارروائی دیکھ چکا تھا۔ رات کے پروگرام میں آپ کیا کرتے ہیں اس کو بھی دیکھنا چاہتا تھا۔ پھر نماز فجر میں بھی شامل ہوا۔ رات کو اس نماز نے مجھے بہت سکون عطا کیا ہے۔

لیتھوانیا کے وفد کی حضورانور سے ملاقات

✿......ملک لیتھوانیا (Lithuania) سے تین افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا۔ اس وفد میں دو ہندو اور ایک احمدی دوست شامل تھے۔ ان سب افراد نے پہلی دفعہ جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔

ہندو مذہب سے تعلق رکھنے والے مرد اور خاتون نے بتایا کہ ہم نیپال کے باشندے ہیں اور لیتھوانیا میں مقیم ہیں۔ مَیں گزشتہ آٹھ ماہ سے جماعت کو جانتا ہوں۔ یہاں آنے سے قبل مجھے خوف تھا کہ مسلمانوں کے ایک بڑے اجتماع میں جارہا ہوں۔ میرے بہت سے خدشات تھے۔ لیکن جب یہاں آیا تو سب خوف دور ہوگیا۔ سب سے ملا، لوگ محبت سے پیش آئے۔ مجھے بہت سکون ملا۔ بہت سیکورٹی تھی اور سب انتظامات بہت اعلیٰ تھے۔

حضور انور نے فرمایا: جو سچے مسلمان ہیں وہ بُرے نہیں ہیں۔ آپ کے یہاں آنے سے خوشی ہوئی ہے۔ حضور انور نے فرمایا: ہماری کمیونٹی نیپال میں بھی ہے۔ اور رجسٹرڈ کمیونٹی ہے۔ ان مہمانوں نے بتایا کہ ہم نے جلسہ کی تمام تقاریر سنی ہیں بہت معلوماتی تھیں اور ہمیں بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا ہے۔

آخر پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز نے ایک بار پھر ان سب مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا امید ہے کہ آپ کا اچھا خیال رکھا ہوگا۔ اگر کوئی کمی رہ گئی ہے تو معذرت قبول فرمائیں۔

بعدازاں سبھی مہمانوں نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے بچوں کو چاکلیٹ اور قلم عطا فرمائے۔ مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

✿......ان وفود میں شامل ایک پاکستانی احمدی نوجوان نے حضورانور کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے کام بھی نہیں مل رہا اور میری فیملی نے بھی میرے پاس آنا ہے ویزے کے مسائل بھی ہیں حضور انور میرے لئے دعا کریں۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پانچوں نمازیں باقاعدہ پڑھیں، نوافل پڑھیں اور خود بھی دعائیں کریں۔

ان چار ممالک کے وفود سے ملاقات کا یہ پروگرام بارہ بج کر دس منٹ تک جاری رہا۔

بلغاریہ سے آنے والے وفد کی حضورانور سے ملاقات

اس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت السبوح کے مردانہ ہال میں تشریف لے آئے جہاں بلغاریہ (Bulgaria) سے آئے ہوئے ساٹھ افراد پر مشتمل وفد نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اس وفد میں بیس عیسائی حضرات، بیس غیراز جماعت مسلمان اور بیس احمدی احباب شامل تھے۔ اس وفد میں انجینئرز، اساتذہ، بزنس مین، وکیل، صحافی، دو غیراز جماعت مسلمان امام مساجد اور دیگر زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے احباب شامل تھے۔ ان میں سے پچاس افراد بس کے ذریعہ 26 گھنٹے کا سفر طے کر کے اس بابرکت جلسہ میں شرکت کے لئے حاضر ہوئے۔ جلسہ میں شامل ہونے والے یہ تمام احباب بے حد خوش تھے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے چہرے دیکھتے ہی فرمایا کہ ماشاء اللہ نئے آنے والوں کی تعداد زیادہ ہے۔ حضور نے فرمایا گزشتہ سال جو یہاں سے واپس گئے تھے انہوں نے جاکر یہاں کے حالات بتائے ہوں گے جس کی وجہ سے اس دفعہ نئے لوگ زیادہ آئے ہیں اور باوجود مخالفت کے آئے ہیں۔

جائزہ لینے پر معلوم ہوا کہ ساٹھ کے وفد میں سے چالیس افراد نئے آئے ہیں اور پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ غیراز جماعت مسلمان کون ہیں اور احمدی کون ہیں۔ اس پر احباب نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔

حضور انور نے غیر احمدی مسلمان احباب سے دریافت فرمایا کہ آپ نے جلسہ دیکھا ہے آپ کے کیا تأثرات ہیں۔ کیا اسلامی تصور کے مطابق، اسلامی تعلیم کے مطابق ہم چل رہے ہیں؟ اچھا ہوا آپ آئے ہیں اور ہمیں نماز پڑھتے دیکھا ہے اور ہمارے عمل دیکھے ہیں، ہماری پریکٹس دیکھی ہے۔

حضورانور نے فرمایا جو نئے آئے ہیں وہ بتائیں۔

✿......ایک صاحب نے سوال کیا کہ کیا فقہ کا بلغارین ترجمہ موجود ہے۔ اس پر حضورانور نے فرمایا فقہ ایسی چیز نہیں ہے جس کو لے کر مذہب کے لئے مسئلہ بنالیا جائے۔ اصل چیز قرآن کریم کی تعلیمات ہیں ان کو دیکھ کر فیصلہ کرنا چاہئے۔ اصل چیز یہ دیکھنے والی ہے کہ ہم قرآن کریم کی ہدایت کے مطابق کس حد تک عمل کرنے والے ہیں اور اپنی زندگیوں کو ڈھالنے والے ہیں۔

حضورانور نے فرمایا مختلف فقہ ہیں۔ فقہ حنفی ہے، شافعی ہے۔ پھر فقہ مالکی اور حنبلی ہے اور اب اسلام میں 72 فرقے بنے ہوئے ہیں۔ اور سب کے آپس میں اختلافات ہیں۔ ان اختلافات کو دور کرنے کے لئے اور سب کو ایک ہاتھ پر جمع کرنے کے لئے تو حضرت مسیح موعود

علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بتایا ہے کہ اصل خدا کا کلام ہے، قرآن مجید ہے۔ پھر آنحضرت ﷺ کی سنت و حدیث ہے۔ جو حدیث قرآن کریم کی تائید کرے اس کو لے لو اور جو قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق نہ ہو اس کو چھوڑ دو۔

پس اصل قرآن کریم ہی ہے اور آنحضرت ﷺ کا اُسوہ ہے، آپ کا نمونہ اور عمل ہے اس کو پکڑیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نئے آنے والوں سے دریافت فرمایا کہ آپ کو یہاں آ کر جماعت کے بارہ میں کوئی ایسی بات نظر آئی ہے جو آپ کے نزدیک پہلے اور تھی اور یہاں اس کے الٹ نظر آیا ہے۔ اور اگر کوئی ایسی بات نظر نہیں آئی، ہمارے قول و فعل میں کوئی تضاد نظر نہیں آیا تو پھر اصل چیز یہ ہے کہ یہ صحیح اسلام ہے اور یہ وہ اسلام ہے جو آنحضرت ﷺ نے پیش فرمایا جو قرآن کریم اور حدیث کے مطابق ہے۔ اس پر غور کرنا چاہئے۔ یہ فقہ وغیرہ تو ضمنی چیزیں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر ان امام صاحب کو حقیقی اسلام کی تلاش ہے تو خدا تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ اگر یہ جماعت صحیح ہے تو ہمیں بھی آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہچاننے کی اور آپ پر ایمان لانے کی توفیق بخش۔

......ایک مہمان نے کھڑے ہو کر لاہور کے واقعہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے افسوس اور تعزیت کا اظہار کیا اور کہا کہ مَیں کامل یقین رکھتا ہوں کہ یہ سب شہداء آسمان پر چمکتے رہیں گے اور برکتیں ملیں گی جیسا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے۔

......ایک صاحب جن کے والد مسلمان تھے لیکن یہ خود عیسائی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر کہ آپ کس طرح عیسائی ہوئے انہوں نے بتایا کہ مَیں بائبل کو پڑھ کر اور سمجھ کر عیسائی ہوا ہوں۔ مَیں نے ذاتی طور پر تحقیق کی تھی جو بائبل میں تھا وہ قرآن کریم میں بھی ہے۔ بائبل کو چالیس آدمیوں نے علیحدہ علیحدہ ایک جگہ پر لکھا اور سب نے ایک ہی بات لکھی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ خود کہہ رہے ہیں کہ اس کو چالیس آدمیوں نے لکھا تو پھر ثابت ہو گیا کہ یہ خدا کا کلام نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ خدا کا کلام کون سا ہے۔ بائبل کو غور سے پڑھیں تو آپ کو اس میں اختلافات نظر آئیں گے۔ بائبل میں کافی تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ تاریخی طور پر ان کا ریکارڈ موجود ہے۔ ہمارے لٹریچر سے بھی آپ کو یہ چیزیں مل جائیں گی کہ کہاں کہاں بائبل کی تعلیم میں اختلافات ہیں اور تبدیلیاں کی گئی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پرانی کتب کی جو تعلیمات اور بعض احکام جو بڑے واضح ہیں ان کا قرآن کریم نے بھی ذکر کیا ہے۔ لیکن بعض پرانی کتب میں غلط باتیں آ گئی ہیں۔ قران کریم میں خدا تعالیٰ نے خود بیان کیا ہے کہ اصل تعلیم یہ ہے۔ قرآن کریم تمام انبیاء کی عزت کرتا ہے اور تمام انبیاء کی عزت کرنے کی تعلیم دی ہے۔ بائبل میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہؓ کے مقام کو گرا کر پیش کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کا کلام تو ایسا نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ نے تو سب کو عزت دی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: صرف قرآن کریم کا دعویٰ ہے کہ یہ تعلیم خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور محفوظ ہے۔ اس میں کسی قسم کی ملونی نہیں۔ اَور کسی شرعی کتاب کا یہ دعویٰ نہیں۔

حضور انور نے ان صاحب کے متعلق فرمایا: ان کا چہرہ سعید فطرت ہے انشاء اللہ جماعت میں شامل ہو جائیں گے۔

......ایک خاتون نے بتایا کہ مَیں کافی عرصہ سے احمدیت کا مطالعہ کر رہی ہوں۔ احمدی واقعۃً سچے ہیں اور ساری دنیا میں سچائی ان کے پاس ہے۔ مَیں سچی احمدی ہونا چاہتی ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: ہم تو چاہتے ہیں کہ سب سچائی پر، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک ہاتھ پر اکٹھے ہو جائیں تاکہ فتنہ و فساد ختم ہو جائے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ کیا تو وہ اکیلے تھے۔ پھر مسلمانوں، سکھوں، ہندوؤں، عیسائیوں اور یہودیوں میں سے لوگ آپ کے ہاتھ پر اکٹھے ہوئے، آپ کی جماعت میں شامل ہوئے۔ جماعت احمدیہ ہی ہے جو اس وقت اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل کرنے والی ہے۔ اگر یہ حقیقت میں جماعت میں شامل ہونا چاہتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا چاہتی ہیں تو بڑی خوشی سے شامل ہوں۔ ہم تو یہی تبلیغ کرتے ہیں کہ آؤ اور ایک ہاتھ پر اکٹھے ہو جاؤ۔

......ایک شخص نے کہا کہ حضور انور کی تلاوت بہت پیاری لگتی ہے۔ ہوٹل میں جہاں ہم ٹھہرے ہوئے ہیں وہاں ایک شخص نماز پڑھاتا ہے اس کی تلاوت میں، آواز میں فرق ہے۔ حضور انور نے فرمایا: ہر ایک وہی پڑھ رہا ہوتا ہے جو قرآن کریم کی آیت ہے۔ زبان کے لحاظ سے آواز کے لحاظ سے ادائیگی میں فرق ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اَشْھَدُاَن لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی بجائے اَسْھَدُ کہا کرتے تھے۔ تو ادائیگی میں زبان کی وجہ سے فرق تھا۔

حضور انور نے فرمایا ہم قرآن کریم میں زیر وزبر کیا ایک شوشہ کا بھی فرق نہیں سمجھتے۔

......ایک شخص نے سوال کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے دمشق میں آنا تھا آپ کے مسیح قادیان میں آئے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا آپ لٹریچر پڑھیں۔ مسیح کے آنے کے بارہ میں تو یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ دو فرشتوں پر ہاتھ رکھ کر آنا تھا اور ایک سفید مینارہ پر اترنا تھا۔ اب بتائیں کونسا مینارہ ہے جس پر اترنا تھا۔ حضور انور نے فرمایا یہ سب تمثیلی باتیں ہیں۔ دمشق میں آنے سے مراد دمشق کے مشرق میں آنے کا اشارہ ہے کہ مسیح اس علاقہ میں آئے گا جو مشرق کی طرف ہو گا۔ اب قادیان مشرق میں آتا ہے۔ یہ سب تمثیلی کلام ہے۔ یہودیوں کو بھی تمثیلی کلام سے دھوکہ لگا تھا تو انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ مانا، ایلیا کے انتظار میں رہے۔ آپ جماعت کا لٹریچر پڑھیں اس میں وہ سب احادیث موجود ہیں جو مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کے بارہ میں تمام امور کھول کر، واضح کر کے بیان کرتی ہیں۔

......ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ ہر چیز جو دھوکہ دینے والی ہے، گمراہی پھیلانے والی ہے، دجل ہے، دجال ہے۔ عیسائیوں نے جو دھوکے دئے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقام اس طرح بیان کیا ہے کہ وہ آسمان پر چلے گئے۔ عیسائیوں کے اس دھوکہ سے کئی مسلمان عیسائی ہو گئے اور یہ عقیدہ بھی اپنا لیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آ کر عیسائیوں کے اس عقیدہ کا ردّ کیا ہے۔ اور دلائل کے ساتھ ردّ کرتے ہوئے بتایا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہرگز آسمان پر نہیں گئے بلکہ زمین میں ہی باقی انبیاء کی طرح دفن ہوئے ہیں۔ تو عیسائیوں کو اس عقیدہ سے روکنا اور اس کا ردّ کرنا یہی دجال کو قتل کرنا بھی ہے۔

اب جو یہ ذکر ہے کہ آنے والا مسیح خنزیر کو قتل کرے گا تو کیا وہ ساری دنیا کے خنزیروں کو مارتا رہے گا۔ اس کام پر لگا رہے گا تو وہ پیغام کب اور کیسے پہنچے گا جو اس کے سپرد ہے اور وہ کام جو اس کے ذمّہ ہے وہ کس طرح ادا کرے گا۔

اس بارہ میں ساری حدیثیں دیکھیں تو آپ کو صحیح اندازہ ہو گا کہ حدیث کا مطلب کیا ہے۔ ان احادیث کے معانی کو سمجھنے کے لئے خالی الذہن ہو کر لٹریچر پڑھنا پڑے گا۔ پھر دعا کر کے خدا سے رہنمائی حاصل کریں۔

بلغارین وفد کا حضور انور سے ملاقات کا یہ پروگرام قریباً دوپہر ایک بجے اپنے اختتام کو پہنچا۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مرد احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ خواتین نے حضور انور کے سامنے سے گزر کر شرف زیارت حاصل کیا اور حضور انور کی خدمت میں اپنے لئے اور بچوں کے لئے دعا کی درخواست کرتی رہیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچوں کو قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائے۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے گئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج ملاقات کرنے والوں میں جرمنی کی جماعتوں فرینکفرٹ ریجن Stade، Osnabruck، Ebingen، Honnover، Husun، Burtehude، Bielefeld اور Viersen کے علاوہ بیرونی ممالک پاکستان، امریکہ، فن لینڈ، آسٹریا، البانیا اور بلغاریہ سے آنے والی فیملیز اور احباب جماعت شامل تھے۔ مجموعی طور پر 37 فیملیز اور 16 سنگل افراد کو ملا کر 136 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام اڑھائی بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے لئے تشریف لائے۔

نماز جنازہ

نمازوں کی ادئیگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل تین احباب کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی اور لواحقین سے اظہار تعزیت فرمایا۔

(1) مکرم زاہد عزیز صاحب (جرمنی)۔ موصوف موصی تھے، باوفا اور مخلص احمدی تھے۔ مشرقی جرمنی کی جماعت Zwickau میں بطور صدر جماعت خدمات بجا لاتے رہے۔

(2) مکرمہ امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ (جرمنی)۔ 25/جون 2010ء کو اس دار فانی سے کوچ کر گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ مخلص، خلافت اور نظام سلسلہ سے محبت کرنے والی نیک خاتون تھیں۔ آپ مکرم نعیم احمد صاحب باجوہ صدر جماعت Dornheim کی والدہ تھیں۔ ان کی اولاد بھی خدمت دین میں پیش پیش ہے۔

(3) مکرمہ نعیمہ بیگم صاحبہ (جرمنی)۔ 24/جون 2010ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ مخلص، وفا شعار اور نیک خاتون تھیں۔ آپ مکرم نعیم احمد صاحب بٹ بادہمبرگ (جرمنی) کی والدہ تھیں۔ مرحومہ کی عمر قریباً 80 سال تھی۔

نماز جنازہ حاضر کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل چار مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

(1) مکرمہ صغریٰ خانم صاحبہ (اہلیہ مکرم غلام احمد چوہدری صاحب۔ شیخوپورہ)۔ 14/مارچ 2010ء کو بعارضہ کینسر 63 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور نیک دل خاتون تھیں۔

(2) مکرم خضر حیات صاحب (صدر جماعت سلانوالی)۔ 22/جون 2010ء کو ساٹھ سال کی عمر میں وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، نہایت سادہ مزاج مخلص اور باوفا انسان تھے۔ چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے۔ آپ نے مختلف جماعتی اور تنظیمی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ دو دفعہ اسیر راہ مولیٰ بھی رہے۔ 1990ء سے لے کر وفات تک آپ نے بحیثیت صدر جماعت سلانوالی خدمت کی توفیق پائی۔

(3) مکرمہ سعیدہ محمود صاحبہ (اہلیہ لیفٹیننٹ جنرل ریٹائرڈ محمود الحسن صاحب۔ راولپنڈی) 31/مئی 2010ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ جماعت کے ساتھ نہایت اخلاص کا تعلق رکھنے والی متقی، دعاگو اور قربانی کرنے والی خاتون تھیں۔ جماعتی کاموں میں ہمیشہ تعاون کرتیں اور احمدیت کے لئے بڑی غیرت رکھتی تھیں۔

(4) مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری مشتاق احمد۔ کلفٹن۔ کراچی)۔ یکم دسمبر 2009ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پا گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، نہایت صابر و شاکر، مہمان نواز، ملنسار، عزیز و اقارب کی خیر خواہ اور صلہ رحمی کا خاص خیال رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ نظام جماعت اور خلافت سے محبت کا تعلق رکھتی تھیں۔ جماعتی اور تنظیمی پروگراموں میں بڑے ذوق وشوق سے حصہ لیتیں اور ہر قسم کی خدمت کے لئے ہمیشہ تیار رہتیں۔ چندہ عام کے علاوہ مالی تحریکات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ زندگی کا ابتدائی حصہ قادیان کے پاکیزہ ماحول میں گزارا۔ وہاں کی تربیت اور ماحول کا آپ پر بہت گہرا اثر تھا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔

اعلانات نکاح

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آٹھ نکاحوں کا اعلان فرمایا:

(1) عزیزہ ھبۃ الحبیب نیر بنت مکرم نیر نعیم احمد صاحب کا نکاح عزیزم عطاء القادر نصیر ابن مکرم منیر الدین نصیر صاحب کے ساتھ۔

(2) عزیزہ خالدہ سعید احمد بنت مکرم محمد سعید احمد صاحب کا نکاح عزیزم آکاش محمود ابن مکرم ناصر محمود صاحب کے ساتھ۔

(3) عزیزہ منظور مریم صدیقہ بنت مکرم طاہر منظور احمد صاحب کا نکاح عزیزم احمد حامد ابن مکرم احمد محمود صاحب کے ساتھ۔

(4) عزیزہ مہر النساء احمد بنت مکرم ندیم احمد صاحب کا نکاح عزیزم علی مسعود ابن مکرم مسعود انور صاحب کے ساتھ۔

(5) عزیزہ صباحت لطیف انجم بنت مکرم شاہد لطیف انجم صاحب کا نکاح عزیزم سید فراز احمد ابن مکرم سید امتیاز احمد صاحب کے ساتھ۔

(6) عزیزہ صادقہ سحر احمد بنت مکرم چوہدری اسلام احمد صاحب کا نکاح عزیزم اسد باجوہ ابن مکرم منور احمد باجوہ صاحب کے ساتھ۔

(7) عزیزہ سُمیر اسارہ احمد بنت مکرم مظفر احمد صاحب کا نکاح عزیزم عطاء الواسع طارق ابن مکرم عبد الباسط طارق صاحب مبلغ سلسلہ جرمنی کے ساتھ۔

(8) عزیزہ تنویر الاسلام حنا سید بنت مکرم امتیاز احمد خالد صاحب کا نکاح عزیزم دانیال جاوید ابن مکرم

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TLU.K.

بذریعہ e-mail رابطہ قائم کرنے کے لئے پتہ یہ ہے:-

mahmud@tiscali.co.uk
mahmud.a.malik@gmail.com

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ بورکینا فاسو کی یادیں

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 5 ستمبر 2008ء میں مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ کا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ بورکینا فاسو کی یادوں کے حوالہ سے تحریر کردہ ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

ربوہ میں قیام کے دوران میری ڈیوٹی لنگر خانہ نمبر 1 میں تھی جس کے ناظم اس وقت حضور انور تھے۔ لنگر خانہ جات کی تیاری اور مشینوں کے چالو رکھنے کے لئے جو کارروائی ہوتی ہے اس کے دوران ڈیوٹیوں پر آپ جب ہدایات سے نواز رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ نماز باجماعت اور وقت پر ہونی چاہئے۔ جب نماز کا وقت ہو تو نماز سب سے پہلے پڑھو۔ اس کے علاوہ آپ ہمیشہ دوٹوک، صاف اور سیدھی بات پسند فرماتے۔ فگرز میں تقریباً کا لفظ استعمال نہ کرنے کا فرماتے۔

بورکینا فاسو کے وزیر سالف دیالو صاحب ایک بار حکومتی اخراجات پر لندن گئے اور صدر بورکینا کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو بورکینا فاسو آنے کی دعوت دی۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ کا علم ہوا تو خاکسار نے اُس خط کی نقول وزیراعظم، صدر اور دوسرے حکومتی اداروں کو بھجوائیں کہ آپ نے خلیفۃ المسیح کو مدعو کیا تھا، گو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ وفات پا گئے ہیں اور اب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس جماعت احمدیہ کے سربراہ ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ کو حکومت کی طرف سے صدر مملکت کا بھرپور پروٹوکول دیا گیا اور حضور سرکاری مہمان کے طور پر بورکینا فاسو میں ٹھہرے۔

حضور انور کے دورہ بورکینا فاسو کے دوران میری ڈیوٹی کایا ریجن میں تھی۔ جس دن حضور انور نے ڈوری سے کایا ریجن آنا تھا جو کہ 100 کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔ تمام راستہ اُن دنوں کچا تھا۔ کایا ریجن میں آپ کی آمد صبح 10 بجے تھی مگر حضور تین بجے تشریف لائے۔ وہاں موبائل فون کے سگنلز صرف شہروں کے قریب قریب تھے اور راستہ میں فون سگنلز نہ ہونے کی وجہ سے رابطہ بھی ممکن نہ تھا۔ ہوا یہ کہ راستہ میں حضور انور کے قافلہ کے آگے چلنے والی گاڑی کو حادثہ پیش آ گیا۔ وہاں کے قانون کے مطابق جب تک پولیس نہ آ جائے اور مکمل رپورٹس تیار نہ ہو جائیں گاڑی وغیرہ ہٹائی نہیں جاسکتی تھی۔ اب اگر حضور انور چاہتے تو چند ایک معاونین کی ڈیوٹی لگا کر خود تشریف لے آتے مگر آپ اُس وقت وہاں کھڑے رہے۔ زخمیوں کو دوائی وغیرہ دی۔ ان کی تیمارداری فرمائی حالانکہ یہ شدید گرمی کے دن تھے اور درجہ حرارت بھی 47 ڈگری سے زائد تھا مگر تمام کارروائی مکمل ہونے تک آپ وہاں رُکے رہے۔ یہ آپ کا اپنے غلاموں اور خادموں کے ساتھ شفقت و محبت کا عدیم المثال واقعہ ہے۔ جب آپ کایا پہنچے تو آپ نے مجھے رقم عطا فرمائی کہ پانچ بکرے صدقہ کے طور پر ذبح کر کے تقسیم کر دیئے جائیں۔ زخمیوں کو دارالحکومت بھجوانے کا ارشاد فرمایا اور خود تھکا دینے والے سفر کے باوجود اپنے پروگراموں میں مصروف ہو گئے۔

حضور انور کے خدام کے ساتھ شفقت و محبت کے کئی واقعات ہوئے۔ مثلاً جلسہ کے دوران ایک مقامی احمدی جو جلسہ میں شرکت کے لئے آئے تھے اُن کا بچہ بیمار ہو گیا۔ حضور انور نے اس کی عیادت فرمائی لیکن جب وہ فوت ہو گیا تو خود اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ نیز جلسہ میں حضور انور کے خطاب کے دوران ایک نوجوان ڈیوٹی دیتے ہوئے گر گیا۔ حضور انور نے فوراً اس کی مدد کا فرمایا اور خطاب کے بعد بھی اس کا حال دریافت فرماتے رہے۔ کسی نے بہت خوب کہا ہے کہ احمدی خلیفہ سے اتنی محبت نہیں کرتے جس قدر محبت خلیفۂ وقت احمدیوں سے کرتے ہیں۔

اسی موقع پر آپ کا اپنے غلاموں سے محبت کا ایک واقعہ یہ ہوا کہ جب حضور انور کو پروگرام بتایا کہ مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھنا ہے اور مسجد کا افتتاح فرمانا ہے۔ خاکسار نے ازخود اضافہ کرتے ہوئے گزارش کی کہ خطاب بھی کرنا ہے تو فرمایا کہ یہ تو پروگرام میں شامل نہیں۔ پھر جب مسجد کے افتتاح سے فارغ ہوئے تو وہاں پر موجود احمدیوں کی آنکھوں میں دیدار کی پیاس محسوس کرتے ہوئے آپ سٹیج کی طرف تشریف لے گئے اور خطاب فرمایا۔ لوگوں کی عجیب حالت تھی جب کسی کو کہا جاتا کہ چھاؤں میں ہو جاؤ تو وہ کہتا نہیں وہاں سے حضور نظر نہیں آتے ہمیں حضور کا چہرہ دیکھنا ہے۔

کایا ریجن کے چیف نے تیر کمان اور ہاتھ سے تیار کیا ہوا کتابیں رکھنے والا بیگ حضور انور کو تحفۃً دیا اور بتایا کہ بیگ دینے کی غرض یہ ہے کہ میں دیکھتا ہوں کہ آپ علم کے سمندر ہیں اور تیر کمان اس لئے کہ آپ ہمیں فتح کریں ہم تیار ہیں۔

جب حضور انور واپس تشریف لے گئے تو خاکسار اُس ہوٹل کے مینیجر کے پاس گیا جہاں حضور انور نے قیام فرمایا تھا، اور کہا کہ حضور انور نے جو برتن استعمال کئے ہیں وہ ہمیں دیدیں ہم ادائیگی کر دیتے ہیں یا متبادل نئے برتن لا دیتے ہیں۔ اس پر مینیجر نے کہا میں نے انسانوں میں سب سے خوبصورت انسان اِن کو پایا ہے۔ اس لئے وہ چیزیں آپ کو نہیں دے سکتا۔ ہاں صرف ایک برتن لے جائیں چنانچہ ایک تھرماس مجھے دیا۔ ہوٹل کے دوسرے افراد نے بھی ایسے ہی تأثرات کا اظہار کیا۔ ایک نے کہا ہم نے فرشتے نہیں دیکھے لیکن فرشتوں جیسا انسان ہم نے دیکھا ہے۔

حضور انور کے مزاح کی ایک بات یوں ہوئی کہ بورکینا فاسو میں یہ طریق ہے کہ مہمان کے سامنے گلاس نصف بھر کر رکھتے ہیں اگر اور طلب ہو تو مزید دیا جائے۔ جب حضور انور مشن ہاؤس میں تشریف فرما ہوئے تو میں نے آپ کا گلاس نصف کے قریب بھرا اور باقی بوتل پاس رکھ دی۔ اس پر حضور نے مزاحاً فرمایا کہ ساہی صاحب! پہلے تو آپ جٹ ہوتے تھے اب کیا ہیں۔ میری سوالیہ نظروں کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے فرمایا کہ گلاس نصف بھرا ہے پورا نہیں بھرا۔ تو اس پر میں نے حضور سے بورکینا فاسو کے رواج کے متعلق عرض کیا۔

حضرت قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 16 ستمبر 2008ء میں حضرت قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کا مختصر ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔

حضرت قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری جماعت احمدیہ کے شگفتہ بیان مقرر، نامور محقق اور مصنف تھے۔ آپ نے جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں متعدد قیمتی کتب کا اضافہ کیا۔

آپ 3 ستمبر 1898ء کو پیدا ہوئے۔ 1938ء میں آپ نے اپنی زندگی وقف کر دی۔ آپ مولوی فاضل، منشی فاضل، ایم اے انگلش اور OT تھے۔ ابتداء میں آپ علوم شرقیہ کے استاد مقرر ہوئے بعد میں جامعہ احمدیہ میں عربی ادب کے استاد بنے۔ نظارت اصلاح و ارشاد میں بطور مربی سلسلہ خدمات بجالاتے رہے۔ تعلیم الاسلام کالج قادیان میں دینیات، اردو اور فارسی کے لیکچرار کے طور پر بھی خدمات انجام دیں۔ بعدازاں پھر جامعہ احمدیہ میں بطور استاد تقرری ہوئی۔ مئی 1955ء میں آپ کو جامعہ احمدیہ کا پرنسپل مقرر کیا گیا۔ 1965ء میں ناظر اصلاح وارشاد بنے اور اس کے بعد ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف مقرر ہوئے اور تاوفات (16 ستمبر 1980ء تک) اسی عہدے پر اہم خدمات سرانجام دیں۔

آپ ایک متبحر عالم تھے۔ سالہاسال درس قرآن اور درس حدیث دیتے رہے۔ آپ ہر قسم کے علوم دینی کا گہرا مطالعہ اور ٹھوس علمی شعور رکھتے تھے۔ جماعت احمدیہ کے اختلافی عقائد کے بارہ میں خصوصاً آپ کا مطالعہ اور علم بہت وسیع تھا۔ جلسہ سالانہ پر کئی سال تک تقریر کرتے رہے۔ آپ ایسے شگفتہ بیان مقرر تھے کہ آپ کی تقاریر احباب جماعت میں بے حد ذوق و شوق سے سنی جاتیں۔ آپ کی تحقیق اور مطالعہ کا نچوڑ ان کی نصف صد کتب ہیں۔ ان کی بعض کتب کا ترجمہ بنگالی اور انگریزی میں ہو چکا ہے۔

آپ کے ایک بیٹے مکرم قاضی منیر احمد صاحب ضیاء الاسلام پریس ربوہ کے مینیجر اور روزنامہ الفضل اور دیگر ماہانہ رسالوں کے پرنٹر رہ چکے ہیں۔ ان پر راہ خدا میں سو کے قریب مقدمات بنے اور چار بار ان کو اسیر راہ مولیٰ بننے کی سعادت ملی۔

عزیزم احمد چوہدری کی یاد میں

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 17 جولائی 2008ء میں مکرمہ ث۔ آرائیں صاحبہ نے اپنے بھتیجے عزیزم احمد چوہدری ولد محمد اشرف صاحب کا ذکرخیر کیا ہے جو 25 اگست 2007ء کو 17 سال کی عمر میں کینیڈا کی اونٹاریو جھیل میں اپنے دوستوں کو بچانے کی کوشش میں ڈوب کر فوت ہو گیا۔ اخبار ''کینیڈا پوسٹ'' نے اگلے روز شہید کی تصویر دے کر لکھا: ''چودھری، ایک ہیرو۔ جس نے اپنے ایک دوست کو بچالیا اور دوسرے کو بچانے کے لئے اپنی جان کی قربانی دیدی۔

جس صبح احمد اپنے کچھ کلاس فیلوز اور ان کی فیملی کے ساتھ پکنک کے لئے جھیل پر جارہا تھا تو اپنی امی کو فکرمند دیکھ کر بار بار ان کو گلے سے لگا کر وعدہ کرتا کہ وہ پانی میں نہیں جائے گا۔ اور کہا کہ میں آپ کو بار بار فون کروں گا۔ پھر راستے سے اپنی بہن کو فون کیا اور ٹیکسٹ بھیجا کہ میں جتنی دیر گھر سے باہر رہوں، امی کا خیال رکھنا اور ان کے ساتھ رہنا۔ وہ اپنے وعدہ کے مطابق واقعی پانی میں نہیں گیا۔ لیکن جب کچھ بچے گہرے پانی میں پھسل گئے تو احمد جو کہ اچھا تیراک تھا اور اُس نے تیراکی کا لائسنس بھی لے رکھا تھا، کپڑوں سمیت ہی پانی میں کود گیا۔ ایک بچے کو بچانے میں کامیاب ہو گیا مگر دوسرے تک پہنچتے ہی ایک تیز لہر اُن دونوں کو بہالے گئی۔

17 سال کی عمر میں بھی احمد کی تحریریں، سوچ، فکر، فلسفہ، عملی اقدام کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ زندگی کے گہرے فلسفے کو اتنی مختصر سی زندگی میں ہی سمجھ گیا تھا جو ایک لمبی عمر گزار کر بھی انسان سمجھ نہیں پاتا۔ وہ وقت کی قدر پہچانتا تھا اور ہمیشہ تعمیری مصروفیات میں مگن رہتا۔ ایک اچھا آرٹسٹ بھی تھا۔ تعلیمی اور کھیلوں کے میدان میں کئی ایوارڈز اور ٹرافیاں لے رکھی تھیں۔ اُس نے گریڈ گیارہ اور بارہ کے آدھے کورسز 90 فیصد سے زیادہ نمبر لے کر ختم کر لئے تھے اور ساتھ ہی Minnie MBA کا کورس بھی ختم کر لیا تھا۔ سکول کے Clubs میں نمایاں تھا اور بزنس کلب کا صدر تھا۔ اپنے دوستوں کی راہنمائی کرنا اور اُن کے والدین کا بھی خیال رکھنا، اُس کی فطرت تھی۔ سکول میں فٹ بال کی ٹیم کا کوچ بھی تھا۔ غیرمعمولی صلاحیتوں کا مالک تھا۔

اونٹاریو پولیس کی طرف سے اُسے بہادری ایوارڈ دیا گیا اور اس کے نام کی Charity جاری کی گئی۔ احمد ایسے وجودوں میں سے تھا جو مختصر سی زندگی میں ہی اپنے نیک نمونہ کی وجہ سے دلوں پر ایک گہرا تأثر چھوڑتے ہیں اور دوسروں میں مثبت سوچ پیدا کرتے ہیں۔

ماہنامہ ''النور'' امریکہ ستمبر 2008ء میں شائع ہونے والی مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ کی ایک نظم سے انتخاب پیش ہے:

شاید یہ میری عمر کا ہو آخری رمضان
شاید نہ ملے پھر مجھے اس ماہ کا فیضان
مولا تو مجھے حشر میں شرمندہ نہ کرنا
اس بندۂ عاصی پہ بہت ہوگا یہ احسان
منہ چھوٹا ہے پر مانگنے آئی ہوں بڑی چیز
میں تجھ سے مانگتی ہوں اے مرے رحمان!
مالک تو مجھے راضیہ مرضیہ اٹھانا
کھل جائے مرے واسطے جو باب ہے ریّان

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
17th September 2010 – 23rd September 2010

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or +44 20 8875 4273 or fax +44 20 8874 8344

Friday 17th September 2010

00:05	MTA World News & Khabranama
00:45	Tilawat
01:00	Insight & Science and Medicine Review
01:35	Liqa Ma'al Arab: a regular sitting of Arabic speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 28th October 1999.
02:30	Historic Facts
03:05	MTA World News & Khabranama
03:40	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
04:15	Tarjamatul Qur'an class: an in-depth explanation of Qur'anic verses, by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 23rd November 1994.
05:20	Masih Hindustan Main: a discussion on the book by the Promised Messiah (as): 'Masih Hindustan Main'.
06:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25	Historic Facts
06:55	Zinda Log
07:25	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam class with Huzoor, recorded on 18th April 2009.
08:20	Siraiki Service
09:00	Reply to Allegations: an Urdu programme with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), replying to allegations made against the Jama'at, rec. on 5th May 1994.
10:05	Indonesian Service
11:05	Seerat Sahabiyat-e-Rasool
12:00	Live Friday sermon
13:10	Tilawat & Dars-e-Hadith
13:30	Zinda Log
14:00	Bengali Service
15:00	Real Talk
16:00	Khabarnama: daily news in Urdu.
16:15	Friday Sermon [R]
17:35	Majlis Ansarullah Ijtema UK: concluding address delivered by Huzoor on 26th September 2004.
18:05	MTA World News
18:30	Arabic Service
20:35	Friday Sermon [R]
21:40	Insight & Science and Medicine Review
22:15	Honey Bees: part 1.
22:45	Reply to Allegations [R]

Saturday 18th September 2010

00:00	MTA World News & Khabarnama
00:30	Tilawat
00:45	International Jama'at News
01:35	Liqa Ma'al Arab: rec. on 4th November 1999.
02:45	MTA World News & Khabarnama
03:15	Friday Sermon: rec. on 17th September 2010.
04:25	Rah-e-Huda
06:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	International Jama'at News
07:05	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
07:30	Jalsa Salana UK 2009: concluding address delivered by Huzoor on 26th July 2009.
08:30	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recoded on 24th May 1997. Part 2.
09:50	Friday Sermon [R]
11:00	Indonesian Service
12:05	Tilawat
12:20	Zinda Log
12:50	Live Intikhab-e-Sukhan: poem request programme.
13:55	Shotter Shondhane
14:55	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam class with Huzoor, recorded on 18th April 2009.
16:00	Khabarnama: daily news in Urdu.
16:20	Live Rah-e-Huda
18:00	MTA World News
18:15	Yassarnal Qur'an
18:35	Arabic Service
20:35	International Jama'at News
21:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam class [R]
22:10	Rah-e-Huda [R]
23:40	Friday Sermon [R]

Sunday 19th September 2010

00:55	MTA World News & Khabarnama
01:30	Tilawat
01:40	Yassarnal Qur'an
01:55	Liqa Ma'al Arab: rec. on 11th November 1999.
03:00	Khabarnama: daily news in Urdu.
03:15	Friday Sermon: rec. on 17th September 2010.
04:30	Zinda Log
04:55	Faith Matters
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna class with Huzoor, recorded on 25th April 2009.
07:30	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
08:05	Faith Matters
09:10	Jalsa Salana Germany 2009: an address delivered by Huzoor on 15th August 2009, from the ladies Jalsa Gah.
10:05	Indonesian Service
11:05	Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon delivered on 22nd June 2007.
11:55	Tilawat
12:10	Yassarnal Qur'an
12:25	Zinda Log
13:00	Bengali Service
14:05	Friday Sermon [R]
15:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna class [R]
16:10	Khabarnama: daily news in Urdu.
16:30	Faith Matters [R]
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
20:35	The Honey Bee: part 2.
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna class [R]
22:10	Friday Sermon [R]
23:25	Ashab-e-Ahmad

Monday 20th September 2010

00:00	MTA World News & Khabarnama
00:35	Tilawat
00:45	Yassarnal Qur'an
01:00	International Jama'at News
01:35	Zinda Log
02:10	Liqa Ma'al Arab: a regular sitting of Arabic speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 18th November 1999.
03:10	MTA World News & Khabarnama
03:45	Friday Sermon: rec. on 17th September 2010.
04:55	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests. Recorded on 14th June 1998.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	International Jama'at News
07:10	Zinda Log
07:35	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam class with Huzoor, recorded on 10th May 2009.
08:45	Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 6th July 1998.
09:50	Indonesian Service: Indonesian translation of the Friday sermon delivered on 9th July 2010.
11:10	Jalsa Salana Speeches: by Zainuddin Hamid on the Holy Qur'an.
11:50	Tilawat
12:05	International Jama'at News
12:35	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
13:00	Bangla Shomprochar
14:05	Friday Sermon: rec. on 4th September 2009.
15:15	Jalsa Salana Speeches [R]
16:00	Khabarnama: daily news in Urdu.
16:20	Live Rah-e-Huda
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
19:30	Liqa Ma'al Arab: rec. on 25th November 1999.
20:30	International Jama'at News
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam class [R]
22:10	Jalsa Salana Speeches [R]
22:45	Friday Sermon [R]

Tuesday 21st September 2010

00:00	MTA World News & Khabarnama
00:35	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00	Insight & Science and Medicine Review
01:35	Liqa Ma'al Arab: rec. on 25th November 1999.
02:35	MTA World News & Khabarnama
03:10	Zinda Log
03:35	Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 6th July 1998.
04:35	Jalsa Salana Germany 2009: concluding address delivered by Huzoor on 16th August 2009.
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:25	Science and Medicine Review & Insight
07:00	Zinda Log
07:40	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna class with Huzoor, recorded on 23rd May 2009.
09:00	Question and Answer Session: recorded on 5th September 1998.
10:00	Indonesian Service
11:00	Sindhi Service: Sindhi translation of the Friday sermon delivered on 6th November 2009.
12:10	Tilawat
12:20	Zinda Log
12:50	Science and Medicine Review & Insight
13:20	Bangla Shomprochar
14:25	Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema: concluding address delivered by Huzoor on 27th September 2009.
15:25	Historic Facts
16:00	Khabarnama: daily news in Urdu.
16:30	Rah-e-Huda
18:05	MTA World News
18:30	Arabic Service
19:35	Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 17th September 2010.
20:35	Science and Medicine Review & Insight
21:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna class with Huzoor, recorded on 23rd May 2009.
22:20	Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema [R]
23:15	Real Talk

Wednesday 22nd September 2010

00:00	MTA World News & Khabarnama
00:35	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
01:20	Liqa Ma'al Arab: rec. on 21st December 1999.
02:20	Learning Arabic: lesson no. 18.
02:40	MTA World News & Khabarnama
03:15	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
03:45	Question and Answer Session: recorded on 5th September 1998.
04:35	Spotlight: interview with Fajr Attya.
05:05	Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema: concluding address delivered by Huzoor on 27th September 2009.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
07:05	Zinda Log
07:25	Khuddamul Ahmadiyya Tarbiyyati Class
08:45	Question and Answer Session: recorded on 12th September 1998.
10:00	Indonesian Service
11:00	Swahili Service
12:10	Tilawat
12:20	Zinda Log
12:45	From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) on 14th February 1986, about marital relationships.
13:50	Bangla Shomprochar
15:05	Jalsa Salana Qadian 2009: concluding address delivered by Huzoor on 28th December 2009.
16:00	Khabarnama: daily news in Urdu.
16:45	Faith Matters
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
19:40	Real Talk
20:20	Dars-e-Hadith
20:35	Khuddamul Ahmadiyya Tarbiyyati Class [R]
21:35	Jalsa Salana Qadian 2009 [R]
22:25	From the Archives [R]
23:35	MTA World News & Khabarnama

Thursday 23rd September 2010

00:10	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:40	Liqa Ma'al Arab: rec. on 17th July 1994.
01:50	Jalsa Salana Qadian 2009: concluding address delivered by Huzoor on 28th December 2009.
02:40	MTA World News
02:55	Khuddamul Ahmadiyya Tarbiyyati Class
04:00	Zinda Log: a documentary about the Martyrs of Ahmadiyyat.
04:25	From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) on 14th February 1986, about marital relationships.
05:30	Wayne Clements Art Class: part 5.
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Masih Hindustan Main: a discussion on the book by the Promised Messiah (as): 'Masih Hindustan Main'.
07:10	Zinda Log
08:05	Faith Matters
09:10	English Mulaqat: question and answer session with Huzoor and English speaking guests, recorded on 1st May 1994.
10:25	Indonesian Service
11:20	Pushto Service
12:20	Tilawat
12:30	Zinda Log
13:00	Bengali Service: Bengali translation of the Friday sermon, rec. on 17th September 2010.
14:05	Tarjamatul Qur'an class: an in-depth explanation of Qur'anic verses, by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 24th November 1994.
15:20	Masih Hindustan Main [R]
16:00	Khabarnama: daily news in Urdu.
16:30	Dars-e-Malfoozat
16:50	English Mulaqat [R]
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
20:30	Faith Matters [R]
21:40	Tarjamatul Qur'an class [R]
22:50	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna class with Huzoor, recorded on 13th June 2009.

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org
Vol 17 Friday 10 September , 2010 Issue No. 37

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورہ بیلجیم و جرمنی، جون 2010ء کی مختصر رپورٹ

ہنگری، اسٹونیا، لیتھوانیا، رومانیہ اور بلغاریہ سے آنے والے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات

مہمانوں کی طرف سے جلسہ سالانہ کے عمدہ انتظام و انصرام، افراد جماعت کی للّٰہی اخوت محبت اور حضور انور ایدہ اللہ کی پُر جذب روحانی شخصیت سے متعلق گہرے تأثرات کا ایمان افروز اظہار۔ حضور انور کی شفقت وعنایت اور پُر حکمت ارشادات ونصائح کا اثر انگیز تذکرہ۔

فیملی ملاقاتیں۔ مرحومین کی نماز جنازہ۔ اعلانات نکاح۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی جرمنی میں مصروفیات کی مختصر جھلکیاں

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

آٹھویں قسط

28/جون 2010ء بروز سوموار:

صبح سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور سرانجام دئے۔

مختلف ممالک کے وفود کی ملاقاتیں

صبح ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق مختلف ممالک سے جلسہ جرمنی پر آنے والے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

سب سے پہلے ہنگری (Hungary)، اسٹونیا (Estonia)، لیتھوانیا (Lithunia) اور رومانیہ (Romania) سے آنے والے وفود نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ہنگری سے آنے والے وفد کی حضور انور سے ملاقات

ہنگری سے 9 افراد پر مشتمل وفد جلسہ میں شامل ہوا۔ اس وفد میں ایک خاتون Miss.Toth Andrea Judit تھیں جو لوگوں کو Job کے مواقع تلاش کرنے والے ادارے Top Job میں Key Account Manager ہیں۔ ہنگری کے علاوہ جرمن اور انگریزی بھی روانی سے بولتی ہیں۔ موصوفہ نے سر پر دوپٹہ اوڑھا ہوا تھا۔ حضور انور نے انہیں دیکھ کر کہا کہ آپ تو احمدی لگتی ہیں۔ تو انہوں نے جواب میں کہا: انشاء اللہ۔ موصوفہ نے بعد میں اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ حضور کی شخصیت ایک روحانی شخصیت ہے اور رعب ہے۔ مَیں کچھ پوچھنا چاہتی تھی لیکن پوچھ نہ سکی۔ موصوفہ بہت اچھا اثر لے کر واپس گئی ہیں۔

✿......ہنگری سے آنے والے ایک دوست Mr.Deak Gyorgy صاحب تھے۔ موصوف مذہباً عیسائی ہیں اور پیشہ کے اعتبار سے کاروباری شخصیت ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مبلغین کو ہدایت فرمائی تھی کہ بکسٹالز وغیرہ پر اور مختلف جگہوں پر ایک دو ورقہ جماعتی لٹریچر رکھوانے کی کوشش کریں جس کا دل ہو اٹھالے اور رابطہ کرے۔ چنانچہ ان صاحب نے بھی اپنے ہاں جماعتی لٹریچر رکھوایا اور خود بھی اس سے استفادہ کیا اور اس ذریعہ سے جماعت سے تعلق پیدا ہوا تو جلسہ پر آئے۔

حضور انور نے ان سے دریافت فرمایا کہ جلسہ جرمنی پر آپ نے کیا دیکھا؟ کہنے لگے کہ یہ سارا جلسہ ہی بہت حیران کن تھا۔ مجھے یہاں آکر پتہ چلا ہے کہ کس طرح اسلام کی صحیح اور سچی تعلیمات پر عمل کیا جاتا ہے۔ تمام قومیں ایک جگہ پر، ایک ہی مقصد کے لئے جمع ہیں اور سب آپس میں محبت و پیار سے رہ رہے ہیں۔

حضور انور سے ملاقات کا خاص اثر سارا دن ان پر رہا۔ جب ہمارے ہنگری کے مبلغ نے ان سے ان کے تأثرات پوچھے تو کہنے لگے کہ مجھ پر حضور انور کی شخصیت کا اس قدر اثر ہے کہ مَیں بیان نہیں کرسکتا۔ مَیں نے ایسی روحانی شخصیت پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ جلسہ کے دوران انہوں نے قرآن کریم اور دوسرا لٹریچر بھی خریدا اور سارا وقت مطالعہ میں مصروف رہے۔ جلسہ کے تمام پروگرام سنے اور نمازوں کے دوران بھی جلسہ گاہ میں موجود رہے اور سب کچھ دیکھتے رہے۔

✿......ہنگری سے آنے والے ایک اور دوست Mr.Hejjas Istvn تھے۔ موصوف کیتھولک عیسائی ہیں مگر خیالات خاصے پروٹسٹنٹ ہیں اور بائبل کے حوالوں والا سب سے قدیم ہنگیرین نسخہ ہر وقت اپنے پاس رکھتے ہیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر کہنے لگے کہ یہ میرا پہلا جلسہ سالانہ ہے اور مجھے بہت اچھا لگا ہے۔ خبروں میں تو اسلام کی ایک اَور ہی تصویر پیش کی جاتی ہے۔ لیکن اس طرح کا ماحول جو یہاں آکر ہم نے دیکھا ہے، ہم میں سے تو اسے کوئی نہیں جانتا تھا کہ احمدی مسلمان اس قدر مہذّب اور منظّم اور پُر امن ہیں اور سارے ہی ایک دوسرے سے محبت سے پیش آتے ہیں۔

جب یہ جلسہ میں شرکت کے لئے آئے تو ان کے اعصاب میں تناؤ تھا کہ نہ جانے یہ کیسی جگہ ہوگی اور کیسے لوگ ہوں گے۔ لیکن جب انہوں نے حضور انور کا دوسرے روز خواتین سے خطاب اور جرمن مہمانوں سے خطاب سنا تو ان کا بات کرنے کا انداز ہی بدل گیا اور لوگوں سے گھل مل گئے۔ حضور انور کو آتے جاتے دیکھنے کے لئے قطار میں آگے کھڑے ہوجاتے اور پھر خوشی سے بتاتے کہ مَیں حضور کو دیکھ کر آیا ہوں۔ آج مَیں نے اتنی دفعہ حضور کو دیکھا ہے۔

✿......ایک صاحب Mr.Tahir Ismael تھے جو صومالیہ کے ہیں۔ لیکن ہنگری میں آباد ہیں اور ان کی مستقل رہائش ہنگری میں ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ حضور انور صرف احمدیوں کے خلیفہ ہیں یا ساری دنیا کے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اس کے لئے ہمیں آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں جانا ہوگا۔ جب آنحضرت ﷺ پر سورۃ الجمعۃ نازل ہوئی اور آپؐ نے اس کی آیت وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعۃ:4) پڑھی کہ کچھ بعد میں آنے والے لوگ بھی ان صحابہ میں شامل ہوں گے جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے تو ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں جو درجہ تو صحابہ کا رکھتے ہیں لیکن ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔ تو آنحضرت ﷺ نے حضرت سلمان فارسیؓ جو اس مجلس میں موجود تھے کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریا پر بھی چلا گیا یعنی زمین سے اٹھ گیا تو ان لوگوں میں سے ایک آدمی اٹھے گا اور اس کو واپس لے آئے گا۔

حضور انور نے فرمایا: اسی طرح مسیح موعود و مہدی معہود کے آنے کی اور بھی پیشگوئیاں ہیں اور قرآن کریم اور احادیث میں اس کا ذکر ہے اور اس کے آنے کا زمانہ اور وقت بھی بتا دیا گیا ہے کہ یہ یہ ہوگا۔ ٹرانسپورٹ سسٹم بدل جائے گا اور تیز رفتار سواریاں آجائیں گی۔ فاصلے کم ہوجائیں گے۔ اور ایک اہم نشان یہ ظاہر ہوگا کہ رمضان المبارک کے مہینہ میں چاند اور سورج کو گرہن لگے گا۔ چاند کو گرہن چاند کی 13، 14 اور 15 تاریخ کو ہوتا ہے جب چاند مکمل روشن ہوتا ہے اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق چاند گرہن کی تاریخوں میں پہلی تاریخ کو گرہن لگے گا۔ اسی طرح سورج گرہن کی تاریخیں 27، 28 اور 29 ہوتی ہیں۔ چنانچہ پیشگوئی کے مطابق سورج گرہن کی تاریخوں میں سے درمیانی تاریخ یعنی 28 تاریخ کو سورج گرہن لگے گا اور یہ دو ایسے نشان ہیں جو اس رنگ میں پہلے کبھی ظاہر نہیں ہوئے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ ہمارے مہدی کی صداقت کے لئے یہ بہت بڑا نشان ہوگا اور رمضان المبارک میں ہوگا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے لئے آپؑ کے دعویٰ کے بعد سال 1894ء میں رمضان المبارک کی مقررہ تاریخوں میں چاند اور سورج کو گرہن لگا۔ بڑا واضح نشان دنیا نے دیکھا۔ اس وقت کے اخبارات نے اس بارہ میں لکھا، اس کا ریکارڈ موجود ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آنحضرت ﷺ کی یہ پیشگوئی تھی کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی وفات کے بعد خلافت کا سلسلہ جاری ہوگا۔ 1908ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات ہوئی اور آپؑ کی وفات کے بعد نبی کریم ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق خلافت کا سلسلہ شروع ہوا۔

آنحضرت ﷺ جو بات کرتے تھے خدا سے علم پا کر کرتے تھے۔ خدا سے وحی پاکر کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے ہی خدا سے علم پاکر یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ جب مسیح و مہدیؑ آئے گا تو اس کی وفات کے بعد خلافت کا سلسلہ شروع ہوگا اور تم اس کو ماننا، اس کو قبول کرنا۔ یہ خلافت تمام امت مسلمہ کے لئے ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگر آپ مسیح و مہدی کے آنے کا دروازہ بند کردیں کہ نبی کریم ﷺ کے بعد اب کوئی نہیں آسکتا تو آپ خلافت کی برکات سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

حضور انور نے فرمایا: کوئی شرعی نبی نہیں آسکتا، نئی شریعت لانے والا نبی نہیں آسکتا، نئی کتاب نہیں آسکتی۔ لیکن نبی کریم ﷺ کی شریعت کو آگے پہنچانے کے لئے، اسلام کی سچی اور صحیح تعلیم کو پھیلانے کے لئے کوئی شخص آسکتا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم میں اور احادیث میں ایسے شخص کے مبعوث ہونے کی پیشگوئیاں موجود ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آنحضرت ﷺ کی ایک پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں